

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَسَبِهِمْ حَافِظُونَ أُولَٰئِكَ نَجْزِي الْجَزَاءَ

تصنيف مینف قدوة السالکین سراج العارفین  
حضرت خواجہ جلال الدین صاحب تہانگیری رحمۃ اللہ علیہ  
موسوم بہ "ارشاد الطالبین" کا اردو ترجمہ



نَدْوَةُ الْأَصْفِيَاءِ تَقْلِقُ رَوْحَ  
مِلَّتَانِ

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

تصنيف منيف قدوة السالكين سراج العارفين  
حضرت خواجہ جلال الدین صاحب تہانگیری رحمۃ اللہ علیہ  
موسوم بہ "ارشاد الطالبین" کا اردو ترجمہ



قدوة الاصفیاء علی روڈ ملتان

جملہ حقوق بحق ندوۃ الاصفیاء ملتان محفوظ ہیں

نام کتاب \_\_\_\_\_ طریق السالکین

مقام اشاعت \_\_\_\_\_ ملتان

سال اشاعت \_\_\_\_\_ 2002

تعداد بار اول \_\_\_\_\_ 500

کمپوزنگ \_\_\_\_\_ محمد شریف ، ضیاء النبی

\_\_\_\_\_ مطبع

ناشر \_\_\_\_\_ ندوۃ الاصفیاء تغلق روڈ ملتان

## فہرست مضامین

	دیباچہ	۱
	حضرت شیخ جلال الدین تھانیری	۲
	طریق السالکین	۳
۶	فصل:- معرفت الہی (طریق اور ضروریات)	
۹	فصل:- طریقت کی ابتداء	
۱۰	فصل:- طالبان حق کی اقسام	
۱۲	فصل:- روحانی بیماریاں ان کے طبیب اور علاج	
۱۴	فصل:- دل کے امراض	
۱۶	فصل:- پیران طریقت کے ارشادات	
۱۷	فصل:- ذکر کے لیے اکیس زبان	
۱۸	فصل:- ذکر نفی اثبات	
۲۲	فصل:- صفات سلبیہ، صفات ایجابیہ	
۲۳	فصل:- ملاحظہ کلمہ طیبہ	
۲۶	فصل:- ذکر سہ پایہ	
۲۸	فصل:- اسماء صفات، اُمہات صفات	

- ۲۹ فصل:- نزول و عروج، شد و مد، تحت و فوق
- ۳۲ فصل:- پاس انفاس کا مطلب
- ۳۳ فصل:- شعل باطنی
- ۳۳ فصل:- تلقین اسمائے حسنیٰ
- ۳۵ فصل:- اذکار اثبات، ذکر حدادی
- فصل:- ذکر ماس انفاس
- ۳۸ فصل:- مراقبہ محاسبہ، موعظہ، فکر
- ۵۱ فصل:- ذکر میں ذاکر کے مقام
- ۵۲ فصل:- استغراق، ذکر
- فصل:- اقسام طالبان!
- ۵۳ فصل:- انسانوں کی اقسام
- ۵۷ تقریظ از خواجہ شاہ غلام حسین چشتی، صابری حیدر آبادی ۴
- ۵۸ قطعہ، تاریخ طباعت ۵
- ۵۹ شجرہ طریقت خواجگان چشتی صابری ۶
- ۶۰ ارشاد الطالبین (۱-۳۶) اصل نسخہ ۷

## دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات مشائخ چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان میں حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے جاری شاخ کے عمائدین کو ذر و فلک کے جو طریقے بزرگان سلف سے پہنچے جن پر انہوں نے خود عمل کیا اور اپنے سلسلہ کے طالبین کو سکھائے اس طریقہ سے انہیں تزکیہ نفس کی دولت نصیب ہوئی وہ لوگ اعلیٰ مقامات ولایت پر پہنچے روحانیت سے اس خانوادہ میں قطب العالم حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کمال حاصل کیا وہ سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے ان سے فیض یافتہ حضرت جلال الدین تھانیسری نے اس طریق پر عمل کیا اور فنا کی منازل عبور کیں انہوں نے طالبین پر یہ احسان کیا کہ اپنے تمام اسباق کو کتابی شکل دے دی سلسلہ چشتیہ صابریہ کے طالبین کو بتایا کہ میں نے اپنے شیخ کامل سے ذکر و فکر کے زبانی اور عملی اسباق حاصل کیے ہیں ان پر میرے شیخ کو مکمل عبور حاصل تھا انہیں میں نے خود آرمایا ہے یہ سالکین طریقت کے لیے نہایت مجرب نسخہ ہیں۔

حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب ۱۰ پنے زمانہ کی علمی زبان فارسی میں لکھی تھی۔ کئی سال قبل اس فقیر کو برادر مرچر غنیفہ محمد الیاس صابری صاحب نے لاہور میں دکھائی تھی جو 1965ء میں حضرت مولانا محمد حسین صابری مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ جناب حبیب الرحمان برق صاحب نے لاہور میں باذوق اصحاب کے افادہ کے لیے چھپوائی تھی۔ یہ ان کے کتب خانہ میں موجود کتاب کی نقل (Asit is) تھی۔

ستمبر 2000ء میں میرے ہی ہم نام دوست جناب محمد یونس صابری لطیف میرٹھی صاحب نے مجھے اسی کتاب کا ایک نسخہ دیا جو 1327ھ میں حضرت محمد حسین چشتی صابری مراد آبادی کے حکم پر امرت سر میں چھاپا گیا اس کے متعلق انہوں نے زبانی بتایا کہ میں مراد آباد (بھارت) حضرت مولانا محمد حسین چشتی صابری کے دولت خانہ پر حاضری دی حضرت کی اولاد سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے اور پاکستان میں رہنے والے چشتی صابری سلسلہ سے منسلک اصحاب کے لیے یہ کتاب عنایت کی اس عنایت پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔

زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم  
 پاکستان بلکہ برصغیر پاک و ہند میں اس وقت فارسی پڑھنے سمجھنے اور بولنے  
 والوں کی تعداد آٹے تین نمک کے برابر بھی نہیں۔ تقریری محفل تو درکنار محفل سماع  
 محفل نعت میں بھی فارسی زبان کو کوئی اہمیت حاصل نہیں کیونکہ مفہوم سمجھنے والوں کی تعداد  
 کم ہے۔

ضرورت محسوس کرتے ہوئے برادرِ مہربان جناب خلیفہ محمد الیاس صابری صاحب  
 لاہور جناب محمد یونس صابری لطیفی میرٹھی صاحب ملتان نے حکم فرمایا کہ اس کتاب کا  
 اردو ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ صابری سلسلہ کا یہ فیض آج کل کی نوجوان نسل کو پہنچ جائے۔  
 حکم کا ترجمہ اس فقیر کے نام نکلا مجھے علم ہے کہ ظلوما جیوا ہوں تاہم مجھے اپنے شیخ  
 کریم حضرت منظور المشائخ صوفی منظور احمد صابری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یاد ہے  
 "تم سے سلسلہ کے لیے قلمی خدمت لی جائے گی" اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود  
 اپنے شیخ کریم کا حکم نبھانے کے لیے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔

دورانِ ترجمہ کوشش کی گئی ہے کہ حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ کا  
 بیان کردہ مفہوم قائم رہے اور ترجمہ آج کل کے معیار کے مطابق سلیس اور عام فہم اردو  
 زبان میں ہو جائے۔

اصل کتاب ترجمہ کے بعد شامل کر دی گئی ہے حضرت جلال الدین تھانیسری  
 رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کا نام "ارشاد الطالبین" رکھا ہوا ہے۔ ترجمہ کا نام  
 "طریق السالکین" تجویز کرتا ہوں۔

اصل کتاب میں حضرت جلال الدین تھانیسری کے حالات زندگی درج نہیں  
 وہ اس فقیر نے مختلف کتب سے حاصل کر کے شامل کر دیئے ہیں۔

انسان خطا کا پتلا ہے اس کام کے دوران نادانستہ اگر کوئی خالی رہ گئی ہے تو یہ  
 اس فقیر کی بھول اور غلطی ہے۔ صاحب ذوق فارسی دان اگر کہیں کوئی خالی محسوس کریں تو  
 اس فقیر کو آگاہ فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستی کر دی جائے۔

محمد یونس صابری

ندوة الاصفیاء تعلق روڈ ملتان شہر

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

27 مارچ 2001ء بروز منگل

## حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

آپ قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے مرید اور خلیفہء بزرگ تھے۔ تمام علوم ظاہری اور باطنی کے جامع تھے۔ بڑے مرتاض اور عبادت گزار تھے۔ اٹھارہ سال بعد آپ کے مجاہدات مشاہدات میں تبدیل ہو گئے اور حقیقی فتح باب نصیب ہوا۔ اس کے بعد شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ کے تمام احوال واستغراق آپ کے اندر منتقل ہو گئے اور ایک جہاں آپ سے فیض یاب ہوا جن میں سے اکثر مرتبہ تکمیل و ارشاد کو پہنچے۔ استغراق اور ذوق سامع کے باوجود آپ ہر قسم کی عبادت اور آداب شریعت کے سختی سے پابند تھے۔ گویا آپ جامع شریعت و طریقت تھے۔ 80 سال تک آپ روزانہ ایک ختم قرآن کرتے رہے اس طرح آپ کے کمالات عیاں تھے۔ تاریخ اقبال نامہ جہانگیری میں درج ہے کہ جب جلال الدین محمد اکبر بادشاہ 989ھ میں اپنے بھائی محمد حکیم مرزا کی بغاوت فرو کرنے کے لیے دو محرم کو پنجاب آیا تو تھانیسری میں پڑاؤ کیا۔

بادشاہ شیخ جلال الدین کی خانقاہ میں حاضر ہوا کافی دیر تک حقائق اور معارف پر گفتگو ہوئی۔ آخر میں بادشاہ کے اشارے پر شیخ ابوالفضل نے حضرت شیخ جلال الدین سے دریافت کیا "در عشق کی دوا کیا ہے اور منزل مقصود پر پہنچنے کے لیے سب سے چھوٹا راستہ کون سا ہے"

یہ سن کر حضرت جلال الدین تھانیسری پر گریہ طاری ہو گیا اور اس سوال کا جواب عملاً دیانیزیہ شعر پڑھا۔

آہ استغنائے دلبر آہ آہ کز تعظیم بست بر کونین راہ  
محبوب کی بے نیازی اور بے پروائی پر بہت افسوس ہے اپنے ادب و رعب اور جلال کی وجہ سے اپنی طرف آنے کا راستہ بند کر لیا ہے۔ یعنی تعظیم رعب و جلال کی وجہ سے عاشق نزدیک نہیں ہو سکتا۔

حضرت جلال الدین تھانیسری اپنے زمانہ کے متبحر عالم تھے انہیں اسلامی امور اور اسلامی طرز زندگی پر مکمل عبور اور غور و فکر کا کلی ملکہ حاصل تھا۔ انہیں اسلامی معیشت پر



مہارت حاصل تھی معاملات کا حل مکمل غور و فکر کے بعد عوام کے مفاد میں فرماتے بعد میں آنے والے محققین اپنی تحریروں میں آپ کے رسائل اور کتب کا حوالہ دیتے ہیں۔

"تحقیق اراضی ہند" کے نام سے آپؐ نے ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔

اس میں درج آپ کے نظریہ کی تائید مولانا محمد علی تھانوی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی کی۔ یہاں تک موجودہ دور کے مصنفین و محققین بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

آپ کے تحریر کردہ مذکورہ رسالہ کا قلمی نسخہ برٹش میوزم میں بتایا جاتا ہے اسکے

حوالے موجودہ دور کی کتب "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "اسلام کا نظام اراضی" بکثرت درج ہیں۔

ارشاد الطالبین تحریر کر کے آپؐ نے روحانی چشمہ جاری فرمایا ہے۔

جس سے سلسلہ چشتیہ صابریہ سے مسلک اصحاب کے علاوہ دیگر مسلمان بھی فیض یاب

ہو رہے ہیں۔ تھامیر (کورڈکیشٹر) دہلی کے قریب ہے۔ حضرت نے پچانوے

سال کی زندگی اسی علاقہ میں تعلیم و تبلیغ میں گزاری اور ۱۳ ذی الحجہ ۹۸۹ھ ہجری کو وصال

فرمایا حضرت عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں کہ اگر حق تعالیٰ مجھ سے سوال کرے گا کہ کیا

لایا ہے تو میں جلال الدین اور رکن الدین کو پیش کروں گا۔

اللہ تابود خورشید و ماہی  
چراغ چشتیان را روشنائی

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْظَمَ الطَّالِبِيْنَ شَوْقَ لِقَائِهِ وَاَيَّدَ اللُّشْتَاقِيْنَ  
ذَوْقَ رِضَائِهِ وَالَّذِيْ جَعَلَ ذِكْرًا اَعْلٰى حَيْثُ قَالَ فِيْ كَلَامِهِ الْحَمْدُ  
وَلَذِكْرِ اللَّهِ الْكِبْرُ وَخَيْرُهُ وَسَبِيلُهُ اِلَى اِجْلَاءِ الْقَلْبِ حَيْثُ قَالَ حَنِيبَةُ  
الْمُجْتَنِبِ لِكُلِّ شَيْءٍ مَّضْقَلَةٌ وَمَضْقَلَةُ الْقَلْبِ ذِكْرًا لِلَّهِ تَعَالٰى  
وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى مَبْتِئًا  
مِّنَ اِيْمِ الْوُصُوْلِ لِقَوْلِهِ بِالْمِلَّةِ الْحَنِيفَةِ الْمِيْضَاءِ وَالسَّنَّةِ الشَّرِيفَةِ الزَّهْرَاءِ  
وَعَلٰى اَهْلِهَا وَالَّذِيْنَ اَسْمَوْا قَوَّامِ الدِّيْنِ وَعَلٰى اِلٰهِ اَجْعَبِيْنَ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی امداد سے اس فقیر و حقیر جلال الدین محمود تھانی سری نے  
ذکر و اذکار کے مضامین پر یہ رسالہ مہ سومہ "ارشاد الطالبین" تالیف کیا ہے۔

ان اذکار کو حضرت مرشد الحق والحقیقت اہل اللہ میرے شیخ کریم و مرشد  
قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت شیخ عبداللہ دوس گنگوہی حنفی چشتی صابری  
مَتَّعَ اللَّهُ الطَّالِبِيْنَ بِطَوْلِ بَقَائِهِ نے دین دار اہل یقین کو سمجھایا ہے۔

میں نے ان سب کو جمع کر کے طالبانِ صادق کو فائدہ پہنچانے کی غرض  
سے لکھا ہے تاکہ وہ اس فقیر کو فاتحہ میں یاد رکھیں۔

## حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلَىٰ اٰلِهِ

نمبر (1) ہر چیز کے لیے ایک مصل (مضامین کرنے والی چیز) ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر  
دل کے لیے مصل کا کام کرتا ہے۔

لمصحی سلمہ اللہ تعالیٰ بقاء و اعطاء مایحب و یرضی آمین

(۱) آپ سمجھ لیں وَفَعَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ كَلِمَةٍ وَأَوْصَلَ إِلَىٰ مَعْرِفَتِهِ  
اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات کی معرفت طلب محبت تمام مقاصد اور مقابلات  
مقاصد کے لیے سرمایہ ہے۔ انسان کی تخلیق کا مقصد بھی عرفان الہی ہے۔

ص ۳

(۱) وَمَا خَلَقْتُ ابْنَ وَإِنْسًا إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی لِيَعْبُدُونِ  
(وہ پہچان لیں) معنی کرتے ہیں حضرت واؤ علیہ السلام نے التجا کی

الہی لِمَاذَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ

اے اللہ تعالیٰ آپ نے مخلوق کو کیوں پیدا فرمایا جواباً حکم ملا

كُنْتُ كَنَزًا مَخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ  
یعنی مخلوق کو میں نے اپنی پہچان کے لیے پیدا کیا تاکہ وہ میری پہچان کر لیں اور  
پھر میری طرف متوجہ ہوں

پیارے! جس کو اللہ تعالیٰ کی شناخت (عرفان) کی سعادت دی گئی اور معرفت  
حق تعالیٰ جس کے نصیب میں ہے اس کو دیگر مخلوقات میں سے منتخب کر لیا ہے۔ تمام  
دولت اور نعمتیں اس تک پہنچ جائیں گی کیونکہ (۵) مَنْ لَهُ الْمَوْلَىٰ فَلَهُ الْكُلُّ

اور جس سے یہ نعمت ضائع (فوت) ہوگئی اسے کچھ نہ ملے گا۔ اس کی قسمت میں  
افسوس اور خسارہ ہے کیونکہ (۶) مَنْ فَاتَهُ الْمَوْلَىٰ فَاتَهُ الْكُلُّ

آنکس ترانہ دید-اوهیج نہ دید+ آنکس ترانیا یافت اوهیج نیافت  
جس نے تجھے نہیں دیکھا اس نے کچھ نہیں دیکھا جس نے تجھے نہیں پایا اس نے کچھ نہیں پایا

(۱) اللہ تعالیٰ عجب کب لطف کی توفیق عطا فرماوے اور اپنی معرفت عطا فرماوے

(۲) : جن وانس کو پیدا کرنے کا مشاعرہ عبادت الہی ہے (سورہ ذاریات) پارہ -

۲۷ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی جن وانس اپنی عبادت کے لیے پیدا کیئے

(۳) مخلوقات کس لیے پیدا کیا (۴) میں مٹتی خزانہ تھا میں

نے چاہا کہ پہچانا جاؤں میں نے مخلوق کو اس لیے پیدا کیا کہ شناخت کیا جاؤں پس میں

نے مخلوق کو پیدا کیا (۵) جبکہ اللہ تعالیٰ ہے اس کے لیے سب کچھ ہے (۶) یعنی جس

سے اللہ تعالیٰ فوت ہوا اس سے ہر چیز فوت ہوگئی۔ جس نے اسے نہیں دیکھا اس نے کچھ

نہیں دیکھا اور کچھ نہیں پایا۔

سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ مشرق، مغرب، جنوب، شمال، زمین و آسمان بلکہ بہشت و عرش میں نہیں

(۲) اللہ تعالیٰ کا راستہ آپ کے اپنے اندر میں ہے۔ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ  
اس کلام کا اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا راستہ قدم کی بجائے دل کے ذریعہ ملتا ہے کیونکہ  
(۳) اعضاء جسمانی کا کام معرفت کی بجائے عبادت ہے۔

(۴) لَا يَسْعَىٰ الْفَاهِشِ وَلَا سَكَّانٍ وَلَكِنَّ يَسْعَىٰ قَلْبُ عَبْدٍ عَنِ الْمُؤْمِنِ  
اس بھید کی نشان دہی قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَنْ اللَّهِ تَعَالٰی کے یہی معنی ہیں  
اور وہ دل ہی ہے جو غیر اللہ سے خالی ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جاری ہے۔ وہ دل  
جو ماسویٰ اللہ مشغول ہے وہ شیطان کا گھر ہے۔

ص ۴

دل کا منظر صرف رحمانی ہے شیطان کے گھر کو کیونکہ دل کہا جائے  
حق کے طالب پر طلب کا حکم واجب ہے کسی ایسے ساتھی کی خدمت کرے جو  
اس راہ سے گزرا ہو۔ جو اس راہ کے نشیب و فراز سے واقف ہو نیز شریعت و طریقت  
و حقیقت و معرفت کا مقتدی رہا ہو ایسا مرشد کامل طالب صادق کی راہنمائی کرتا ہے اور  
طالب صادق اس (۵) مرشد کامل کی تربیت کے بعد مجذب بافعال اور اخلاق حمیدہ  
کا پیکر ہو جاتا ہے۔

(۶) وَقَالَ اللَّهُ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْبَسِيلَةَ  
(۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّافِقُ نَتْمُ الظِّرْيَانِ

رہبر جو کہ دریں وادیہ ہر سوراہہ است  
مرد سر گشتہ چہ داند کہ کجا باید رفت

ترجمہ :- اس وادی میں ہر سمت راہ دکھائی دیا ہے بھولا ہوا آدمی نہیں جانتا کہ راستہ کدھر  
ہے اس لیے راہبر کی ضرورت ہے چنانچہ راہبر تلاش کرنا چاہیے۔

مرشد کی طول ہمت اس کے افعال احوال اخلاق جاننے اور ان پر عمل کرنے اور مسلسل  
کرتے رہنے سے ہی ہدایت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آہستہ آہستہ  
اس کی درگاہ کے رفیق اور زمانے کا مقتدا ہو جاتا ہے۔

### حاشیہ صفحہ ۷

(۱) حضرت خولجہ بزرگ فرماتے ہیں کہ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں اپنے میں ہی دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ (۲) سورۃ الذاریات پارہ نمبر ۲۶ کی آیات کا اشارہ ہے یعنی آپ کے نفوس (اجسام) میں چسپا ہے کیا تم نہیں دیکھتے (۳) انسان کے ہاتھ پاؤں اور جسم کے دوسرے اعضا (۴) لاسعنی حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر امام غزالی نے احیاء العلوم میں کیا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین اور آسمان میں میرے لیے وسعت نہیں مگر میرے بندہ دامن کے دل میں اتنی وسعت ہے کہ میں اس میں سما جاتا ہوں

اقوال سے انسان میں اتمیت، مرایت مرجع اسانے صفات بلکہ تجلیات ذاتیہ کی طرف اشارہ ہے اور بطرانی کی تائید کرتے ہوئے کہتا ہے۔

ان الله آتية من الارض آتية ربكم عبادہ الصالحين یعنی اللہ تعالیٰ ظرف (برتن) ہیں زمین و آسمان کے اور اللہ تعالیٰ کا ظرف بندگان صالحین کا دل ہے۔

نظرے بسوئے خود کن کہ نو جان دلربائی      مفلکن بخل خود را کہ نواز بلند جانی  
نور چشم خود نہلنی نو کمال خود چہ دانی      چوں نواز صدف بیرون آگہ نو بس گر انبہالی  
اپنے آپ کو پہچان تو اونچے مقام کا ہے خاک میں نہ ڈال تو اپنے سے ناواقف  
ہے۔ کوئی کی طرح صدف سے ماسر آ کر اپنی قیمت دیکھ۔

(۵) سایہ یزدان بود بندہ خدا      مردہ این عالم و زندہ خدا  
دامن او گیر زود تریہ گماں      تارہی از دامن آخر زمان  
فقر خواہی آن ز صحبت حاصل است      نے زبان کار می آید نہ دست  
دانش انوار است در جان رجال      نے زراہ دفتر نے زفیل و قال

یہ عالم ناپائیدار ہے اور اللہ تعالیٰ جی قوم ہے اور بندہ خدا میں اس کا جلوہ ہوتا ہے۔ قیامت کی ہولناکی سے بچنے کے لیے اسکا (بندہ خدا کا) دامن پکڑ لو۔ فقر اس کی محبت سے ہی ملے گا زبان اور ہاتھ سے نہیں ملتا۔ اس کی وجہ سے عوام میں مغل کی روشنائی ہے جو کہ بوں اور قبل و قال سے نہیں ملتی۔ سورۃ مائدہ پارہ نمبر 6 کی طرف اشارہ ہے۔

(۶) یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاهدو فی سبیلہ لعلکم تفلحون  
یعنی اے مومنین اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ طلب کرو اور اس کے راستے میں جہاد کرو شاید تمہاری نجات ہو جائے۔ سمجھ لیں وسیلہ سے مراد مرشد کامل ہے کیونکہ اس سے مکمل ایمان اور اعمال صالحہ اور نواسی سے بچاؤ کا ذکر ہے۔

(۷) چشمہارا چار کن در اعتبار      یار کن با چشم خود در چشم بار  
سرہم شورئ بخوان اندر صفحہ      یار ربابش و مکن از ناز اف

سمجھ لیں کہ اس راستہ کی ابتدا شریعت ہے چنانچہ جملہ فرائض و واجبات سنن مستحب اور آداب بجا لائیں نیز اپنی خوراک رہائش اور اپنے جسم کو حلال<sup>(۱)</sup> الحرام اور مشتبہات ناپاک کی وحدت و جنابت سے پاک رکھیں اپنے حواس<sup>(۲)</sup> خسر کو معصیت کی آلودگی سے (نگرانی کریں) بچائیں یہی چیز جو ارجح (اعضائے جسمانی) کی گناہوں سے طہارت کہلاتی ہے اور یہی تمام باتیں شریعت ہیں۔

اس کے بعد طریقت کا راستہ ہے کہ انسان اپنے دل کو برے اخلاق مثلاً دنیا کی محبت شہوت سے لگاؤ 'حسد' کینہ 'کبر' لالچ، بغض، بخل وغیرہ سے پاک رکھے اور صفات حمیدہ مثلاً صدق و صفا، حلم و سخاوت، مروت و وفا، احسان مخلوق سے اچھا سلوک اور صدق معاملہ سے آراستہ ہو جائے اس کو گردش کہتے ہیں اور اسے تبدیل اخلاق سمجھیں یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ اس کے بغیر دین کی دولت نصیب نہیں ہوتی۔ اور بے دین راہِ حق پر نہیں چل سکتا۔ نیز اس کام میں عزالت اور خلوت کی ضرورت ہے تاکہ ان اعمال میں تسلسل آجائے اور ان میں خلل واقع نہ ہو۔

ص ۵

سخن بیاکس مگو الا ضرورت + خلل تادر نیفقد در حضورت  
کسی سے بلا ضرورت بات نہ کرو ایسا نہ ہو کہ آپ کے مقام حضوری میں گڑبڑ ہو جائے۔ اس کے بعد راہ حقیقت اور معرفت ہے وہ تو عارفین کے سینوں کا بھید ہے۔ اس کی وہی خبر دیتے ہیں یہی شریعت اور طریقت کا مطلب ہے۔ جو مغز ہے اور وہ اس کا چھلکا ہے۔ حقیقت راہ حق سر نہانست + درون جان و بیرون از جہاں است  
حقیقت ایک چھپا ہوا بھید ہے ہماری جان کے اندر ہے مگر دنیا سے باہر ہے۔

- (۱) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے جس نے دین پاک کرنے کے لیے ان سے پرہیز کیا عزت پائی جس نے مشتبہات اختیار کیے وہ حرام میں جا پڑا
- (۲) یعنی آنکھیں کان یا چھونے یا سونگھنے کی قوت سے (۳) زندگی (۴) شریعت ظاہری
- (۵) فال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب الدنیا راس و کل خطیئہ یعنی دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ فال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا۔ یعنی جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات حاصل کر لی آفات دنیا و آخرت سے محفوظ رہا
- (۶) وہ یعنی ظاہری شریعت اور راہ طریقت چھلکا کی مانند ہے اور معرفت ایسے ہے جیسے مغز

سبچہ گیس اطالباں حق تین طرح کے ہیں 1- عباداخیار 2- زہادابرار 3- عشاق شطار  
ان میں سے ہر ایک کا اپنا طریقہ ہے عباداخیار بہت مدت میں اس تک پہنچتے ہیں  
نمبر 2: زہادین اس سے کم مدت میں منزل پر پہنچتے ہیں نمبر 3: عشاق شطار ان سے بہت  
کم مدت میں اس مرتبہ تک پہنچتے ہیں۔

(۲) يَا فَضْلُ سَيِّدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مِنْ يَدِنَا، مگر عشاق شطار کی رمز الگ ہے ان کی سیر ایسی ہے  
جو زہاد سے الگ ریاضت سے دور ہوتی ہے اور کشف و کرامات کو جو کے بدلے بھی نہیں لیتے  
الْبَيِّنَاتُ تَجْعَلُ بَيْنَ عِبَادِهِمُ وَالْعَالَمِينَ وَعَلَيْهِمْ وَالْزَّاهِدُونَ يَنْهَضُونَ بِمَا كَانَتْ يَوْمَهُمْ  
(۳) عشاق ان منزلوں پر ٹھہرنا پسند نہیں کرتے کسی چیز اور معاملہ میں مقید نہیں ہوتے  
وہ اترتے ہوئے دوڑتے ہوئے ہر معاملہ میں جانا باز اور جہان باز ہوتے ہیں۔ عبادت زہد  
تقویٰ اور ریاضت سے احتراز کرتے ہیں ان کو گھٹیا (کم تر) سمجھتے ہیں تاہم اپنا خون  
پیتے ہیں اور گم ہو جاتے ہیں۔ (یعنی ہر دم دل و دماغ سے خیال یار میں محو رہتے ہیں)  
اور موت سے پہلے مر جاتے ہیں اس طرح حق (اللہ تعالیٰ) تک رسائی حاصل کر لیتے  
ہیں۔ اس مقام پر (یہ سن کر) اکثر سلوک کے مدعی اور جاہل صوفی بھول گئے ہیں اور  
راستہ سے بھٹک گئے ہیں اَلْبَيِّنَاتُ بِاللَّهِ مِنْ ذَالِكِ

(۱) طریق سلوک کی کوئی انتہا نہیں۔ طالبان حق کی طبائع مختلف قسم کی ہوتی ہیں اور  
شیخ کہ طیب دل ہے مرید کے مرض کے مطابق علاج کرتا ہے یہاں فرمایا گیا ہے کہ اللہ  
تعالیٰ کی طرف راستہ تعداد میں انھیں غلبہ جتنے ہیں لیکن یہ تین راستے ان میں سب  
سے زیادہ قریب ہیں۔ اول عباداخیار سے مراد صوم صلوٰۃ حج و جہاد اس راہ کے راہرو بہت  
دیر سے منزل پر پہنچتے ہیں دوسرا راستہ زہادابرار کا ہے جو اخلاق ذمہ کو اخلاق حمیدہ میں  
جدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ پہلے سے تموزے زمانہ میں منزل پر پہنچتے ہیں تیسرا  
راستہ تزکیفیں اور تصفیہ قلب اور تجلیہ روح میں مشغول ہوتا ہے اس کو مصنف نے طریق اعلیٰ فرمایا ہے  
(۲) یعنی فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ (۳) عبادت کرنے  
والے عبادت کے حجاب میں ہیں عمل کرنے والے اپنے عمل اور زہاد اپنے زہاد اور اہل  
کرامت اپنی کرامت کے حجاب میں ہیں مگر حق تعالیٰ کے عاشق ان مقامات میں ٹھہرنا  
پسند نہیں کرتے بلکہ ان مقامات سے ترقی کرتے ہیں۔ (۴) مرنے سے پہلے مرنا  
(۵) انہوں نے خیال کیا ہے کہ ان مراتب پر شریعت کی منزل طے کیے بغیر پہنچ گئے ہیں  
اور خود کو شریعت سے باہر کر لیا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھے کہ شریعت کشتی ہے کہ اس کے بغیر حق  
تعالیٰ کی معرفت ملنا ناممکن ہے محال امت سعادی کہ راہ صفا + توان رفت جز از یہ مصطفیٰ  
حضرت محمد ﷺ کے راستہ شریعت پر چلے بغیر تصوف کا راستہ ناممکن ہے۔

رَوَى عَنْ السَّائِفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ رَأْسًا حَرَمُوا الْوُصُولَ لِصَنِيعِهِ  
الْأَصُولُ وَالْأَصُولُ رِعَايَةُ الشَّرْعِيَّةِ وَالطَّرِيقَةِ

اور بتایا گیا  
(۲)

تِلَاوَتِ الْفَرَازِ وَالِاشْتِغَالِ بِالْعُلُومِ الشَّرْعِيَّةِ أَمْرٌ حَسَنٌ وَلَكِنْ  
شَانَ لَطَالِبٍ شَانٌ

آخر کہا کیا کہ طالب حق فرائض اور سنن کی ادائیگی کے بعد شغل باطن پر انحصار کرتا ہے۔  
طریق زہاد کی طرح جسمانی اعمال اور نوافل کی ادائیگی پر زور نہیں دیتا۔

مارانہ مرید ورد خواں میں باید نہ زاہدے حافظ قرآن میں باید  
صاحب درد و سوختہ جان میں باید آتش زدہ بخانمان میں باید  
ہمیں اور اوپر ہنسنے والا مرید اور حافظ قرآن زاہد نہیں چاہے بلکہ صاحب دل ایسا ہو جس  
نے اسے گھر کو آگ لگا کر اپنے آپ کو جلا رکھا ہو۔

الْتَّوَجُّهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِعْرَاضُ عَمَّا سِوَاهِ اللَّهِ  
اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس کے سوا ہر طرف سے قطع تعلق گروہ شطاریہ کا طریق ہے۔  
اللَّهُ وَلَا يَسْوَاهُ ان کا ورد ہے۔

ان (درویشوں) کا در اللہ کے سوا کچھ نہیں۔

اللہ بس است عاشقان را (عاشقوں کو اللہ کافی ہے)

یہ راستہ نہ ہونا نیچا ہونا اپنی ہستی اور خودی کو مٹانا (درمیان سے ہٹانا) ہی یہی  
راستہ ہے۔

در راہ بالوئے عدم می زند کیست دریں راہ قدم می زند  
کون ہے جو اس راستہ میں قدم رکھتا ہے اس راستہ میں چلنے والے کا قدم کونین پر  
پڑتا ہے۔

(۱) قولہ روی عن متعدد من اسلام روایت کرتے ہیں کہ لوگ وصول حق سے اس لیے محروم

رہے کیونکہ انہوں نے وصول حق کے قواعد اور اصول ضائع کر دیے اور قواعد قانون  
وصول حق اللہ شریعت حقہ کی پیروی کرنا ہے اور حقیقت صادقہ کی پیروی کرنا ہے

(۲) خلاوت قرآن اور درس تدریس علوم شریعہ بہترین کام ہیں لیکن طالبان کا کام الگ  
کام ہے۔



آپ یہ بات سمجھ لیں کہ مخلوق (انسان) کو دکھ اور بیماری میں مبتلا سمجھیں اور پیغمبران حکیم اور طبیب حاذق اور وواؤں، مجنون اور قسم قسم کے شربتوں کا خزانہ قرآن مجید ہے اور مخلوق کی بیماری بھی قسم قسم کی ہے۔ <sup>(۱)</sup> قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَطِبُّ وَلَا يَكُلِينَ <sup>(۲)</sup> الرَّفِي كِتَاب مُبِينٍ۔ وَمَا فَطَرْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَلَا نَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد پیغمبری کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے ان کے بعد علماء ہیں جو پیغمبروں کے وارث ہیں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَحَمِّنْ خَلْقَنَا أَمَّةً يَهْتَدُونَ بِالْحَقِّ وَقَالَ <sup>(۵)</sup> عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلِمَا مِائِي كَاثِبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَا مِنْ بَنِي الْإِسْلَامِ إِلَّا وَلَهُ نَظِيرٌ مِنْ أُمَّتِي

ان سب سے مراد علمائے آخرت ہیں۔ علمائے دنیا تو نقالی شان و شوکت کے خواہش مند اور جھگڑالو ہیں ان کی کوشش اپنی ہمت کی بجائے دوسرے کے کام پر ہوتی ہے ان کا خیال طلب حق نہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے  
راہ زو مشغولی عالم ترا نیست پرواہ خدا ایک ترا  
اور جو دنیاواروں سے (مخالفت) بہت زیادہ گھل مل جاتے ہیں

- (۱) پارہ نمبر سورہ انعام یعنی ہر خشک اور تر چیز کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔
- (۲) ہم نے کتاب سے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ انعام پ ۷ (۳) ہم قرآن مجید سے وہی نازل کیا جو مسلمانوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔ (۴) اور ہم نے ان سے ایک جماعت (گروہ) جو دین حق کے لیے دلائل دیتا ہے۔ (۵) علماء پیغمبروں کے وارث ہیں میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں کوئی نبی ایسا نہیں اس مثال میری امت میں موجود ہے یعنی تبلیغ احکام شریعہ دین کی ترویج خلق کی ہدایت اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تا مقصد ہے ورنہ سمجھ لیں دونوں میں مساوات لازم نہیں۔

(۱) ان کے لئے حکم یوں ہے۔  
 اَلْعَمَاءُ اٰمَنَّا اللّٰهَ  
 فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ يَخْلُطُوا الْمَلُوْلَةَ فَاِذَا خَالَطُوهُمْ فَاَحْذَرُوهُمْ هُمْ  
 يَسْرَارًا لِّخَلْقِ لُصُوصِ الدِّيْنِ وَقَطْعَا لَطَرِيقِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰی مَثَلُ الَّذِيْنَ  
 خَلَعُوا الثَّوْبَ الرَّقِيَّةَ لَمْ يَخْلُطُوْهُمَا كَمَثَلِ الْجَمْرِ يَحْمِلُ اَسْفَاْلًا  
 یہ ایسے ہی لوگوں کے لیے اشارہ ہے۔

علم کان بسہر کاغ و باغ بود ہمجو مر دزد را چراغ بود  
 حصول دنیا کے لیے علم ایسا ہے جیسے چور کو روشنی کا چراغ مل جائے یہ سمجھ لینا  
 چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ دل سے ملے ہو سکتی ہے اور انسان میں ایک ہی دل ہے  
 مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ (۲)

دل میں اللہ یا دنیا میں سے ایک ہی جہز آئے گی اس میں دو چیزیں نہیں سما سکتیں ٹھیک ہی  
 کہا گیا ہے۔ نہ جانے دو دارم نہ یارے دگر خیال تو دارم نہ کارے دگر  
 نہ دو دل ہیں نہ ہی کوئی اور دوست صرف آپ کا خیال ہر دم ہے اور کوئی کام نہیں  
 وَفَقَدْ وَرَدَ فِي الْاَخْبَارِ اَدْعٰى اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام  
 يَا دَاوُدُ اِن كُنْتَ لِيْ فَلَا تَخِبْ الدُّنْيَا فَإِنَّ مِثْمِيَّ وَجْهَهُ لَكَيْتَوَعَانِ  
 فِيْ قَلْبٍ وَاحِدٍ وَابْتَعْضِ الدُّنْيَا فَاِنَّهَا حِجَابٌ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ تَعَالٰی

(۱) علماء عیبک (ملوک) امراء اور مال داروں سے اختلاط نہیں کرے وہ دنیا میں اللہ  
 تعالیٰ کے امانت دار ہیں اور جب وہ مخالفت کرتے ہیں تو ان سے بچنا چاہیے ان کی  
 محبت اختیار نہ کی جائے۔ وہ لوگوں میں سب سے شریر دین کے چور اور مخلوق  
 کے لیڈر ہیں۔  
 (۲) پ ۲۸ جعد۔ ان کی کہانی یوں ہے کہ تورات کو اس طرح اٹھاتے ہیں جیسے گدھے  
 پر بوجھ لاد جائے جس کا اسے کوئی فائدہ نہیں۔

(۳) پ ۲۱ احزاب۔ کسی کے جسم میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں پیدا کیے۔  
 (۴) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی  
 کہ اے داؤد اگر تو میرا ہے تو دنیا کو دوست نہ رکھ کیونکہ میری اور دنیا کی محبت ایک دل  
 میں اکٹھی نہیں ہو سکتی اور دنیا کو دشمن سمجھ کیونکہ وہ حجاب ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور  
 کرنے والی ہے۔

نمبراً) ورنہ پرہیز نہ حلال سے اور نہ حرام سے اس مقام پر کہا گیا ہے کہ ترک حلال ضروری (فرض) ہے۔ جس طرح احکام شریعت میں حلال کا طلب کرنا ضروری (فرض) ہے اور ماسوائے اللہ ہر بات کے ترک کی طرف اشارہ ہے اور یہ ایک سر ہے۔۔۔؟

از دل بروں کنم غم دنیا و آخرت  
یا خانہ جائے رُخت بودیا خیال دوست

دل آپ کے چہرے اور خیال کا مقام ہے اس میں سے دنیا اور آخرت کے سب جھگڑے باہر کرتا ہوں

پس جو دل حق (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی غیر میں مشغول ہے وہ شیطان کا گھر ہے جو خراب ہے جب تجھے خود بھی خراب گھر پسند نہیں اللہ تعالیٰ کو خراب دل کس طرح پسند ہوگا۔

## فصل

سمجھ لیں کہ دل کے تین امراض ہیں۔ ایک حدیث نفس وہ خیال جو قصد اور اختیار سے دل میں آتے ہیں یہ خیال خواہ خلا میں ہوں یا زمینی مجالس میں نماز میں یا نماز سے باہر۔ دوسرے خطرہ جو خیال بے قصد دل میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے تیسرے دل کا خیال (نظر) جو غیر کی طرف ہوا اور یہ علم اشیاء ہے۔

پس دل ان تین امراض سے خراب ہوا اور ان تین امراض میں پھنس گیا اور یاد خدا سے غافل ہوا اور خود کو تباہ کر لیا اور اگر طالب صادق ہے تو مرشد کامل کی طرف بہت جلد آنے کی توفیق پاتا ہے اور وہ مرشد کامل (اکمل مرض کو صحت میں بدل دیتا ہے اور وہ اس صحت دل کی بدولت جاننے والا اور اہل نظر ہو جاتا ہے اور مشاہدہ حق میں داخل ہو جاتا ہے یہ کام اور اس کا ارادہ شغل باطن ہے اور وہ اسم اعظم اسم ذات ہے جو حدیث نفس کے مقام پر لگاتا ہے وہ لیک بلندی ہے عالم علوی سے ترقی دیتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء کو مقام خطرہ پر لاتی ہے اور یہ کہ آگ ہے جو غیرت کے خش و خاشاک جانا کر بھسم کر دیتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہے جو دل میں بھڑکتی ہے

(۱) یعنی دنیا سے پرہیز اس لیے ہے کہ وہ حجاب ہے۔  
(۲) صحت ابن جنس بحوثیدار طبیب صحت آن جنس بحوثیداز حبیب

اس صحت کی صحت طبیب سے اور جس کی صحت حبیب سے تلاش کرو

لمصححه سلمة الله تعالى

اسی مقام پر کہا گیا ہے کہ **الْحَشَقُ نَارُ الْحَقِّ مَا سَوَى الْحَقِّ** ہمال مرشد عالم شہادت ہے اسی واسطہ سے ہمال مرشد کو دل کی نگاہ سے زیارت کرنا ہمال مرشد عالم شہادت ہے اسی لیے ہمال مرشد کو آمینہ حق کہتے ہیں۔

اس مقام پر کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وصحابہ وسلم کے ہمال دل رہا میں نظارہ کیا۔  
 (نہرا) اگر طالب صادق تلقین مرشد کے مطابق اس طریق میں مشغول ہو تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے شروع میں ہی وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے جو اختیار و ابرار کی مال میں حاصل کر پاتے ہیں۔ **الْمُؤْمِنُ وَالْمُتَّقِي هُوَ اللَّهُ تَعَالَى**  
 اس طریق کی تشریح ذکر سر پایہ کے باب میں کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ

(۱) یعنی حق تعالیٰ کا عشق ایک آگ ہے جو محبوب حقیقی کے علاوہ ہر چیز کو جلا دیتا ہے  
 اذنی:-

ہر کہ اجامہ عشقے چاک شد	اوز حرص و غیب و کلی پاک شد
شاد باد اے عشق خوش سودا نے ما	اے طبیب جملہ علت هائے ما
اے دواشے نخوت و ناموس ما	اے تو افلاطون و جالینوس ما

یعنی ہمال شق کو آمینہ حق سمجھے یہ رابطہ کے طریق کا اشارہ ہے یعنی دل میں پیر کی صورت کی حفاظت۔ خوبہ احرار فرماتے ہیں کہ ذکر حق سے مرشد کا سایہ بہتر ہے یعنی مرید جتنا زیادہ تعلق پیر سے رکھے گا۔ باطنی طور پر فیوض زیادہ ہوتا جائے گا۔

زاں رونے کہ چشم تست احوال  
 معبود تو پیر تست اول  
 میری نگاہ میری (بھنگی) ہے  
 اول میرا پیر ہی معبود ہے  
 اور اس کے تمام نقیب و فرماں جاتا ہے۔ اس لیے اس کی ہر بات کو پلٹا چوں و چرا  
 مانتا ہے

## پیران طریقت کے بیان کئے ہوئے ارشادات

۹ ص سمجھ لیں کہ طالب صادق کو مرشد کہے کہ تین دن کے لیے طے کاروزہ رکھے اگر ممکن نہ ہو تو بہت کم خوراک استعمال کرے اور ہر روز جلیل (کلمہ طیبہ کا ورد) استغفار (کلمہ پنجم) اور درود شریف ہر ایک دن ایک ایک ہزار بار پڑھے تین دن بعد رات کے آخری حصہ میں غسل کر کے مرشد کے پاس آئے اور مرشد اسے اپنے پاس باادب بٹھائے اور جو ذکر طالب کے حسب حال سمجھے اسے سکھائے اس وقت پیر مرید کے علاوہ کوئی تیسرا آدمی پاس نہیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ مرشد کی تلقین اسرار حق ہے اور ہر طالب کا اپنا ایک مخصوص اسرار ہے۔ پیر مرید صادق کی وصیت کرے وہ حکم کرے ذکر اور تلقین پر عمل کرے گفتگو اور اظہار تو (table talk) نہ کرے۔ تاکہ انوار و اسرار کا اثر حاصل ہو جائے۔ طریق تلقین:- ایک بار مرشد ذکر بولے اور مرید اس کو سنتے اور پھر مرید وہی الفاظ بولے اور پیر سنے۔ اسی طرح تین بار تکرار کرے پھر حوالہ دے جو (حوالہ) یوں ہے جو کچھ مجھے میرے پیر نے دیا تھا میں تجھے دیتا ہوں اور مرید کہے کہ میں نے قبول کیا۔ پھر مرید کو کہا جائے تنگ و تاریک اور بالکل خالی کمرے جہاں کسی کی آواز بھی سنائی نہ دے البتہ ایسا البتہ ایریا تنگ (چھوٹا) نہ ہو کہ اس میں کھڑا ہونا بیٹھنا لیٹنا مشکل ہو۔ ایسے کمرے میں جا کر چارزانوں (آلتی پالتی مارکر) بیٹھ جاؤ۔ چارزانوں اگر چہ انبیاء سے کوئی نہیں بیٹھا کیونکہ اس طرح بیٹھنا متکبروں کا طریق ہے اسی لیے اس کو بدعت بھی کہا جاتا ہے۔ تاہم اس کی اجازت ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں چارزانو بیٹھے ہیں۔

(۱) سنن ابی داؤد کے کتاب اب میں ہے جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ حَتَّى تَطْلُعَ  
 الشَّمْسُ حَسَنًا، یعنی پیغمبر خدا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اُفتی سے سورج کے بلند  
 ہونے تک چارزانو بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروق کا عمل اسی حدیث کے مطابق  
 ہے۔

اور پھر ۱۰ نے ذکر کے لیے بیٹھنے کا طریقہ چار زانوں فرمایا ہے۔  
 (۱) اس طریق چار زانوں بیٹھنے کے کمر سیدھی ہو اس میں خم نہ آئے آنکھیں بند اور ہاتھ  
 ۱۰لوں زانو پر رکھے۔ دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے رگ سیما  
 ہائیں جانب مضبوطی سے پکڑے۔

رگ سیما ایک ایسی رگ ہے جس کا تعلق باطن قلب سے ہے اور جب یہ قوت پکڑتی  
 ہے تو باطن میں حرارت پیدا ہوتی ہے جو تصفیہ قلب (دل کی صفائی) کرتی ہے۔  
 اس کے بعد اکیس زبان سے ذکر میں مشغول ہو جائے یہ خواہ جبریہ ہو یا خفیہ ہو جس طرح  
 اذوق و الشراح: و تا کہ خیال عبادت کا ہو عادت کا نہ ہو۔

## اصل

زبان اور ہاتھ پاؤں کی بیس انگلیوں کے سروں کو اکیس زبان کہا جاتا ہے۔ اس کا  
 مطلب ہے: ذکر کو قوت سے اس طرح کرے کہ خشوع و خضوع دل میں اور تمام  
 اعضاء جسم رگیں گوشت پوست خون ہڈیوں اور ان کے گودے تک ذکر کا اثر ہو۔

تاکہ اصل ذکر وہ جس کے ذریعہ مکاشفات اور واردات انوار ربانی حاصل ہو۔ ص ۱۰  
 (۲) میا کرتہ آن مجید سے ثابت ہے اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

(۱) چہرہ قبلہ کی طرف اور انگلیاں نفی کی حالت میں اٹھائے۔ مطلب یہ نفی عبرت ہے اور  
 اثبات کی حالت میں نیچے چھوڑے یہاں اشارہ ثبوت ہستی مطلوب حقیقی سے ہے۔  
 ذہن دل کو ایک نقطہ خیال پر جمع کرے پوری عزت ہیبت اور تعظیم سے خوش الحان اور  
 خوش آواز سے ذکر شروع کرے۔

(۲) پ ۱۳ سورہ ابراہیم۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ اَصْلُهَا  
 نَامٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ یعنی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مثال زبانی  
 پاکیزہ کلمہ مثال پاکیزہ درخت کی طرح اس جڑ زمین میں مضبوط اور شاخیں  
 آسمان میں ہوتی ہیں (وہ مضبوط اور سایہ دار ہے)

لِمَصْحٰهِ سَلَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

(ذکر کئی اثبات کو بیان کرنے کے لیے)

سمجھ لیں ذکر کئی اثبات کا ذکر ہے جو اکثر مشائخ کی اصل اور اختیار کیا ہوا معمول ہے۔  
 لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ  
 لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ قول سدید سے مراد کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲) وقالہ بن عبد اللہ تسبیح رحمة اللہ علیہ لیس لِقَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 الاعمال و ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی بہت شان ہے اگرچہ اس کی ادائیگی زبان  
 سے ہوتی ہے کیونکہ (۳) قَالِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مَخْلَصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ  
 متقدمین عارفین کے دلوں میں اگر کوئی گرد و غبار آ جاتا تو وہ کلمہ کو تین بار ذوق و شوق  
 سے پڑھتے غبار دور ہو جاتا اور (گرد و غبار کا) پردہ اٹھا کر پھر مشاہدہ کے مقام پر آ جاتے  
 اِنَّهُ لِيَغْفَرَ لِيْ غِيْبَاتِيْ وَ اِنْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةً وَ اَلْفَ مَرَّةٍ سَبْعِينَ مَرَّةً  
 اسی طرف اشارہ ہے دل کے پردے کو ہٹانے کے لیے ستر (۷۰) بار توبہ استغفار میں  
 مشغول ہوں کیونکہ (۵) التَّوْبَةُ اَصْلُ لِكُلِّ عِبَادَةٍ  
 اور تین بار کلمہ پڑھنے سے دل کے حجاب دور ہوتے ہیں ایک بار پڑھنے سے ایمان  
 حاصل ہوتا ہے۔

- (۱) لَقَوْلُهُ تَعَالَى وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ  
 لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ پ ۲۲ احزاب یعنی (۱) مسلمانوں اللہ سے ڈرنا اور سیدگی اور استواریات  
 کرنا کہ تمہارے کام اور کارنامے درست ہو جائیں اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں۔  
 (۲) سبل عبد اللہ تستری نے فرمایا کہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ثواب دوسرے اعمال جیسا ثواب  
 نہیں بلکہ عظیم ثواب ہے تمہاری سوچ کی حد سے باہر جیسا کہ احادیث میں ہے۔  
 (۳) جس نے خلوص اور اخلاص سے کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوا۔  
 بشرطیکہ اسی ایمان پر مرتے ہم تک قائم رہا۔ دوسری حدیث مبارکہ میں وضاحت ہے کہ

(ذکر نفی اثبات کو بیان کرنے کے لیے)

سمجھ لیں نفی اثبات کے چہار ضربی ذکر اس طرح ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ  
 ۱۱ بائیں جانب سے کھینچتے ہوئے دائیں طرف لائیں اور لَا کی مد کو اتنا طول دیں کہ  
 تین ضربیں ایک سانس میں آجائیں اور اَلَا اللہ کے کلمہ کی چوتھی ضرب دل پر لگائیں  
 کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تین ضربیں شیطانی، نفسانی، اور ملکی تین خطرات کی نفی کا  
 اشارہ ہے اور کلمہ اَلَا اللہ کی چوتھی ضرب خطرہ رسمانی کے اثبات کا اشارہ ہے  
 بائیں زانو پر جو منفرد مقام شیطان ہے نفی خطرہ شیطانی کے اشارہ کی پہلی  
 ضرب خطرہ نفسانی کی نفی کے لیے دائیں زانوں پر دوسری ضرب کیونکہ ہمہ نفس اور  
 شیطان مقابلہ کی حالت میں ہیں۔

بیچہ ماشہ ۱۸

آخر کار جنت میں جائے گا اور مصنف کی مراد قول ادا کرنا مجرد صرف زبانی ہے اعتقاد دل  
 اور اعمال حسنہ میں ختم ہوئے بغیر کلمہ نجات اخرونی کا موجب نہیں اور یہ بات ظاہر ہے۔  
 (۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دل پر کوئی بات پردہ ڈال دیتی ہے  
 میں ہر روز ۷۰ (ستر) بار توبہ کرتا ہوں مسلم شریف میں سو بار درج ہے۔ جان لیں علماء  
 اور عرفاء اس حدیث شریف کے بیان اور اس کے بھید کو جاننے کے لیے حیران ہیں اور  
 بیان کرتے ہوئے توقف کرتے ہیں ان کے اقوال کا محل اور کچھ ہے۔ (۵) یعنی توبہ  
 اصل عبادت ہے اور توبہ کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی یہ بھی سمجھ لیں کہ طریق  
 سالکین کی ابتدا توبہ سے ہے اور فائزین کی اصل ہے اور پہلا قدم ہے۔

مریدین کے لیے استقامت کی کتنی اور حق عز و جل تک پہنچانے والی اور مطلع صفائی اور  
 روشنی ہے مقررین کے لیے توبہ بمعنی رجوع ہے جو شرع میں معصیت ہونا اور اس کی  
 طرف دوبارہ تلوٹنے کا پختہ یقین ہونا کہ اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹے حضرت جنید  
 سے یہ چھ توبہ کیا ہے فرمایا ایسا ہو جیسے گناہ کو نہی چھانتے ہیں، توبہ کی تفصیل کا  
 اور مقام ہے



خطرہ ملکی کی نفی کے اشارہ کے لیے ضرب سیوم دائیں کندھے پر دایاں کندھا نیکیاں لکھنے والے فرشتہ کی جگہ ہے اور دل پر لا الہ کی ضرب اللہ تعالیٰ ذات حق سبحانہ تعالیٰ کا اشارہ ہے جو چہارم ضرب ہے۔

سمجھ لیں کہ نفی خطرات میں الگ الگ باطنی تفرقہ ہے اور مطلوب و مقصد پہنچ (حضور کلی) و تسکین ہے۔ لفظ (کلی) کی تشریح مرشد متبع کے مطابق کریں گے یا ان سے دریافت کیا جائے۔ تاکہ سب خطرات کی نفی ایک دم حاصل ہو جائے۔

ذکر میں کلمہ لا الہ میں لا معبود یا لا مقصود یا لا مطلوب یا لا موجود کا (ملاحظہ کرے) خیال رکھے۔ اہل وحدت یہی لا موجود کا ملاحظہ کرتے ہیں۔ جو مقصود کلی اور مطلوب اصلی ہے۔

کلمہ لا الہ کا مفہوم خیال کرے اور سوائے ذات پاک حق تعالیٰ کچھ نہ سمجھے اور اللہ تعالیٰ کے غیر کا ملاحظہ نہ کرے کیونکہ غیر کی نفی ملاحظہ کا مقصد ہے۔

اگر مرید عربی الفاظ نہیں سمجھتا تو اس کو اس کی سمجھ کے مطابق فارسی یا ہندو زبان میں سمجھایا جاسکتا ہے۔

دوسری ذکر زیادہ تر و مدام کرے جیسے ذکر میں بندہ ڈوب گیا ہو۔ چہار ضربی میں بھی فرق ہے البتہ دوسری اس طرح ہے کہ ایک ضرب لا الہ لا الہ اور دوسری ضرب لا الہ اور پھر تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا گیارہ بار کے بعد کلمہ محمد الرسول اللہ کہے یعنی ہر دس بار بعد کہے تاکہ کلمہ طیبہ کا ذکر مکمل ہو اور ذکر تین رکن سے ترتیب پائے۔ کیونکہ یہی رکن ذکر اور باقی شرط ہے۔ اگر بے تکلفی اور انشراح صدر اور ذوق بڑھ جائے۔

جیسا ہو سکے تو یہی کلمہ لا الہ لا الہ پڑھے تاکہ دل صفا ہو کر چمک پڑے۔

(۱) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ مَشْغَى مَقَالَةٍ وَصِفَالَةٍ الْفَلَيْحُ كَرِ اللَّهُ

(۱) یعنی نے یہ روایت کی ہے کہ ہر چیز کے لیے ایک چیز صاف کرنے والی ہے اور دل کو

چکانے والی چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے

تا بحاروب لا نروبى راه نرسى در مقام الا الله

ترجمہ :- الا اللہ کے مقام پر پہنچنے کے لیے پہلے لا (نفی شے) کا جھاڑو دینا ہوگا۔

تلاش کریں یہ ایک بڑا مجید ہے۔ جب آمینہ صفا ہوتا ہے تو اس کی صفائی

کے مطابق پہلے (۲) مصقلہ (صاف کرنے والے) کا جمال اس میں نظر آتا ہے۔

اسی لیے چاہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر کے سوا بلکہ اللہ دوبارہ نہ بولے تاکہ سب اللہ ہو

وَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللَّهِ كَقَالِیٰ یہی ہوتا ہے۔ اور وہ قلب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ (۳) قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمٌ لِلَّهِ وَحَرَامٌ عَلَى حَرَمِ اللَّهِ

حَرَامٌ عَلَى حَرَمِ اللَّهِ اَنْ يَّكَلِمَ فِيْهِ غَيْرُ اللَّهِ

جس جگہ بادشاہ کا خیمہ ہوتا ہے وہاں عوام کا شور نہیں ہوتا۔

تاکہ باشد یاد غیرے در حساب یاد مولا از تو باشد در حجاب

جوں نماند در دل از اغیار نام پردہ از محبوب بر خیرد تمام

چوں ہمہ یاد تو از مولا بود همچو مجنونت ہمہ لیلے بود

جب غیر کی یاد حساب میں ہوگی تجھ سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں پردہ رہے گا۔ جب دل

سے اغیار کا نام نکل جائے گا۔ محبوب سے تمام پردے اٹھ جائیں گے اور تیری ہر قسم کی

یاد مولا کی ہوگی تو مجنوں کی طرح ہر طرف لیلیٰ ہوگی۔

تفصیل طور پر خطرات کی سمجھ عارف ربانی ہی جانتا ہے اجمالی طور پر سمجھ لیں۔

خطرہ شیطانی گناہ کا خطرہ ہے خطرہ نفسانی ناز و نعمت اور خواہشات اور شہوات میں زندگی

گزارنا خطرہ ملکی سے مراد عبادت و طاعت ہے اور خطرہ رحمانی طلب محبت و عرفان حق

بل جلالہ اور ہمیشہ حق میں ہونا ہے۔

(۲) مصقلہ۔ زیر سے ایک آلہ ہے جس سے چھری تلواریں اور نوادی شیشے سے رنگ

اتارا جاتا ہے اور چمکدار بناتے ہیں۔ مقام سرائے

(۳) مؤمن بندے کا دل اللہ تعالیٰ کی حرم سرا (گھر) ہے اور اللہ کے حرم میں غیروں کا

آنا حرام ہے۔ (منع ہے)

کی نفی کرتے ہوئے ہم دل کی فضا پر پوری قوت، آواز ذرا بلند اور سمجھتے ہوئے ضرب لگائے اور ساتوں صفات ایجابیہ یعنی حضرت احمد، عبدالصالح، عبدالعزیز، عبدالرحمن، ابراہیم کے لائق تمام صفات کا اثبات کرے۔

اس کے بعد نہایت نیاز (عاجزی) سے محمد الرسول اللہ کے اور اسی طرح تین بار کرے  
اس کے بعد جب تک حالات ذوق اور شوق رہے واسطہ کے ملاحظہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ  
کے ذکر کی تکرار مدام جاری رکھے اور آخر میں تین بار مکمل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ  
تین بار جیسے پہلے پڑھا تھا، طول سے پڑھے

(۱) یعنی ذات حق تعالیٰ نہ عرض نہ جوہر نہ جسم اور مکان سے پاک ہے اور کل اور جز سے بھی پاک ہے، بے چوں و چگوں ہے اس کی صورت اور شکل نہیں اور تباہی اور عدم تباہی سے مبرا اور منزہ ہے اور اس کے علاوہ ہر بات سے پاک ہے

(۲) یعنی اس کے مانند کوئی چیز نہیں (۳) بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلے پر جو گل منور کی طرح ہے - (۴) بصر حیوۃ، علم سمیع، بصر قدرت و ادرات اور کلام

لمصحه سلمه الله تعالى

اور یہ ملاحظہ سے کہے (پڑھے) اور صفات سلبیہ اور ایجابیہ واسطے سے پڑھے اس کے بعد ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائے اور انہیں کھلا رکھے دعا کرے اور پھر ہاتھوں کو چہرے پر مل کر نیچے کر کے دوسرے ورد اور اوراد میں مشغول ہو جائے۔

۱۳  
ص

کیونکہ صفات سلبیہ اور ایجابیہ اللہ تعالیٰ کے لیے خاص مساوی ہیں اسی لیے مات کلمہ سلبیہ لا الہ والے اور سات کلمے ایجابیہ الا اللہ میں مساوی بیان کئے گئے ہیں۔

## فصل

کلمہ لا الہ الا اللہ میں بہت سے ملاحظات ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں چاہیے۔ اللہ تعالیٰ (ذات حق) کے سوا کسی کی تلاش نہیں یا ذات پاک حق تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (۱) نہیں حق تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا کوئی موجود نہیں اور نہ ہی مطلوب ہے۔

اس ملاحظہ کو نزول اور عروج کے طریق سے کیا جائے (۱) جیسا کہ پہلی بار لا معبود الا اللہ اور سنی بار لا مطلوب الا اللہ تیسر بار لا موجود الا اللہ اس ترتیب کو نزول کہا جاتا ہے۔

پہلا نمبر ۹ (ایک کم ہیں) اسم ہو جاتے ہیں۔ دل کی صفائی کے لیے ملاحظہ صفات کے ساتھ یہ تمام اسماء یک دم کہنے چاہئیں بلکہ کوشش کی جائے دو تین بار زیادہ ہو جائیں اگر ایسی (غیر عربی جو عربی زبان نہ سمجھ سکے) وہ فارسی اور ہندی میں عروج نزول کرے۔ مطلب یہ کہ ملاقاتی زبان میں بھی خیال قائم کر سکتا ہے۔

(۱) یکہ لیس اسم معبود الا اللہ ملاحظہ شریعت ہے لا مطلوب الا اللہ ملاحظہ طریقت ہے اور لا

لا الہ الا اللہ ملاحظہ حقیقت ہے۔

کبھی کبھی اپنے احباب کے ساتھ دائرے میں بیٹھ کر اسی طرح بلند آواز سے ایک ذکر اور دوسرا ذکر کرے اور پھر توبہ کی تجدید کے لیے کہے

اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا  
لَا اَعْلَمُ وَاَلِمًا لَا اَعْلَمُ بِهِ تَبَيَّنَتْ عَنْهُ وَتَبَيَّرَاتٍ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ  
وَالْكَذِبِ وَالْغِيْبَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَقَاصِي كُلِّهَا  
وَأَسْلَمْتُ دَاخِلًا وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

اس کے بعد اکیس ۲۱ بار یہ استغفار کہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَلَا اِنِّى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَالْقَوِيُّ

اس کے بعد نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام کا تحفہ پیش کرے۔

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللهِ اَلْبَلُوْةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللهِ

اس کے بعد پوری تسبیہ اور مد بلند سے کلہ طیبہ تین بار اور یہ اس طرح کہنچے کہ سانس کی قوت لینے میں صرف ہو جائے اور صفات سلبیہ اور ایجابیہ جیسے لکھی جا چکی ہیں ان کا ملاحظہ کرے انہیں چھوڑنے کا خیال نہ لائے۔

اس کے بعد ذکر کلہ لا الہ الا اللہ دام دم ملاحظہ کرتے ہوئے کرے اور ذکر ذوق کے قائم رہنے تک جاری رکھے پھر ایک دو گھڑی کے لیے سر کو سامنے کی طرف نیچے کو چھوڑ دے اور سانس کھینچنے نہایت انکساری کی حالت میں رہے خیال کرے حق تعالیٰ کا نور دل میں آ رہا ہے۔

۱۳  
ص

(۱) حلقہ کے مریدوں کے ساتھ دائرہ میں

(۲) عمل بسم اللہ الرحمن الرحیم

پھر تین بار کلمہ طینہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہے اور پھر کلمہ **إِلَّا اللہ** انشراح باطن تک کہے اور پھر پہلے کی طرح کچھ دیر کے لیے اللہ تعالیٰ کے روبرو متواضع ہو کر دم کشیدہ بیٹھے پھر تین بار پہلے کی طرح کلمہ طیبہ پڑھے اور اپنے ذوق اور شوق تک اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرے۔ خیال رکھا جائے کہ ذکر تمام <sup>(۱)</sup> حروف سے کیا جائے اور کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ** <sup>(۲)</sup> سے کلمہ **إِلَّا اللہ** کا زیادہ ذکر کیا جائے

اسی طرح کلمہ اسم ذات اللہ کا ذکر کلمہ **إِلَّا اللہ** سے زیادہ کیا جائے اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیران سلاسل کی اراج مبارکہ کے لیے فاتحہ پڑھے اور اپنے لیے اور دیگر احباب کے لیے دعا کرے پھر تکبیر پڑھے اور ذوق و شوق ربانی انوار و اسرار سبحانی کے لیے کوشش کرے مرید اور احباب شیخ کے روبرو <sup>(۳)</sup> دست بوسی کریں خاموشی سے بیٹھیں یا ذکر سبحان اللہ کریں اور خیال کریں کہ تمام پاکی اور بے عیبی اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے اور پھر ذکر اللہ اکبر اس مایال سے کہ تمام بزرگی اور بڑائی اللہ کے لیے ہے کریں اور پھر ملاحظہ اسماء صفات کے ساتھ ذکر اللہ اللہ کریں

(۱) یعنی حروف از حروف ذکر۔ ذکر حذف نہ کیا جائے ہر حرف کی آواز دوسرے حرف سے الگ اور سمجھ آئے۔

(۲) اگر کلمہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ** ۲۰۰ (دو سو بار) پڑھا تو **إِلَّا اللہ** چار سو (۴۰۰) اللہ اللہ چار سو بار اور **اللہ** سو بار (اسم ذات و ضربی اور اسم ذات مجرد یک ضربی) (۳) ذکر کے دوران شیخ کی طرف متوجہ رہیں۔

## ذکر سہ پایہ کا بیان

سمجھ لیجئے کہ اس ذکر کے تین ارکان ہیں حدیث نفس کے مقام پر اسم ذات دوسرے محل خطرہ پر صفات اہمیات کا ملاحظہ اور تیسرے نظر دل کے مرکز پر واسطہ اور اس سہ پایہ ذکر کی مثال ابریق<sup>(۱)</sup> سے دی جاتی ہے جو اپنے کسی حصے کے بغیر قائم نہیں رہتا انہی معنوں میں رکن ہے۔ اس ذات کے ساتھ اسمائے صفات یاد کرتے ہیں۔ مشائخ کی اصطلاح میں ملاحظہ اور ارادہ کہلاتا ہے اور اس مطلب کو تصور واسطہ رابطہ برزخ کہتے ہیں۔

اس ذکر کی سات شرائط مشہور ہیں کہ اس کے بغیر ذکر نہیں ہوتا ایک شد و سوری مد تیسری تحت ان تین شرائط سے اس کو ذکر شش (چھ) رکنی کہتے ہیں اور اس کام کی حقیقت کو سب جانتے ہیں۔ چہارم (چوتھے نمبر پر) محاربہ پنجم (پانچویں نمبر پر) مراقبہ اور یہ دونوں یعنی محاربہ اور مراقبہ دو راستے ہیں۔ محاربہ شد میں اور مراقبہ ملاحظہ میں چھٹے نمبر پر محاسبہ ساتویں نمبر پر مواعظہ تاکہ غفلت کی وجہ سے تعطل نہ ہو۔ اور ذکر میں ہیشگی ہو جائے اور ان سات شرائط سے ذکر دس رکنی کہلاتا ہے اور مشہور ہے اس کے متعلق یہی جانتے ہیں روایات کے مطابق آٹھویں شرط کوفیت حاصل ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے

برزخ و ذات و صفات و شد و مد و تحت و فوق

می نماید طالبان راکل نفس ذوق و شوق

(۱) یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ علیہ السلام (۲) اس کی مثال ذکر سہ پایہ کی تشبیہ سہ پایہ ابریق سے دی گئی ہے جس طرح ابریق (لونہ) ایک پاؤں پر قائم نہیں رہ سکتا اس کو سیدھا کھڑا ہونے کے لیے تینوں پاؤں ضروری ہیں اسی طرح ذکر سہ پایہ کے لیے اس کے تینوں ارکان کا ہونا ضروری ہے۔ ابریق زیر کے ساتھ اور یائے معروف سے (پانی کی چھاگل) اس سے وضو کیا جاتا ہے

علامہ ابن حق کو برزخ 'ذات و صفات' شد و مد تحت و فوق کل نفس کا ذوق اور شوق ملتا ہے۔

۱۵  
ص

دو شرطیں اور بھی ہیں ان کا بھی خیال رکھا جائے تاکہ مکمل طور پر فائدہ حاصل ہو اور یہ تعلیم اور حرمت ہیں۔ تعلیم کا مطلب ہے کہ حق تعالیٰ کا وقار (عظمت) اور حرمت رعایت ادب ہے اور ہر وقت <sup>(۱)</sup> بدعات سے بچ کر رہنا ہے اور ہر قسم کے <sup>(۲)</sup> گمراہیوں و شبہات سے بچ کر رہنا اور ان دو مزید شرائط سے ذکر بارہ رکنی کہلاتا ہے جو اس راہ کا کمال ہے کہ ذکر کر کے ایک سانس میں دم میں ایسا کنٹرول کہ تنگی نفس اور بے ثباتی ظاہر ہو۔

اس معاملہ میں اتنی کوشش کی جائے کہ دن میں ہزار اور رات میں ہزار سانس آئیں سب کے سب ذکر میں مشغول ہوں۔

اگر یلک ذکر گوید صبح تا شام رسد کارش بفضل حق باتمام  
اِنَّكَ فَضْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی جب اسی طرح ذکر کرنے کی توفیق ہوگی ذکر جسم کے  
رگ و ریشہ میں سرایت کرے گا اور حق سبحانہ کی خبر ہوگی کہ کس سعید ازلی کا اس دولت  
میں حصہ ہے۔

محرم دولت نبود ہر کسے بار مسیحا نکشد ہر خرے  
دولت (حکومت) کا راز دار ہر ایک نہیں ہوتا مسیحا کا بوجھ اٹھانے والا ایک ہی جانور  
ہو سکتا ہے۔

- (۱) دین میں نئی چیز پیدا ہونا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نہ نکلی ہو
- (۲) نئی نئی ہوئی باتیں نواہی ایسی باتیں جو منع نہیں مگر ان کے کرنے سے فسق و فجور میں  
خوف کا اندیشہ و ان سے بھی بچنا چاہیے۔
- (۳) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔





۱۶

نزول اور عروج کا مطلب یہ ہے کہ سمیع سے بصیر اور علیم پر آئے پھر علیم سے بصیر اور تنقیح کو جائے اس میں یہ راز ہے کہ طالب اول مرتبہ عالم عقل و شہادت کے لام ہے یہ مقام نزول ہے

دوسرے مرتبہ مقام عقل و شہادت سے مقام غیبت میں ترقی کرتا ہے اور ارادتِ سبحانی حاصل کرتا ہے اور اس سے (تکون حال) اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے یہی عروج کے معنی ہیں اور پھر مقام شہادت و عقل میں آتا ہے اور یہ مقام حکمین ہے اور انہی میں واصمان اور کامان کو احباب کہتے ہیں۔ یہ مقام مقام انبیاء و خواص اولیاء کا ہے اس مقام پر (مفلوب الحال) نہیں ہوتے۔ عقل اور فہم قائم رکھتے ہیں۔ وہ (۱) شیطانیات نہیں لپکتے اور وارین دونوں جہانوں کی اصلاح کرتے ہیں اور شروع سمیع ان معنوں میں کہ ہمارے سے چھوٹے (۲) اسم سمیع کا احاطہ کرے اور اسم بصیر چھوٹے چھوٹے بصیر کا احاطہ اور اسم علیم کا احاطہ بھی انہی معنوں میں

(۳) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور الہامی ہر چیز کو جانتا ہے۔

- (۱) اہمات :- زیر سے اور حائے مہملہ زیر اور یائے تختانی مشدد صوفیائے اکرام علیہم السلام - شرع ظاہری کے خلاف باتیں کہنا اور خلاف شریعت کلمات زبان پر لانا۔  
 کلام میں لکھا ہے بعض واصیلین مستی اور ذوق کے وقت بے اختیار کلمات بولتے ہیں جیسے منہ زبانی الحق اور جنید نے لیس فی جہتی سوئی اللہ 'بایز و عطا' نے سبحانی ما اعظم الہی کہا ہے۔ (۲) خلاصہ یہ ہے کہ مبصرات سے مسموعات تھوڑے اور مبصرات سے تھوڑے اور معلومات دوسرے دو سے جیسا کہ ظاہر ہیں زیادہ ہیں۔  
 (۳) لائق تہنیتی والقدس ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۱) ہمارے شیخ (پیر) دامت برکاتہ کے نزدیک سہ پایہ کا طریقہ اس طرح ہے زبان کو تالو میں سخت کرے تاکہ حرکت نہ کر سکے اور اسم ذات (اللہ) دل میں کہے اور ہمزہ کا آغاز تحت سے کرے اسی طرح ذکر سے نقصان نہ ہوگا مذ کو کھینچنے واسطہ سے ملاحظہ مکمل ہو۔ دوسری بار مذ اور تحت سے اللہ کہے ملاحظہ واسطہ کرے تیسری بار ملاحظہ اور واسطہ سے اللہ کہے اور یہ نزول ہے۔ اسی طرح ایک اسم ذات پاک اور ایک اسم صفات میں عروج اور نزول کرے۔ بعض تین اسمائے صفات کو ایک اسم ذات میں ملاحظہ کرتے ہیں اور مذ کو لمبا کھینچتے ہیں۔ اور بعض نو۹ کے نو اسمائے صفات کو جو نزول و عروج اور نزول ہیں ایک اسم ذات میں ملاحظہ کرتے ہیں اور اسم ذات کی مذ کو جب تک سانس کنٹرول میں رہے کھینچتے ہیں اور اسمائے صفات کو شروع میں ملاحظہ کرتے ہیں اور ان آخری تین طریق کو شغل اور او کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ طریق برگزیدہ اور پسندیدہ ہے اس میں اسم ذات سے اسم صفات کی منتقل ہونا ہے جو ایک قسم کا تفرقہ ہے اس میں اسم ذات کو بھلا دینا ہے۔

۱۷ ص (۳) پہلا طریق صاف ہے اس طریق سے شغل ذات صفات کے ساتھ ہے اور ہم نے یہی راہ (پہلا طریق) اختیار کیا اور الحمد للہ علی ذلک ہم منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

ہذا مذ تحت اور فوق کو اس طریق سے سمجھیں کہ "اللہ" اسم ذات کا ذکر ناف

(۱) حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (۲) حلق کے اوپر کا حصہ

(۳) مصنف حضرت خواجہ جلال الدین قاسمی

وَمَا لَمْ يَأْتِ الْخَبِيرَ وَمَا تَوَفَّى إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَلَّى وَالْيَهُ أَيُّبُ

(۱) دو باتیں بسم، ال مہملہ :- دوسرے کی جمع ہے ہندوستانی زبان میں چھٹائی کہتے ہیں  
 ۱۰۰ تا ۱۰۱ تک اصل یا بحر جی حیوانی (۲) خناس اوڑھا جیسا ہے اسکی سونڈ ہے جس پر زہریلے  
 مادے ہیں۔ جب کسی سریت خوراک کے حاملہ میں غلطی ہوتی ہے تو خناس کو قوت  
 ملی ہے اور اپنی زہریلے کانٹوں والی سونڈ کو دل کے گرد گھومتا ہے زہر اس کے دل میں اثر  
 کرتا ہے۔ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ جب بندہ توبہ استغفار اور پاس انفاس کا ذکر کرتا ہے  
 اس وقت سونڈ سے دل میں منافی پیدا ہوتی ہے (نساء القلوب)

تحت میں ذکر سے فائدہ بہت اور حرج (نقصان) بھی اور بے تحت تمام نقصان اور تحت میں حرج اور نقصان اگرچہ تحت سے ذکر اصل تک پہنچاتا ہے ایسا نہ ہو کہ خوان جاری ہو اور ہلاکت ہو جائے۔ تحت کے بغیر چارہ نہیں اس لیے چاہیے کہ حرج سے بچے اور تحت کے ذریعہ کام کرے اللہ تعالیٰ آپ کی برے وقت میں حفاظت کرے اور کوئی نقصان نہ ہو اور ذکر جان کے رگ و ریشہ میں جائے اور حق سبحانہ کی خبر ملے انشاء اللہ جان باو کہ وصل او بدستان ندھند سراز قدح شرع بمستان ندھند

## نفل

پاس انھیں کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت سانس کو ذکر میں لگائے رکھیں تاکہ دل میں غیر کے آئے نہ خطرہ ہو۔

پاسبان دل شوند در کل حال تانیا یدھیج دزد اینجامجال  
ہر خیال غیر را دزد دان این عبادت سالکان را فرض دان  
دل کو ہر وقت ذکر میں مشغول رکھیں تاکہ اس جگہ کو چور نہ آجائے۔ ہر غیر اللہ کے خیال کو چور سمجھیں یہ عبادت سالک پر فرض ہے۔

ہر وقت کو یاد حق میں صرف کریں اور اپنے سانسوں (زندگی) کو ضائع نہ کریں  
هر يك نفس كه مي رولز عمر گوهریست كانرا خراج ملك دو عالم بود بها  
مپسند این خزانه رہی رائگان بباد وانگہ روی بخال تہی دست و بے نوا  
زندگی کا ہر سانس قیمتی ہے اور اس کی قیمت دونوں جہانوں میں نہیں۔ یہ خزانہ یونہی ضائع کرنا پسند نہ کر ایسا نہ ہو تو زیر خاک خالی ہاتھ اور بے یار مددگار جائے۔

(۱) اس نفل میں بعض الفاظ کا ترجمہ صحیح نہیں ہو سکا یا محاورہ تحریر نہیں اسی یا محاورہ ترجمہ نہیں ہو سکا قاری خود اپنے حالات کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرے۔

(۲) یعنی اپنے سانسوں سے بیدار اور ہوشیار رہو۔ سانس اندر لے جاتے وقت اور باہر نکالتے وقت جلی یا فنی طریقہ سے ذکر کرتے رہو۔

شغل باطنی کئی قسم کا ہوتا ہے ایک یہ کہ مرشد طالب کو شروع سے بتاتا ہے کہ صورت خود اچھی طرح توجہ میں رکھو اور کبھی کبھی اس کو دل میں لے کر اس کی طرف توجہ دو اور یہ کہ مرشد کی صورت دل میں محفوظ رکھو اور دل کی نگاہ اس پر رکھو تیسرے یہ کہ دل میں اللہ کا خیال کریں اور دل کی نگاہ اس پر رکھیں اور اس پر دوام کریں۔

مرشد مرید کو بعض صفات کے لیے اور بعض صفات کی ترقی کے لیے اور اذاتلقین کہہ دے تاکہ اس اسم مبارک کے نور سے منور ہو کر اس کے آثار اس میں ظاہر ہو جائیں اور یہی اس مشرب<sup>(۱)</sup> کے اور او ہیں پہلے مرتبہ میں سارے اسماء<sup>(۲)</sup> ہیں سَمِیعُ بَصِیرٌ عَلِیمُ جب ان پر استقامت پا کر مرتبہ کمال ص ۱۹ پہ آتے ہیں پھر ان پر دوسری صفات کا اضافہ کرے دَاثِمٌ قَائِمٌ حَاضِرٌ نَاطِقٌ مَظْہَرٌ کَلِّ لَکْرَآ تھو ہو جاتے ہیں پھر تیسرے مرتبہ میں بارہ اسماء اور تلقین کرے اَلْاِیُّ وَدَّوْدُ حَیُّ قَیُّوْمٌ ظَاہِرٌ بَاطِنٌ عَفُوْرٌ رُفُّفٌ نُوْزُہَا دَیُّ بَدِیْعٌ بَاقِیٌ مراد: جب ان پر استقامت حاصل کرتا ہے ان کے اسرار اور روشنی سے منور ہو جاتا ہے اور اپنے باطن کے مقام طلوع پر مرشد کو پاتا ہے اور ہمارے منشی عی سے آور بتائے چاہے مفردات چاہے مرکبات جیسے

اَلْاَکْرَمُ اَلْاَرْمِیْنُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَجْوَدُ اَلْاَجْوَدِیْنَ ذُوْکُمْضِلُ الْعَظِیْمِ

مراد: اب ان پر استقامت پاتا ہے اور ان کے انوار کے در اسرار سے مشرف ہو جاتا ہے

اَنْیُّیْ مَرْتَبَہ میں اور مرکبات الفاظ زیادہ کرتا ہے جیسے اَلْاَعْلٰی لَا اَعْلٰی الْعَظِیْمُ اَلْاَعْظَمُ

۱۸ اَلْاَبْدَا اَبَدًا اَقْرَبُ اَلْاَقْرَبِ اَلْاَلِیْفُ اَلْاَنْطَفِ

مراد: اسے منشی اس طرح مرکبات بناتے ہیں چنانچہ ان مرکبات کی کوئی حد نہیں البتہ ان کی مراد میں احوال آگیا ہے

(۱) اسماء ان ذات الی بہشت (۲) اصل اسماء

(۳) اسماء الی بہشت (۴) اسماء الی بہشت (۵) اسماء الی بہشت (۶) اسماء الی بہشت (۷) اسماء الی بہشت (۸) اسماء الی بہشت (۹) اسماء الی بہشت (۱۰) اسماء الی بہشت

[illegible]

### (اذکار اثبات کا بیان)

اے اللہ! جہاد اور خواہ ضرے ہو اَنْتَ الْهَادِي اَنْتَ الْبَاقِي کے ملاحظہ اور قوت و تصور  
ہم سے۔

اے اللہ! میں اللہ معاضی اللہ ناظری اس ذکر میں فتح اور کمالات بے شمار ہیں ایک اور

الراحم (ذات) اللہ (۲) تو می بینی تو می دانی و تو می خواہی

ایک اور ذکر هُوَ هُوَ هُوَ اس میں ملاحظہ

هُوَ الَّذِي الْفِتْنُومُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ هُوَ الْعَلِيمُ سے مشغول ہونا چاہیے۔

ایک اور اگر اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اس میں ملاحظہ اَنْتَ الْبَاقِي اَنْتَ الْكَافِي  
اَنْتَ مَعْبُودِي اَنْتَ مَطْلُوبِي

اَنْتَ الرَّحِيمُ اَنْتَ الْكَمِيلُ اَنْتَ الْحَكِيمُ اَنْتَ الَّذِي اَنْتَ الْقَائِمُ اَنْتَ حَافِظُ  
اَنْتَ الْكَافِي اَنْتَ شَافِعُ اَنْتَ مَقْصُودِي اَنْتَ مَحْبُودِي یا بلا حظہ

بہ لگنا چاہیے کہ ان تمام اذکار کا مطلب اور مقصود ذکر میں دوام (بیٹکی) حضور تمام

مکمل حضوری اور اذکار کے اثرات اس پر مرتب ہوں اس کی گفتگو اور اظہار یکساں

اوس ناکر ہی ذکر حق دل اور روح کی غذا بن جائے اور ہمیشہ اس کا انیس ہو جائے۔

کار کن کار، بگذران گفتار کہ اندر میں راہ کار، دارد دکار

اے گزروں کام کی ضرورت ہے زبانی جمع خرج (گفتار) کو چھوڑ کر کام کر۔

ب اور ذکر اسم ذات اللہ جہر سے بعض اوقات یوں کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر

(ہم اطراف پر) ایک ضرب، چار ضرب، یک ضربی و دضربی اور بتائی ہوئی

۱۱ کے ملاحظہ کے ساتھ یہ ذکر کیا جاتا ہے۔



ایک اور ذکر اس طرح کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں سامنے کی طرف قرآن مجید یا کسی ولی اللہ کی قبر ہو۔ پہلی ضرب اسم ذات کی بائیں طرف دوسری دائیں طرف تیسری ضرب مصحف یا قبر پر اور چوتھی ضرب دل پر کہ وہ زندہ اور ذکر میں مستغرق (مصرف) ہو جائے۔ اس ذکر کو کشف معانی قرآن اور کشف قبور کہا گیا ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ایک اور ذکر کھڑے ہو کر اسم ذات کا جہری طریقہ سے کیا جاتا ہے اسے رات کو ریتلی جگہ یا نرم جگہ کھڑے ہو کر اگر گر جائے تو چوٹ نہ لگے اور جب ذکر کرتے ہوئے گر جائے تو کچھ دیر پڑا رہے اس وقت دل پر نظر رکھے کیسا جمال اور نور ظاہر ہوتا ہے اور کیا اسرار اور عقدے کھلتے ہیں وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ اور ذکر شیخ عزیز اللہ کا معمول (کمل) تھا ایک اور ذکر اللہ اللہ میں مستغرق اور مشغول ہو۔ یہاں تک کہ کسی ضرب کا ملاحظہ نہ رہے اس ذکر کو ولہ کہتے ہیں اور اس کو بے خودی کا حصہ جانتے ہیں۔

فصل

(ذکر حداری کا بیان)

کلمہ لا الہ الا اللہ بائیں جانب سے ملاحظہ سے شروع کیا جائے اور دونوں گھٹنوں پر کھڑے ہو کر کلمہ الا اللہ کی ضرب فضا کے دل پر پوری قوت سے لگائی جائے اور پھر بیٹھ جائے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح ہلائے جس طرح لوہار ہتھوڑے کو آہرن پر مارتا ہے۔ اس طرح ہر بار کرے تاکہ ذوق آجائے۔ یہ ذکر امام حداد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اس ذکر میں ظاہری مشقت زیادہ ہے۔

ہمارے شیخ (حضرت عبدالقدوس گنگوہی) دامت برکاتہ نے اس ذکر کی سند سے اس فقیر کو بحضور شرف کیا ہے اور ایسے مشاہدے اور معانی کرائے کہ اس کے فضل اور امداد کے بغیر کسی کی پہنچ میں نہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے (۲) شیخ عزیز اللہ متوکل متوفی ۹۱۲ ہجری بہت تفر و اور توکل والے تھے رات کو ان کے پاس جو کچھ ضرورت سے زیادہ ہوتا مسایلوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ (۳) ولہ بفتح حین سر گشتگی از د عشق خشم و غصب (۴) ہتک بضم اول سکون ثالث فوقانی و کاف عربی۔ کلزی کے دتے والا وزنی لوہا کہ اس سے لوہے کو گونا گونا جاتا ہے عربی میں آرمہ ترکہ ہندی زبان میں گھن اور آج کل اسے بہت بڑے ہتھوڑے کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

سراپٹا میں و دان

### (ذکر پاس انفاس کے بیان میں)

اس کا طریق اس طرح ہے کہ کلمہ <sup>(۱)</sup> لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کا خیال سانس لیتے (اندر لے جاتے) وقت اور سانس اوپر کھینچتے وقت اور باہر نکالتے وقت دو کلمہ اِلاَّ اللہ سے ذکر کرے جب سانس اندر لے جائے تو لا اِلهَ اور جب باہر نکالے تو اِلاَّ اللہ کا خیال رکھے سانس اندر اور باہر نکالتے وقت نظر ناف پر رکھے اور جب تک ذکر کرے زبان اور منہ بند رکھے اور بے حرکت رہے۔ اتنا ذکر کرے کہ عادتاً ذکر ہو جائے اور ذکر میں مستغرق ہو جائے۔ یہ ذکر زندگی بن جائے جاتے سوتے ذکر ہو جائے سانسوں کا پاس حاصل ہو جائے۔ ملاحظہ کا خیال رکھے اس ذکر کو شیخ محمد مہدی کے دوست اور مرید کرتے تھے۔ ایک اور طرح سے پاس انفاس یوں ہے کہ سانس کو مشغول رکھا جائے اور دم سازی کرے سانس کو قوت سے اوپر (اندر) کو لے جائے اور دماغ میں پہنچائے سانس کی تنگی ہو جائے تو آہستہ آہستہ سانس کو چھوڑ دے اس وقت سانس چھوڑنے کا احساس بھی نہ ہو یعنی اتنا آہستہ چھوڑے اس طرح چھوڑنے کو تسکین و آرامگی کہا جاتا ہے اس طرح ایضاً (روشن و آشکارا) اور تمام تعین مرشد شیخ کی طرف رکھے جب سانس کی گرمی مغز (دماغ) میں آئے منی پگھل کر جسم آئے اور حکم (احکام) نہ ہو اور جب سانس دم حیات (زندگی کے سانس) کے ساتھ باہر نکالتے ہوئے جمع ہو وہاں ایک ہو جائے اسی مقام کو مجمع البحرین کا اشارہ دیا گیا ہے اور یہ مقام آب حیات کی طرح اہم ہے اس وقت عالم روحانی اور طیر و سیر ملتے ہیں۔ (۲)

عَلِمَ لَدُنِّي وَعَلَّمَكَ مِنْ لَدُنِّي عِلْمًا

ظاہر ہوتی ہیں خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے عمر دراز ہوتی ہے ذکر صاحب تعریف اور صاحب روزگار ہو جاتا ہے اس کام میں تجرید و تفرید چاہیے نیز ترک جماع بھی شرط ہے۔ ذکر پاس انفاس ایسا ذکر شریف ہے جس میں بہت برکت ہے۔

انفاس پاس دار اگر مرد عاشقی ملک دو کون ملک تو گردد بیک نفس

(۱) یعنی سانس لے جاتے وقت لا اِلهَ کہہ اور نکالتے وقت اِلاَّ اللہ

(۲) ہم نے اپنی طرف سے اسے علم سکھایا ۱۵ سورہ کہف

(مراقبہ صفا، مراقبہ فنا، مراقبہ توحید مراقبہ ہوا کے بیان ہیں)

مراقبہ صفا کے لیے ذکر خفی یوں کیا جائے کہ آنکھیں بند نظر دل پر اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نزدیک حاضر جانے اور اگر اسی حالت میں ملاحظہ فنا اور محویت ہو تو یہ مراقبہ فنا ہے۔ جو مراقبہ توحید بھی کہلاتا ہے۔

حضرت قطب عالم شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ العزیز کے دوست اور مریدین مراقبہ فنا کا شغل کیا کرتے تھے اور دنیا و مافیاء سے بے خبر ہو جاتے اور حضرت شیخ ما (حضرت عبدالقدوس گنگوہی) دامت برکاتہ شروع میں کچھ عرصہ اس مراقبہ میں رہے ہیں۔

ایک اور مراقبہ اس طرح کہ دونوں آنکھیں کھلی اور پریا سامنے کی طرف ہوا میں دیکھیں اور کوشش کریں کہ پلکیں نہ جھپکیں اس مراقبہ میں پلکوں سے آتش ابھرتی ہے جو تمام جسم کو گھیر لیتی ہے۔ اس سے عشق پیدا ہوتا ہے اس کو مراقبہ ہوا کہتے ہیں اس مراقبہ میں بعض اولیاء اللہ نے سال ہا سال آنکھوں کو ہوا میں کھولے رکھا اور عالم تحریر میں رہے۔

ایک اور مراقبہ تنگ و تاریک کمرہ اور اندھیری رات آنکھیں کھلی ایک ایک مقام پر بٹھہری ہوئی۔ عالم قدس کے انوار چمکیں گے اور حق تک رسائی ہوگی۔ ہوا میں ایک عظیم بھید ہے ہوا سیدی اور مستقیم (دوام) ہے

(۱) مَا تَدْرِي فِي سَخْلَنِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَغَاوُتٍ

اس میں بھید یہ ہے کہ ہوا عالم خلد (جنتی دنیا) عالم صفا ہے (نہ نظر آنے والی) ہے اٹھارہ ہزار عالم شکل میں ہوا کی طرح ہیں جہاں تک ہوا ہے عالم کون و مکاں، و اکوان ہے اور جب ہواے گزر جائیں تو سبحان و لا مکان ہے

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (رحمان عرش اعظم پر ہے)

جب یہ بھید ہے تو آپ ہوا بولتے تو ہیں مگر جانتے نہیں کہ ہوا کیا ہے

(۱) اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اشیاء میں کوئی دیکھنے والا غفل اور بے ضابطگی نہ پائے گا۔

ایک اور مراقبہ یہ کہ اپنی دونوں کھلی ہوئی آنکھوں سے اپنے ناک کے دونوں طرف نیچے کو دیکھے اور اتنا غور (۱) اور فکر سے دیکھے کہ دنوں آنکھوں کی پتلیاں غائب اور سفیدی ظاہر ہو جائے جمعیت خاطر (سکون) اور خطرہ بندی پیدا ہو اس وقت بائیں آنکھ بند کر کے دائیں آنکھ سے ناک کو دیکھیں یا اس کا عکس لیں یا دوسرا عمل یوں کریں کہ آنکھیں کھول کر نگاہ سینہ اور دونوں ہاتھوں پر ڈالیں اور کوشش کریں کہ نظر ایک جگہ ٹھہری رہے اور اس طرح کرنے میں غلطی نہ ہو ایسا کرنے سے دل کو جمعیت (سکون) (تسل) ملتی ہے۔

نماز کے قیام میں نظر سجدہ کی جگہ رکوع کے وقت نظر پاؤں کی پشت پر اور سجدہ کے وقت نظر ناک کے نرمہ پر قعدہ میں نظر اپنی گود پر اس وقت دھیان تلاوت اور تسبیحات پر اس بات پر اشارہ ہے اور اس میں بھید ہے کہ نماز میں حضور قلب حاصل ہو اور ذہن بھٹک نہ جائے

## فصل

### محار بہ سالک کے بیان میں

۲۳  
ص

سالک کو چاہیے کہ پہلے توبہ انصوح (۲) کرے عاجزی اور شرمندی سے استغفار کرے ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کرے (۳) ظاہری طہارت کو تو علم ہے لیکن باطنی طہارت یہ ہے کہ دل کو برائیوں اور کدورت سے خیانت اور آمیزش سے پاک کرے اور اخلاص کی طرف کوشش کرے اور غیر حق کا خطرہ دل میں نہ لائے اور مرشد کی تلقین کے مطابق محار بہ میں مشغول ہو جائے۔ محار بہ دو طرح کا ہے محار بہ صغیر، محار بہ کبیر طالب منہ بند کر کے سانس روکے اور اسم ذات یعنی کلمہ "اللہ"

(۱) خوض :- ذرے اور ضا وجمہ پانی میں جا کر کوئی چیز تلاش کرنا (فکر)

(۲) انصوح :- بچ و مائے مہملہ :- صاف اور خالص توبہ کہ پھر گناہ نہیں کرنا ایک مرد کا نام ۔

جو جاسموں میں دلائی کرتا تھا جسے توبہ کا قصد کیا

(۳) بدن کی پاکیزگی نجاست حقیقی، صحتی اور لباس اور مکان کی پاکیزگی

ملاحظہ واسطہ شدہ 'مدت' رعایت سے دل میں ملا جملہ کرے تحت و فوق (اتار چڑھاؤ) اپنی طرف سے خوبصورت آواز اختیار کرنے کوشش کی جائے کہ ایک سانس میں چالیس بار ذکر ہو۔ یہی محاربہ مغیر ہے۔

جب یہ ذکر ایک سانس میں چالیس سے زیادہ ہو سکے اس کو محاربہ کبیر کہتے ہیں اس سلسلہ میں یوں کوشش کی جائے کہ ہر مرتبہ زیادہ ذکر ہو سکے یہاں تک کہ ملاحظہ واسطہ شدہ مدت تحت و فوق کی رعایت سے ایک سانس میں ایک سو بیس بار ذکر ہو اور اس کو مقام محویت کہتے ہیں اور یہاں استغراق ظاہر ہوتا ہے۔ پناہ و سلطان الذکر ہو جاتا ہے۔

وَالْفَضْلُ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنَ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
اس فقر (جلال الدین تھامیری) کو اس مراقبہ کی دسترس حاصل ہے۔

## فصل

### مراقبہ کے بیان میں

جب طالب کو ذکر طلی میں ملال<sup>(۲)</sup> (اندوہ، غم) ہوتا ہے تو وہ ذکر خفی میں لگ جاتا ہے اور جب ذکر خفی میں ملال ہوتا ہے تو فکر میں آ جاتا ہے اور جب اس سے بھی ملال ہوتا ہے تو مراقبہ میں مشغول ہو جاتا ہے اس کو مراقبہ تقیہ کہا جاتا ہے۔

لفظ مراقبہ رقیب سے مشتق ہے مطلب رقیب یہ کہ وہ ہمہبان جو دل کو غیر حق کی یاد سے روکیں۔

ہا سب ان دل شوندد در کل حال    تا نیا بد هیچ دزد آنجا مجال  
کہیں کوئی چور ڈاکو دل میں نہ آ جائے اس لیے ہر حالت میں دل کی حفاظت کرتے ہیں

(۱) فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جیسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اللہ تعالیٰ بزرگ فضل والا ہے۔

(۲) ملال :- زبردستی کسی معاملہ میں غم اور افسوس میں آنا

مراقبہ میں نشست :-

مراقبہ میں کئی طریقہ سے بیٹھا جاتا ہے۔

نمبر (۱) نماز کے قعدہ کی طرح بیٹھیں دونوں ہاتھ زانو پر اور سر کو نیچے کو ڈال لیں اور یہ طریقہ مختیار (عام اختیار کیا گیا) ہے

نمبر (۲) کتے کی نشست کی طرح سرین زمین پر زانوں کھڑے اور سر زانو پر

نمبر (۳) مصیبت زدگان کی طرح دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف گردن پر پیچھے پیٹھ

پر دونوں ہتھیلیاں گردن کے نزدیک صلب پر۔ اللہ تعالیٰ سے شرم حیا سے سر نیچے ڈال کر

(جھکا کر) آنکھیں بند جمع خاطر اور دل پر نظر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے

ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میرے نزدیک موجود ہے اس علم میں اتنا غور و خوض کرے اور مستغرق

ہو کہ غیر کا شعور بالکل ختم ہو جائے یہاں تک اپنا بھی شعور نہ رہے اگر پلک مچکنے کے

برابر بھی یہ خیال ٹوٹ جائے تو مراقبہ مکمل نہ ہوگا۔

تا بخودی اے نگار سر مست ہر گز نتوں بدوست پیوست

بیخود چو شوی ز خود بر آئی ہوئے رسد ز آشنائی

جب تک بے خود نہیں ہوتا تو دوست (اللہ تعالیٰ) تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب بے خود ہو کر

اپنے آپ سے باہر آئے گا تیرے میں آشنائی کی بو آئے گی۔

دل کے آئینے میں ہے تقویٰ کا راز  
جب ذرا گردن جھکانی دیکھی

(۱) (محاسبہ کے بیان میں)

حَاسِبُوا الْقَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا  
 حرکت و سکون جو کچھ آپ کے وجود سے ہوتا ہے اپنے آپ سے (اپنے دل میں) اس کا حساب کریں اگر بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور خیال کریں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوا ہے (یعنی اس کی رضا اور مہربانی شامل حال رہی)  
 وَمَا تَفْقَهُنَّ إِلَّا بِاللَّهِ أَوْ رَأَيْتُمْ (۲) (نفس) کو خوشی (۳) اور اس سے رعایت کر دیں (۴) فَلَا تُنْفِيسُكَ عَلَيْهِمْ حَقًّا

اور اگر شر (حساب کا نتیجہ منفی 'خرابی') ہو تو اپنے نفس کو ملامت کر دو (شرمندگی دلاؤ) تاکہ وہ برائیوں سے رکے اور ندامت سے توبہ استغفار میں مشغول ہو جائے اور محاسبہ کے اوقات میں رات کا محاسبہ صبح اشراق کے بعد اور دن کا محاسبہ مغرب کے اوراد کے بعد ہے اور اگر ساعت بساعت (جلدی جلدی) ہر وقت غفلت آئے تو بہتر ہے کہ جلدی جلدی محاسبہ کرے اور ہوشیار رہے۔ یہ بھی سمجھ لیں کہ ہر شخص کا گناہ اس کے مقام اور مرتبہ کے مطابق ہے۔ عوام مومنین کا گناہ نافرمانی ہے مطیع لوگوں کا گناہ غفلت اور کالمین اور موعدین کا گناہ خودی اور دوئی ہے۔

حَسَنَاتُ الْكَذَّابِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ (۵) یہاں سمجھیں  
 وَمَا شَغَلَكَ عَنِ الْحَقِّ فَعُوْكَ مَا عَوَّزَكَ (۶) یہیں پہچانیں

(۱) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول جب آپ کا حساب لیا جائیگا اس سے پہلے ہی اپنا حساب خود لیکر درستی کر لو۔ حق تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔

وَاتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ  
 (۲) اللہ کی ہی توفیق سے ہے۔ (۳) چہرہ پر تازگی ہونا کشادگی ہونا اور خوشی

(۴) حدیث مبارکہ کا ایک حصہ ہے کہ نفس کی درستی آپ پر حق ہے۔

(۵) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکو کار کی نیکیاں ہیں وہ مقررین کے لیے گناہ ہیں

حسنت ابراہیم ایک طرح حسنت ہیں اور دوسری طرح مقررین کے خلاف وہ گناہ ہیں۔

کیونکہ ان کی حسنت ہر طرح سے حسنت ہیں (۶) جو چہرہ ہمیں حق سے مشغول اور

روگردانی غفلت کا سبب بنے وہ تیرے لیے بت اور شیطان ہے۔

۲۶

مواظفہ (نہیت) کے بیان میں  
اپنے نفس (اپنے آپ) کو وعظ کریں نہیت اور نیک خواہی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی یاد  
میں رہو غیر کی بندگی میں نہ رہو یا حق کے سوا جو کچھ کر رہے ہو اس میں غرضائع ہو رہی  
ہے۔ حرف عشق کے سوا جو کچھ پڑھا جاتا ہے بے کاری ہے۔ گناہوں میں قدم نہ رکھو۔  
ورنہ دوزخ اور پکڑ کا سبب ہوگا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے ہجر اور دوری کا موجب ہوگا  
اور اس کی تیرے میں طاقت نہیں۔ <sup>(۱)</sup> قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ خَلْقًا لَّكَ تَعَالَىٰ تَحْيَوْنَ اللَّهَ  
فَأَتِيَهُنَّ يُغْنِيَنَّكُمْ اللَّهُ اور یہ بھی سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔

فصل

(فکر کے بیان میں)

نَبِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ سَنَةً  
فکر کے تین مرتبے ہیں ایک فکر عوام اپنے بچپن بلوغت ہمدان سالی  
اور بڑھاپے کے حالت نفس امارہ کی ناپاکی جو وجود میں آئی دنیا کے عیوب اور  
بے وفائی اور حالات کی تبدیلی کے متعلق صرف ایک لمحہ کے لیے فکر اور اپنے آپ کو ان کا  
انتباہ کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ دوسرے فکر خواص اس کے متعلق  
رَبِّیْ عَسَہُ عَلَيْهِ السَّلَام تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ مِائَتِينَ سَنَةً  
شیطان کے شر خواہشات نفس اور جوان خواہشات کے تابع ہیں اور حرص جادواں کی  
نجات کے لیے ایک ساعت کا فکر عابدین کی ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔  
تیسرا فکر خواص الخاص کا  
رَبِّیْ عَسَہُ عَلَيْهِ السَّلَام تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةٍ ثَلَاثِينَ  
دل کو غیر حق کی آلودگی اور خطرات سے پاک رکھنے کے لیے ایک ساعت کا فکر جن دانش  
کی تمام عبادات سے بہتر ہے۔

(۱) آل عمران آپ فرمادیجئے اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا  
چاہتے ہو تو میرے (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا  
صاحب طریقت نے تفسیر روح البیان میں خوب کہا ہے۔

تَعْصِي أَمْرًا لَهُ وَقَدْ تَطْلَعُ بِهِ هَذَا مُحَالٌ فِي الْفِعَالِ بَدِيع

لَوْ كَانَ حَبِيبُكَ ضَافِقًا لَا طَعَفَ أَنْ الْمَحَبَّ لَمَنْ بِحَبِّ مَطِيع

اس محبت کا اظہار کرتا ہے اور گناہ بھی کرتا ہے دونوں کا یک جا ہونا ناممکن ہے۔

اگر تیری محبت سچی ہے تو تو اس کی اطاعت کرتا چیک جسکی محبت کی جاتی ہے اس کا حکم مانا  
جاتا ہے۔



۲۷

اللہ تعالیٰ کا فضل (مہربانی) ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے وہ (اللہ) بہت بڑے فضل کا مالک ہے اس ذکر کو ذکر سر ذکر روح ذکر ذات ذکر مشاہدہ اور تہجلی کہا جاتا ہے۔ ذکر معنوی اور حقیقی میں حواس خمسہ معطل ہو جاتے ہیں اور اس معطل ہونے کے دو مطالب ہیں یا تو حس درک (احساس کرنے والی حس) کو بالکل خبر نہیں ہوتی سونے (نیند) کی حالت کی طرح غیبت ظاہر ہوتی ہے یا دوسری یہ کہ ظاہر و باطن سے حس کو پیغام ویتی ہے مگر دل میں کچھ نہیں ہوتا چو یا نیوں (جانوروں) کی طرح

وَهُوَ مَعْلُومٌ كَمَا هُوَ حَقٌّ دِيكُمَا هِيَ جَلِّي جَمَالٍ حَقٍّ دِيكُمَا هِيَ - جو کچھ سنتا ہے اسی کی طرف سے سنتا ہے جو کچھ جانتا ہے (اس کے علم میں آتا ہے) ہے اسی کے علم سے ہے۔ بلا دلیل اچانک جب اس کی نظر جب نقاش پر پڑتی ہے تو اس تجلی کے نور میں نقش کو گم پا تا ہے اور یہ مقام مشاہدہ ہے جسکی کوئی انتہا نہیں۔

مرتبہ اول (شروع) میں نگاہ صفت سے صانع کی طرف آتی ہے تو ہر چیز میں اسکا صانع ملتا ہے۔ مَآئِیْمَتٌ مَّتَّعْنَاكَ الْاَدْرَاٰیْمَتِ اللّٰہِ قَبْلَہٗ کا معاملہ ہے۔

دوسرے مرتبہ میں ہر چیز صانع اور صنعت (بنی ہوئی چیز) کوئی نہیں

یہاں مَن عَوْنُ نَفْسِهِ فَقَدْ عَوْنُ رَبِّكَ  
(جس نے عرفانِ نفس کر لیا گویا اس نے اپنے رب کا عرفان کر لیا) کا بعید جلوہ گر ہے اور  
اَلَا مَعْنٰی مَرِيَّةٍ مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ اَلَا رَآۤهُ يَكْبِتُ سَجْدًا كَاۤىْمًا دَكَّاهًا  
اور پردہ ہٹا کر وَهُوَ مُخَلَّمٌ بِمَا كُنتُمْ  
کا اعلان کرتا ہے۔ بیت

در ہر چہ بدیدیم ندیدیم بجز دوست  
معلوم چنان شد کہ کسے نیست مگر اوست  
معلوم ہوا کہ کوئی نہیں ہے وہی ہے کیونکہ جس چیز کو دیکھا دوست ہی نظر آیا  
ایں جہاں صورت است ومعنی دوست  
در بمعنی نظر کنی ہمہ اوست  
یہ جہاں حروف کی شکل ہے جسکی حقیقت دوست اور اگر معنی پر غور کریں تو وہی ہے  
(یعنی اللہ)

ایں است کمال مرد راہ یقین  
در ہر چہ نظر کند خدا را بیند  
جس چیز کو دیکھتا ہے اسے خدا نظر آتا ہے مرد راہ یقین کا یہی کمال ہے۔  
اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ نہیں ہے اور جہاں یعنی دنیا معلوم  
ہوتا ہے کہ موجود ہے مگر نہیں ہے خدا کی حقیقت ہے سبحان اللہ عجیب کام ہے حیران کن  
اسرار ہے اور یار (اللہ تعالیٰ) بلند و عظیم ہے۔

۲۸ پیارے دنیاے ہست بود یعنی ہر ہستی حقیقت میں خدا تعالیٰ کی تجلی کا ظہور ہے  
اور دنیا جہاں غیر کو ظاہر کرتا ہے (الگ سے کوئی چیز معلوم ہوتی ہے) مگر غیر نہیں سوائے  
ایک اور حرف کے سوا کچھ نہیں چونکہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ ہے غیر خدا نیستی ہے کیونکہ خدا  
تعالیٰ ہم سے غیب ہے اور غیب کی وجہ سے دیکھا نہیں جاسکتا اس کی شہادت (گواری) نہیں  
دی جاسکتی افسوس اور نقصان کی یہی وجہ ہے کہ غیر کے لیے دلیل ہے۔ واللہ جب تجھے  
چشمِ برتا لیس گی تو تیری آنکھوں کو اللہ کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔

کجا غیر کو غیر کو نفس غیر  
غیر کھلی کون غیر لور غیر کا نفس کون واللہ وجود میں اللہ کے سوائے کچھ نہیں  
موسیٰ اللہ والہ ما فی الوجہ (۱)

(۱) کیا خوب کہا ہے اللہ اللہ لیس غیرک فی الوجہ۔

خلقوی الدیار فی لدر اشد بود

خوب بہت خوب دیدہ جہاں بین کے سامنے ہر دم دوست (اللہ تعالیٰ) کے دو کمال جلوہ گر ہیں۔ دلہن کی طرح نیا جلوہ اور (مور کی طرح) خوب صورتی کا اشارہ کرتے ہیں غلط اور غیر دیکھنے والی نگاہوں کو سوائے غیر کچھ نظر نہیں آتا خسران (نقصان) بھی خوب ہے اور جرمان (بد نصیبی) بھی خوب ہے۔ اے دوست! (اللہ تعالیٰ) تو مجھ سے بھی میرے نزدیک ہے مگر میں تجھ سے مجبور اور دور ہوں اے اللہ تعالیٰ یہ گتھی (۱) (معما) کب حل ہوگا۔ یہ دوری حضوری میں اور یہ اندھیرا روشنی میں کب تبدیل ہوگا

يَا غِيَاثَ السَّيِّئِينَ اَعِثْنَا يَا لَطُوفَكَ وَكَرَمَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
پیارے غیر بین (غیر سمجھنے والا) خدا بین نہیں ہونا خدا بنی کے لیے چشم جاں بین چاہیے تاکہ دل (جان) کی نگاہیں کھل جائیں اور صحیح خدا بنی ہو۔

دیدن روئے ترا دیدہ جاں بین باید

لین کجا مرتبہ چشم جہاں بین است

تیرے دیدار کے لیے جاں بین نگاہوں کی ضرورت ہے جہاں بین نگاہوں کو یہ مقام نہیں ملتا۔ اپنی ہستی سے گذر کر این و آن (۲) من و تو کی دوئی چھوڑ کر یکسا ہو کر ہی چشم جاں (دل کی نگاہ) کھلتی ہے اور خدا بنی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت پیر دیکھنے نے درست فرمایا اگر تو بخود نہ ہوگا تو تیرے ساتھ یہ خراس (پسائی کرنے والی چکی) کو لہو مرادید دنیا) نہ ہوگا۔ کسی عارف نے خوب کہا ہے

ناتو می باشی عدد بینی ہما چوں شوی فانی احد بینی ہما

جب تو اپنے آپ کو باقی رکھے گا تجھے کثرت نظر آئے گی اور اپنے آپ کو فنا کر دے گا تو تجھے وحدت نظر آئے گی

(۱) پردے میں (۲) اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والی مہربانی کر کے فریاد سن لے تیری مہربانیاں ہر طرف ہیں۔

(۳) اے آنکہ لقبلہ بتل روست ترا بر مغز چرا حجاب شد پوست ترا

دل در پہچے این و آن نہ نیکو ست ترا  
یک دل داری بس است یک دوست ترا

(۱) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحَدَنَا إِلَهًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

انسوس صدانسوس ہمارا اپنا وجود ہی درمیان میں پردہ بن کر ہمارے لئے قید و بند بنا ہوا ہے ورنہ جمال دوست (اللہ تعالیٰ کا جلوہ) ہر دم اور ہر جگہ ظاہر ہے۔

(۲) إِذَا أَقْلَتُ مَا أَذْنَبْتُ قَالَ بَحْبُئِي لِيَا وَجُودُهُ ذَنْبِي لَا يَقْبَأُ بِهِ ذَنْبٌ  
خواجہ بایزید راسطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مناجات (التجانی دعا) میں کہتے ہیں۔

(۳) اَللّٰهُمَّ كَيْفَ التَّكَلُّفُ يَتَّقِيْ اِلَيْكَ

جواب فرمایا دَعِ نَفْسَكَ وَتَعَالَ اپنے نفس کو چھوڑ اور میری طرف آ جا۔ یعنی یہ حجاب تیرا اپنا ہوتا ہے جب تو یہ حجاب الگ کر دے گا میرے پاس پہنچ جائے گا۔

محبوبانید بود در ہر دوسرائے ہائے از سر نہادید و سر نہ ہائے  
دونوں جہانوں میں محو ہونا چاہے اپنے متعلق کوئی خبر نہ رہے جیسے سراور پاؤں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔

پیارے عارف کی رسائی نور اللہ تک ہو جاتی ہے اور اس کی لگا ہوں سے دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور توحید کا نور آنکھوں میں آتا ہے تو اسے نور حقیقی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔  
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا حَقِيقَت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ موجود نہیں جو کچھ موجود ہے وہ ہمیشہ موجود ہے اور جو نہیں ہے وہ ہرگز موجود نہیں ہو سکتا۔

(۵) اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَقَ اللَّهُ بَاطِلًا

ماخوذ نہ ایم اوست حقیقت چو بنگری عنقا بمکر آمدہ بر صورت زبلیں  
حقیقت دیکھیں تو وہی ہے ہم خود نہیں کبھی زباب کی شکل بنا کر عنقا آ گیا ہے

- (۱) پ ۲ سورہ بقرہ تمہارا خدا پاک نہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمان اور رحیم ہے
- (۲) جب دوست سے روگردانی کی پس مجھے جواب ملا کہ تیرا وجود ہے مثال گناہ ہے
- (۳) یعنی تیرا راہ کیسا ہے (۳) پ ۱۰ یعنی اسرائیل دین حق آیا اور باطل ختم ہو گیا اور باطل دین ہر طریق سے باطل ہے اور ختم ہونے والا ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شاعر لبید کا قول ٹھیک اقوال میں ہے۔ الا کل شئ یعنی حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور بے کار ہے ہر نعمت کا زوال ضروری ہے۔ (۶) معقبا۔ لمبی گردن کا بھرنہ ہے بعض کے نزدیک فریضی وجود ہے کیونکہ کسی نے نہیں دیکھا لمبی گردن کی بوجہ سے اسے معقبا کہتے ہیں فارسی میں اسے میرغ کہتے ہیں

اس بارگاہ عالی مرتبت کے منظور نظر اس سے برتر ہیں۔ کہ ہر بوالہوس اور بوالفضول ان کو دیکھ سکے۔

عارفان مسند معرفت بغایت عالی است  
بہوس ہیچ فضول نہ دریں بار رسید  
بانگ ارنی ز سر ہوش بر آور کلیم  
سنگ را بے خودی بود بد یدار آورد

اگرچہ موسیٰ کلیم تھے جب تک ہوش میں تھے پردہ میں رکھا گیا اور عشق کے اسرار پردہ میں سنائے گئے یہ مکالمہ کا مقام ہے۔ مقام صفات سنگ سلیم (پتھر کا نام) جو بے خودی میں راہ راست پر تھا پردہ اٹھا کر بے پردہ ہوا جناب مسعود بک کہتے ہیں

عاشق مستی اگر بے خود و بے کلر بلش  
بے خبر از خویش شو یا خبر از بلر بلش  
نیست شو نیست شو بلز ز سر ہست شو  
از منی جلی ہست شو کاش ہوشیلر بلش  
بلر خودی فگن بر سر شیطلں ز سر  
بے سرو بے پائے شو بے خود و بلیلر بلش

بے خود اپنے سے بے خبر ہو کر یار سے باخبر ہو۔ مٹ کر پھر زندگی پا جا  
اپنی خودی کا بوجھ شیطان پر ڈال یار کے آگے عاجز ہو کر بی یار سے باخبر ہوگا  
سمجھ لیں کہ ذکر حقیقی ومعنوی کہ یہ ذکر سر ذکر روح ذکر ذات ذکر مشاہدہ اور تجلی جو ذکر  
لسانی و ذکر قلبی کا ثمرہ ہے (کی وجہ سے ہے)

ذکر قلبی جو حروف صورت اور خطرہ ہے ذکر نفس ہے اور جب خطرہ نہ رہے  
تو ذکر دل ہو جاتا ہے جو حروف اور صورت ہے اگرچہ دل مٹی اور پتھر کی منزل ہے مگر  
دل اور مٹی میں ہزاروں میل کی دوری ہے اور جب حروف اور صورت نہیں رہے ترقی  
حضور کی پاتی ہے اس وقت ذکر دل ہوتا ہے اور کسب پورا ہوتا ہے پھر جذب ربانی  
اور نور سبحانی کی سیر اور ترقی ہوتی ہے۔ ہمارے شیخ (حضرت عبدالقدوس گنگوہی  
رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمان ہے۔

ذکر حق چوں بصف دل شدہ مرکب قرب بمنزل شدہ  
حق کا ذکر جب دل کی منزل میں آتا ہے منزل کے قریب جانے کے لیے  
سواری ہوتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اس مرتبہ (مقام) کے ذکر کی قدر سوائے اللہ تعالیٰ کوئی نہیں  
جانتا ملائکہ (فرشتے) کی تو اس مقام پر پہنچ ہی نہیں اگرچہ دل کا مقام سب سے نزدیک تر  
ہے پھر بھی اسے ذکر سر ذکر روح تک پہنچ اور ہمیشہ تجلی مشاہدہ اور متصرف عالم ہونے کے  
لیے ترقی کی ضرورت ہے۔ (۱) وَاسْتَعِذْ لَكُمْ مَتَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ  
کا اظہار ہو جائے وَاسْتَعِذْ لَكُمْ مَتَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

کی تکمیل ہو کہ ہر طرف انوار و تجلیات کا ظہور ہو جائے تاہم یہ مقام بھی آخری مقام نہیں  
ھیچ کس این راہ را پایاں نیافت ہیچ کس این درد را درمان نیافت  
اس راستہ کی آخری منزل نہیں ملے یہ ایسا درو ہے کہ اس کا علاج نہیں۔

اسی لیے طالب صادق جہاں تک ہو سکے دن رات کو ذکر خفی اور ذکر جہری میں  
مشغول رہے ذکر کے دوام (ہمیشگی) کے لیے فراغ (فرمت) شرط ہے اور فرمت کے  
حصول میں چار چیزیں رکاوٹ ہیں خلق دنیا، نفس، شیطان۔ پس منع کرنے والی شرطیں  
مشروط کی بھی مانع ہیں (رکاوٹ ہیں) اسی لیے علائق دنیا اور اس کے اہل سے بھی قطع  
تعلق کیا جائے۔ طعام میں کمی کی جائے۔ چنانچہ طعام اور مشروب (۳) ضرورت کا  
مقدار (۱/۳) یا نصف (۱/۲) حصہ لے۔ قلت طعام (تھوڑی نیند) ضروری خیال  
کرے اور ہمیشہ با وضو رہنے کا خیال رکھے اور جب کبھی گڑبڑ ہو کر غلطی ہو جائے کوشش  
کرے ذکر کی طرف توجہ دے بہت کوشش کرے انشاء اللہ تعالیٰ محبت خدا دل میں  
آجائے گی خلوت اور جلوت یکساں ہو جائے گی۔

- (۱) سورہ لقمان پ ۳۱ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے تمہارے حکم کے تابع کر دیا  
(۲) سورہ لقمان تمام ظاہری اور پوشیدہ نعمتیں آپ کے لیے مکمل کر دیں (۳) تیسرا  
حصہ یا نصف پیٹ خالی رکھا جائے۔

سعدی اہر زمان کہ دست دہد با سر زلف آن نگار آویز

سعدی جب تک ہمت ہو اللہ تعالیٰ سے لگاؤ قائم رکھ۔

اتنی کوشش کریں کہ ذکر زندگی کا حصہ ہو جائے اس طرح کہ اگر بے ذکر زندہ نہ رہ سکے۔

اسی مقام کے لیے کہا گیا ہے کہ جب تک عاشق کی محبت معشوق کا دامن پکڑتی ہے اس وقت تک رہائی (چھٹکارا) کی جگہ ہے اور جب معشوق کی محبت عاشق کا دامن پکڑ لے تو رہائی (چھٹکارا) نہیں اور ان ذکر کم کا مطلب سامنے آنے لگتا۔ حضرت رابعہ (۲) بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے پس دنیا میں دوست (اللہ تعالیٰ) کے ذکر سے ہی میں زندہ ہوں اور آخرت میں اسی کے دیدار سے زندگی ہوگی۔ آپ سمجھ لیں کہ ذکر میں اپنے آپ کو بھول جانا اس طرح کہ اسرار ربانی اور انوار سبحانی ذکر کی جان میں پیدا ہوں اور اس نور کے شہو کی چمک اور مذکور (اللہ تعالیٰ) کے حسن و جمال کی لذت میں محو (مستغرق) ہو اور تجلی حق نصیب ہو اور جب لذت جمال میں مستغرق ہوتا ہے اور حق محویت حاصل ہوتا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر اور بے شعور ہو کر منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اور یہی انتہائے ذکر ہے۔

مراں دیدن رویت فزونست گویا می

آپ کے چہرہ کا دیدار کر کے میری گویائی (گفتگو) میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۱) فنا ذکر و فی ان ذکر کم کی طرف اشارہ ہے یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا  
(۲) رابعہ بصری ابتدائے اسلام کے زمانے کی عظیم عارفہ تھیں صاحب کرامات اور بلند مقامات کی حامل تھیں جو اتنے زیادہ ہیں کہ تحریر و تقریر سے زیادہ ہیں اس زمانہ نے علماء اور آئمہ عظام مسائل دریافت کرنے اکثر ان کے پاس آتے تھے۔

ذکر میں ذکر کے لیے چار مقام ہیں ذکر زبان، ذکر دل، ذکر سر اور ذکر روح جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ذکر میں ذکر کے لیے تین مقام ہیں۔ استلاء ذکر بر ذکر اور وہ یہ ہے کہ ذکر اپنے ارادہ سے ذکر اختیار کرتا ہے اور بے خود ہو جاتا ہے اس کو (اصطلاح میں) کشائش کہا جاتا ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر دس سال رہے۔ پھر ذکر میں قرار پیدا ہوا۔ دوسرے استیلاء ذکر بر ذکر اس مقام پر ذکر زندگی ہو جاتا ہے اور نفس اور علاقہ قید ہو جاتے ہیں پھر (۱)

الْأَبْدَانِ مَعَ اللَّهِ تَطْلُبُ الْقُلُوبُ کا ظہور ہوتا ہے۔ تیسرے استیلاء مذکور بر ذکر یہ مطلوب مطلق کی محلی اور شہود حق کا مقام ہے۔ جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کشائش کے مرتبہ پر دس سال محنت کی جب استیلاء ذکر بر ذکر کا مقام آیا تیس ۳۰ سال غیر حق کا خطرہ دل میں نہ آیا اور یہ ان کی خلوت کا مقام ہے سبحان اللہ ہمارے شیخ (حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز) مدظلہ و زید برکاتہ کے طریق میں طالبان صادق اور مجاہدان تھوڑے ہی عرصہ میں اس نعمت کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ عَلَى ذٰلِكَ

وَالذِّكْرُ اسْمٌ  
دَبُّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتَلًا ﴿٥٠﴾ (الزُّمَلِ)  
اپنے سب کے نام کا ذکر کرتے  
ہیں اسی کے ہو رہیں



سمجھ لیں کہ جب طالب جمال مطلوب کے استغراق میں اپنے آپ اور ساری کائنات کو معدوم دیکھتا ہے اور دونوں کو ایک سمجھتا ہے اس معاملہ میں خود (میں) اور کائنات (یعنی دو) کا اظہار ہو تو سمجھ لیں کہ ایک طرح کی (خودی) دوئی وجود ہے۔

اے کاش نبود مے عراقی کز تست همه فساد باقی

کیا اچھا ہوتا کہ عراقی نہ رہتا کہ یہ ساری خرابی تیری ہی وجہ سے ہے۔ (۱)

جب طالب سے غیرت ختم ہوتی ہے اور اس کے حالت سے لَا تَنْفَعُ دُلَاکَ تَدْکَرُ

کا اظہار ہوا اور اس کا اثر (ظاہر) اور نہ خبر (باطن) رہتی ہے جیسے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن لیلیٰ مجنوں کے سامنے آئی اور کہا کہ یہ (میں) لیلیٰ ہوں جو تیری مطلوب ہے تو مجنوں نے جواباً کہا اَنَا لَيْلَى اَنَا لَيْلَى جیسا کہ کسی نے کہا ہے

تو درو گم باش توحید این بود گم شدن کم کن کہ تفرد این بود  
تو اس میں گم ہو جا یہی توحید ہے۔

سلطان عارفان اسی مقام پر فرماتے ہیں۔

(۳)

تا غایت من او رامے جستم خود رامے یافتم  
اکنون سی سال است کہ خود را می جویم اد رامے یابم

جب میں اپنی ضرورت کے مطابق اسے تلاش کرتا تھا۔ میں اپنے آپ کو پاتا تھا اور اب  
تیس 30 سال سے میں اپنے آپ کو تلاش کرتا ہوں تو اسے ہی پاتا ہوں۔  
کیسا بہترین سرمایہ ہے۔

جمال دوست چندان سایہ انداخت کہ سعدی ناپدید است از حقیری  
سعدی کمتر اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے نظر آنا بند ہو گیا کیونکہ دوست کے جمال  
(اللہ تعالیٰ) کا اس نوعیت کا سایہ مجھ پر آیا۔

(۱) محبوب و مطلوب حقیقی کے عشق کی آگ کوئی چیز باقی نہیں چھوڑتی

(۲) میں ہی لیلیٰ ہوں (۳) حضرت بابزید بطای رحمۃ اللہ علیہ

یہ مقام نوادرات کی طرح ہے اور بہت کم میسر آتا ہے کسی کو آسانی بجلی کی طرح بہت کم وقت کے لیے اور بعض کو اس سے زیادہ کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

## فصل

طالبان تین قسم کے ہیں <sup>(۱)</sup> قال الله تعالى فَضْلُهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِمْ وَمِنْهُمْ سَابِقُونَ بِالْخَيْرَاتِ ایک گروہ اپنے نفس پر جبر و ظلم کرنے والے عبادت و زہد کرنے والے طالبان حق ہیں وہ صفائی کے دائرہ میں تاہم انہوں نے دنیا نہیں چھوڑی اور مکمل پاکیزگی حاصل نہیں کی دوسرا گروہ مقصد کا <sup>(۲)</sup> وَالْاِقْتِصَادُ هُوَ الْاِعْتِدَالُ وَالْعَدْلُ وَالْمُقْتَصِدُ هُوَ الْعَادِلُ یہ گروہ دل کی سیر کی منزل میں ہے کہ ان کے دلوں کی صفائی ہو گئی ہے اور وہ سیرالی اللہ کی طرف چل دیئے ہیں۔ تیسرا گروہ <sup>(۳)</sup> سَابِقُونَ بِالْخَيْرَاتِ کا ہے۔ جو حق تعالیٰ کے مقربین ہیں کمال کو پہنچ گئے ہیں انہیں حق کے سوا کچھ نظر نہیں آتا انہیں فنائے مطلق حاصل ہو گئی ہے۔

در بحر فنا چوں غوطہ خوردند جز حق ہمہ را وداع کردند جب بحر فنا میں غوطہ لگایا تو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو الوداع کہہ دیا یعنی چھوڑ دیا۔ سابق بخیرات کا اشارہ اس طرف ہے کہ یہاں مقصود منقود ہے اور مطلوب اپنے پاس ہے۔

دیگران را وعده فرد ابود لیک مار انقد ہمہ اینجا بود ہمارے لیے سب کچھ یہیں موجود ہے کل کا وہ وعدہ دوسروں کے لیے ہے۔ چنانچہ یہیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ (پہلا گروہ) ظالم نفس شعب میں ہے۔ (دوسرا گروہ) مقصد متصوف ہیں اور (تیسرا گروہ) سابق بالخیرات صوفی ہیں۔

(۱) پ ۲۲ سورہ فاطر یعنی ان میں سے کچھ اپنے نفوس پر ستم گزار بعض میانہ رو اور بعض نیکوں کی طرف سبقت لے جانے والے (۲) اعتدال کو اقتصاد اور عدل کو اور میانہ رو کو عادل کہتے ہیں۔ (۳) فنائے مطلق :- ذات گم ہونا

لوگ تین قسم کے ہیں پہلی قسم چوپایوں کی طرح کہ ان کی کوشش کھانے پینے اور شہوات کے پورا کرنے پر ہے۔ وہ لوگ (۱) اُولَٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ اسی طرف اشارہ ہے۔ ان کے اندر دنیا اور اس کے مال و اسباب کی طلب کے سوا کچھ نہیں۔

اس میں تعجب کی بات نہیں کہ اس گروہ کے لوگ حب و نیا کی شامت کی وجہ سے دنیا سے بے ایمان جائیں اَلْبَيَاضُ بِاللَّهِ مِنْ ذٰلِكَ ۔ دوسری قسم فرشتوں کی طرح ہے کہ ان کی کوشش ہمیشہ عبادت حق و تسبیح و تہلیل ہے اور

يَسْبُحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ

رات دن اطاعت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عبادت گزار اور زاہد ہیں۔ اس طرح یہ لوگ فرشتوں کی طرح ہیں اور ایک لمحہ بھر میں فرش سے عرش پر پہنچ جاتے ہیں اور عرش سے فرش پر آ جاتے ہیں چونکہ یہ مقام تسبیح و تہلیل پر ہیں اس لیے ابھی تک راہ میں ہیں ان لوگوں نے دنیا ئے فانی اور اس کے خطرات سے دل نہیں لگایا اور ہمیشہ رہنے والی آخرت جو صاف پاک ہے کی طرف رغبت اور توجہ کر رکھی ہے اس جہاں کے اونچے درجات کے لیے انہوں نے اس جہاں میں اپنے آپ کو عبادت کی تکلیف میں رکھا ہوا ہے اس لیے یہ گروہ پاک ہے مگر پھر بھی انہوں نے غیر پر بھروسہ کیا ہوا ہے اس لیے یہ لوگ کم ہمت ہیں۔

اینہا کہ بجز روئے تو جائے نگر اندند کوته نظر اندند چہ کوته نظر اندند یہ لوگ جو تیرے سوا کہیں اور بھی دیکھتے ہیں یہ بہت ہی کوتاہ نظر ہیں

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حامدوں اور زاہدوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا کہ اتنی عبادت اور زہد کیوں کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ دوزخ سے ڈرتے ہیں اور

(۱) پ ۹ سورہ اعراف :- وہ چوپایوں کی طرح ہیں

(۲) دن رات تسبیح پڑھتے ہیں اور سستی نہیں کرتے

اس طرح عبادت سے جنت کی امید کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مخلوق سے ڈرتے ہو اور دوسری مخلوق کی امید کرتے ہو۔

اس کے بعد ایک اور قوم (لوگوں) کے پاس سے گزرے یہ بھی عابد اور زاہد تھے ان سے پوچھا کہ اس عبادت کا تمہارا کیا مقصد ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کے لیے عبادت کرتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو مجھے حکم ہوا کہ تمہارے ساتھ زندگی گزاروں وہب رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ

أَشَدُّ قَالًا قَالَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الزُّبُورِ مَنْ  
مَنْ عَبَدَنِي لِحَيَاتِهِ أَذْنَابُهُ لَوْ لَمْ أَخْلُقْ جَنَّةً وَلَا نَارًا لَكُنْ أَهْلًا لِنَارٍ طَاع

حق تعالیٰ نے زبور میں فرمایا کہ جو بہشت اور دوزخ کی وجہ سے عبادت کرتا ہے اس سے زیادہ ظالم کوئی نہیں اگر میں انہیں (بہشت اور دوزخ) کو پیدا نہ کرتا تو یہ اہل اطاعت سے نہ ہوتے۔

لوگوں کی تیسری قسم پیغمبروں کے مشابہ ہے جن کا مقصود اور مطلوب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ان کی نگاہوں میں غیر حق نہیں سما سکتا عوش بفرش نہ تجلے قَلْبُ الْمُؤْمِنِينَ عَرِشُ اللَّهِ تَعَالَى اسی لیے ہے۔ دل کو کون و مکان سے پاک رکھتے ہیں اور توجہ ہمیشہ مولیٰ کی طرف اور جو کچھ غیر مولیٰ ہوگا اس کی طرف توجہ نہ کریں گے انہی کو سلطان ہمت کہتے ہیں۔ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ان کے دل محبت کی آگ میں جلے ہوئے اور اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں لگے ہوئے عشق نے ان کے دل میں جگہ کی ہوئی ہے اور ان ضمیر میں اس کے سوا کوئی چیز نہیں (۱)

أَعَدَّتْ لِيُؤَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ

رَأَتْ وَلَا أَدَبُ سَمِعَتْ وَلَا حَظَّ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ

ان کی دولت ہے اگرچہ وہ مرجاتے ہیں مگر مرتے نہیں وہ ملک حق میں دوست کے

مشاہدہ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَوُفَتْهُ أَبْوَ

اِیْسے ۹۰ لوگوں کے لیے کہا گیا ہے۔

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَهْرًا وَارْتِقَامَةً فِي الدِّينِ وَادْبَا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
وَارْزُقْنَا مَتَابَعَةَ أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيائِكَ وَاجْعَلْ خَيْرِي مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِلطْفِكَ وَبِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

## تمام شد

چہ خوش گفت صاحب طریقت در تفسیر روح البیان  
تعصی الالہ وانت تظهر حبه    هذا محال فی الفعال بدیع  
لو کان حبک صادقاً لا طعته    ان المحب لمن یحت مطیع

حاشیہ ص 55

(۱) صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں روایت کی گئی حدیث مبارکہ کی طرف اشارہ ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندگان صالح کے لیے ایک ایسی چیز مہیا کی ہے کہ کسی ذات کی آنکھ نے اسے نہ دیکھا نہ کسی کان نے اسے سنا اور نہ اسکی ماہیت کسی دل پر آئی کہ اسکی خوبی اور خوش آواز سے خوش یا خرابی سے ناخوش ہوتا۔ اسی مطلب کو قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا فلا تعلم نفس ما أخفی لهم من قرة أعین ان کی خوشی میں جو کچھ چھپا رکھا ہے کوئی بھی کچھ نہیں جانتا۔ یعنی لوگوں کی خوشی کے لیے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ و أصحابہ اجمعین وَاخِرُةٌ عَوَانَا اِنَّ الْخَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰہُمَّ اَعِزُّ لکَاتِبِ الْمَذْنِبِ حَبِیبِ اللّٰہِ

## تقریظ از حضرت خواجہ شاہ غلام حسین چشتی صابری حیدر آباد دکنی عم فیضہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ مَصْدَرًا نُّوَارِهِ وَجَعَلَ لِسَانَ  
الدَّاکِرِیْنَ عَزْرًا اَدْوَاةَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِهِ الَّذِیْ وَدَّ دَلٰلَتَهُ لِمَا خَلَقْتَ الْاَنَامَ فَاَوْفٰی نِیَّاتِهِ  
وَعَلَّمَ اَلَمَ وَاصْحَابِهِ الَّذِیْنَ قَاوَمُوا اَمْرًا مَّحَبَّتِهِ وَتَابَعَ النَّاسِیْنِ وَتَبَعَ النَّاسِیْنِ وَمَنْ يَّجْعَلُ اَمْرًا لِلَّذِیْنَ اَمِنُوا

حضرت خواجہ شاہ معین الدین حسینی المعروف بہ شاہ خاموش حیدر آبادی (دکنی) کی بارگاہ  
کے سجادہ نشین سلطان السالکین حضرت مرشدنا شاہ محمد ہاشم چشتی صابری مدظلہ العالی کی  
خانقاہ کا جارب کش بندہ درگاہ فقیر غلام حسین شاہ خفی چشتی صابری حیدر آبادی (دکنی)  
عرض کرتا ہے کہ سلطان العاشقین سید اکاملین حجتہ الاولیاء برہان الاصفیاء حضرت شیخ  
جلال الدین محمود تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم شمس العارفین سلطان التارکین  
حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی خفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام معجزہ بیان حضرت جناب  
صوفی سید شاہ علی اصغر صاحب چشتی صابری کے طالبان صدق و اردات کے مفاد کے  
لیے حضرت مولانا مولوی خواجہ سید شاہ محمد حسین صاحب چشتی صابری مراد آبادی دام  
فیوضائے حکم پر مولانا حاجی صوفی نور احمد صاحب پسروری صدر انجمن نعمانیہ امرت سر  
دام فیضہ نے حاشیہ اور درستی کرا کے مکتبہ آصفیہ علوم اسلامیہ امرت سر نے مطبع  
مجددی امرت سر سے طباعت کرایا۔

الحمد للہ خوشی کا مقام ہے اس کلام (کتاب) ایک خوبصورت پاکیزہ  
گلدستہ کی طرح ہاتھوں ہاتھ لیکر اس کی طرف اپنی زندگی لگا دینی چاہیے۔

واللہ اعلم بالصواب والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ الطیبین الطہارین

## قطعہ تاریخ طبع از فقیر سید غلام حسین شاہ غلام چشتی صابری حیدر آباد دکن

اے غلام ہم سلسلہ پشتم صابریہ سے منسلک طالبین کے لیے سلوک کے بحر معانی پر حضرت جلال الدین محمود تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "ارشاد الطالبین" ارشاد فرمائی۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں شاہ دین (حضرت موصوف) کی طرف سے بلا قیمت خزانہ ملا ہے اس کی طباعت میں حضرت اصغر صابری مدظلہ عالی کا شوق اور کوشش شامل ہے۔

تاریخ طباعت کے لیے جب مصرع تلاش کیا گیا تو غیب سے اطلاع ملی  
کان عرفان است راہ یقین ۱۳۲۷ھ (اس میں الف مضمرب ہے)

ترجمہ از

محمد یونس صابری

یکم محرم الحرام ۱۴۲۲ھ

27 مارچ 2001ء بروز منگل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شجرہ شریف، خواجگانِ چشتی صابری

تصنیف شدہ

پیر قدرت اللہ صاحب قدس سرہ العزیز

بدد کرو یا شیخ ہنسائی  
تو محمد یونس پیر رحمانی  
تو قدرت قادر سر ہنسائی  
تو حافظ پیر حفیظ مدامی  
جو بھیکھ سچے مقبول مقامی  
تو صادق صدق صدیق جہانی  
تو ہی جلال ہیں فخر تہائی  
تو احمد عارف عشق تہائی  
تو شمس الدین ہیں خمس گرامی  
تو قطب الدین ہے قطب ربانی  
تو حاجی پاک شریف کلامی  
تو ابو محمد شرف تہائی  
تو علو مشاد ہیں نور افشائی  
تو ابراہیم بلخی سلطانی  
تو ہی حسن ہیں پشت تہائی  
ہر نسبت نہیں ہے تیرا ثنائی  
خالق مخلوق مطلق تہائی  
سب ولیاں سر قدم گیلانی  
تو قدرت کا ہے، قادر باقی

اعوذ باللہ من الشیطان  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
منظور احمد ہیں منظور المشائخ  
تو گوہر علی احمد افضل  
ستید اعظم عالم اطہر  
معالی والی داؤد گنگوہی  
ابوسعید نظام ہے تو ہی  
قدوس گنگوہی محمد عارف  
عبد الحق جلال ہے تو ہی  
صابر صبر فریدی تو ہیں  
مُعین الدین عثمان ہارونی  
تو ہی مودود ہیں یوسف ناصر  
تو احمد، ابو اسحاق شامی  
پیر ہبیرہ خواجہ مرعش  
تو ہی فضیل ہیں عبد الواحد  
شاہ علی مرداں ہیں تو ہی  
تو ہی محمد تاج لولائی  
ستید عبدالقادر تو ہیں  
میں مسکین ائیم ہوں تیرا

منم منظور احمد سرگردانی  
نہ دارم جز در تو آستانی



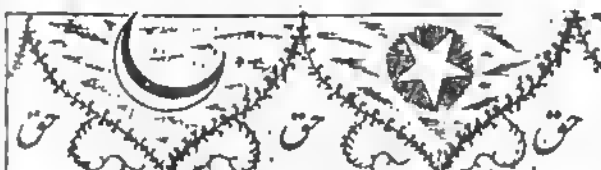
وَالَّذِينَ كَفَرُوا قُلُوبُهُمْ مُصْطَلِكَةٌ  
بِالْغُلُوبِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا قُلُوبُهُمْ

المحمدية که درین آیات خیر و برکت التیام تصنیف میبندد قدوة سالکین  
سراج العارفين حضرت خواجہ طلال الدین متاخری سمری رحمة الله علیه

ارشاد الطائفة  
الطائفة

به تصحیح تمام و سبب الکلام حضرت مولانا حاجی نور احمد صاحب دہلی اقام الدائم  
بجاء طاهر حضرت سید علی حضرت ابن سید پیر احمد شاه صاحب دہلی و مفتوح بن بک

در مطبع  
مطبع



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَغْنَى الطَّالِبِينَ مُتَوَقِّعَاتِهِ وَأَيَّدَ الشَّاقِينَ  
 ذَوِي رَضَائِهِ وَالَّذِي جَعَلَ ذِكْرَهُ أَعْلَى حَيْثُ قَالَ فِي كَلَامِهِ الْحَمْدُ  
 وَلَقَدْ كَرَّمَ اللَّهُ الْكِبَرُ وَخَيَّرَ وَسِيلَةً إِلَى إِغْلَاةِ الْقَلْبِ حَيْثُ قَالَ حَيْثُ  
 الْحَمْدُ لِكُلِّ شَيْءٍ مُضَقَّلَهُ وَمُضَقَّلَهُ الْقَلْبُ ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ الْمُصْطَفَى مُحَمَّدٍ الَّذِي أَرْسَلَهُ بِالْمَدَنِي مَبِيتَنَا  
 مَنَاجِرَ الْوُصُولِ لِلْوَلَايَةِ الْخَفِيَّةِ الْبَيِّنَةِ وَالسَّنَةِ الشَّرِيفَةِ الزُّهْرَاءِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَآحِبَائِهِ الَّذِينَ اسْتَسَوَّاهُ عَدَدُ الدِّينِ وَعَلَى إِلِهِ أَجْمَعِينَ  
 أَمَّا الْعِلْمُ فَهُوَ قَبْرِ جَلَالِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ وَمَنَامِ سِرِّ بَعْضِ الشَّهِيدِ غَوْضِ بَيِّنَاتِ  
 إِيْنِ بِسَالِ سِتْرِي بِإِرْشَادِ الطَّالِبِينَ وَبَيَانِ ذِكْرِ تَوْفِيقِ يَافِتِ يَعْنِي الْإِيْمَانَ  
 وَدُرِّ مَنَاقِبِ رَاوِ حَضَرَتِ زَيْنُ الدِّينِ وَالحَقِّ وَالحَقِيقَةِ وَأَهْلِ الشُّعْبِ وَرُكَاةِ  
 حَضَرَتِ شَيْخِي وَمُرْشِدِي نَقِيبِ الْأَقْلَابِ شَيْخِ الشَّارَحِ حَضَرَتِ شَيْخِ  
 عَبْدِ الْقَدِيرِ كُنْهِي الْحَقِّ الْحَقِّ الصَّابِرِ مَتَّعَ اللَّهُ الطَّالِبِينَ بِكُلِّ بَقَاءِ  
 شَرَفٍ تَلْقَيْنِ شَرَفِهِ بِوَدُودِهِ لِيَجْعَلَ كَرَمَهُ وَبَسْطِ رَيْنِ سَطَوِي شَرَفَاتِ  
 أَطْلُقَانِ ضَافِقِ بَهْرَةِ مَدَوْنِ بَهْرَةِ رَافِتِ تَحْمِيَا وَكُنْهِي

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ آئیں کہ ترانیداد و سچ بنید  
آئیں کہ ترانیاں تریں سچ نیات

۲۔ آئیں کہ راہ خدا تائے در مشرق و مغرب و جنوب و شمال نیست و در زمین  
و آسمان نیست بلکه در بہشت و عرش ہم نیست راہ خدا تائے در زمین  
و آسمان نیست کہ اَلَا تَجِدُوْنَ رُزْمِزِیْنَ خُن است راہ خدا تائے بدل توان  
رفت نہ بقدم کہ کار جوارح عبادت است نہ معرفت لایَعُوْی الخ و کہ

سَلَامٌ وَلٰكِنْ لِّیَعُوْی قَلْبُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ است قلب  
الْمُؤْمِنِ غَرَضُ اللّٰهِ لِنَظَالِ بَدَنِیْنِ سَعْنِ است و آن ولی است کہ از جو غیغ غالی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

در این محله ایستادگی می نمود که در میان مردم و اربابان ، مشغول به کار بود تا آنکه از کمال جوانی خود و توانایی های فراوانش برای کارهای بزرگ آگاه گردید .

۴

و مہوارہ دریا بدخالی جاری است دل کہ بتیر حق مشغول است خانہ دیوانہ است  
 دل یکے منظر بیت رحمانی خانہ دیو را چہ دل خوانی  
 طالب حق را بر حکم قلب واجب است کہ خدمت و کفش بر درباری جسد بتی  
 کند کہ درین ماہ رفتہ باشد و تشیب و فراز این ماہ دیا رفتہ باشد و مقتدائے  
 شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت گشتہ باشند تا آن مرشد کابل آن طائر  
 صادق را را اینہائی بہر چہ کند و مرید سابق مہذب باغفال و اغفال حبیہ  
 و رشائے دولت آن مرشد کابل گردد و قال اللہ **وَاتَّبَعُوا الْيَتِيمَ** الی سلسلۃ  
**وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْيَتِيمُ النَّفَرُ الْقَائِلُ**

بہرے جو کہ درین وادیہ ہروداہ است مرویست چہ مانند کہ کہا باید رفت  
 و بر شاہ حاصل نشود مگر بکول ہمت مرشد یا اغفال و اغفال او دانستن  
 و بدان غل کردن و موافقت نمودن میسر آید و بتجدیق خاک نہ در گاہ گردد و  
 مقتدائے روزگار شود و بتوفیق الیہ نقل گشتہ

فصل  
 در بیان مہوارہ دریا بدخالی جاری است

چنانکہ ابتدا از این ماہ از شریعت است چنانکہ در انقض و واجبات مرئین  
 و مستحب را آداب بلکہ بجا آرد و لغتہ و جارس و جائے دین خود را از حرام و مشہ  
 و از پلیدی و خدمت و جابت پاک وارد و خواہش فساد را از کوشت مصیبت  
 بگاہدار و این را طلب است جہاں گویند از معاصی باین جملہ شریعت است  
 پس انسان ماہ طریقت است کہ دل خود را از غلالتی زبیر چنانکہ حب دنیا و حب مای  
 و حب شہوت و خدمت و کفش و غیر ذلک پاک دارد و بصفا  
 حبیہ چنانکہ صدق و صفا با لہم و سخاوت و مروت و وفا و احسان با خلق و حسن  
 و صدق سالک با خلق و جز آن آراستہ گردد و این را گردش خوانند و تبدیل اخلاق دانند

مہوارہ دریا بدخالی جاری است  
 خانہ دیو را چہ دل خوانی  
 طالب حق را بر حکم قلب واجب است  
 کہ درین ماہ رفتہ باشد و تشیب و فراز این ماہ دیا رفتہ باشد و مقتدائے شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت گشتہ باشند تا آن مرشد کابل آن طائر صادق را را اینہائی بہر چہ کند و مرید سابق مہذب باغفال و اغفال حبیہ و رشائے دولت آن مرشد کابل گردد و قال اللہ و اتبعوا الی سلسلۃ و قال علیہ السلام الی سلسلۃ

و مہوارہ دریا بدخالی جاری است چنانکہ ابتدا از این ماہ از شریعت است چنانکہ در انقض و واجبات مرئین و مستحب را آداب بلکہ بجا آرد و لغتہ و جارس و جائے دین خود را از حرام و مشہ و از پلیدی و خدمت و جابت پاک وارد و خواہش فساد را از کوشت مصیبت بگاہدار و این را طلب است جہاں گویند از معاصی باین جملہ شریعت است پس انسان ماہ طریقت است کہ دل خود را از غلالتی زبیر چنانکہ حب دنیا و حب مای و حب شہوت و خدمت و کفش و غیر ذلک پاک دارد و بصفا حبیہ چنانکہ صدق و صفا با لہم و سخاوت و مروت و وفا و احسان با خلق و حسن و صدق سالک با خلق و جز آن آراستہ گردد و این را گردش خوانند و تبدیل اخلاق دانند

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

...

بسم الله الرحمن الرحيم

5/26

مكتبة  
مكتبة  
مكتبة

سید محمد حسین

بسم الله الرحمن الرحيم

طريقه: ١٠٠٠

مجلس

مجلس شورای اسلامی

يحيى بن يحيى

2000

1997

100

100

۱۰۴

if  
it  
is  
not  
a  
case  
of  
the  
first  
kind

[illegible]

[illegible]

مَدْرَبِ طَالِقِ شَفَاكَ تَوَجَّهْ إِلَى اللَّهِ وَالْإِعْرَاضِ عَنْ عَمَائِي وَنِي اللَّهِ رَسَتْ  
وَدُورِ بِيْشَانِ اللَّهِ وَلَا سَمَوَاءَ عَمَّ الْمَدِينِ اسْتِ عَاشِقَانِ رَا- اَيْنِ رَاهِ  
نِيَسْتِي اِيَسْتِي وَدِرَا نَدَاغَتَرِ بِيَسْتِي وَخودِي اسْتِ رَبَاعِي

دور رہا بلوں سے عدم سے زند  
سر کر در این راه مجبور دست

فصل

بدان که مثال خلق چون بیمار است و مثال پیغمبران چون علما و طبیبان  
عاف و در مثال قرآن شریف چون خزانه دلا و همین آیه شریف ما سے  
گو تا گون و بیماری خلق مختلف است قال الله تعالی ولا تطعوا الا ایا  
الذین فی کتاب مبیین - و ما قرطانی الکتاب من شک و نزول من  
القرآن ما هو شیء الا و صحت للمؤمنین و در روز قیامت پیغمبری به خاتم النبیین  
جیب خدا محمد صلی الله علیه و سلم شد و بعد پیغمبران علما و انما بعد از ایشان  
پیغمبران انما قال الله تعالی و من خلقنا منه یفلحون یا حق و قال  
علیه السلام العلماء و رتلا انبیاء و علیهم ما می کا نیا و بنی امسرا

وَمَآ مِنْ بَعْدِ الْأَوَّلَةِ لَطِيفٌ مِنْ أَمِينٍ مَرَاذِينَ عَلَيْهِ أَمْتُتَ نَدْمَهُ عَلَيْهِ دُنْيَا  
 کہ بل بعد اولیایان باہ و ناہلان روایات اند و ہمیشہ بہت شان بر شغل غیرست  
 نہ بر طلب حق خوش گفت کی کہ گفت

راہ زو مشغولی عالم ترا | انیت پروا و غیایک دم ترا  
 و آنکہ مخالفت با دنیا و دنیا دارند حکم ایشان است العکماء استاء اللہ  
 فی الارض ما لم یخالفوا الملکوث فَاذْأَخَالُوهُمْ فَاَحَدٌ رُوْفُوهُ مَسْمُومٌ  
 یُشْرَاؤُا لِحُلُقِ لَصُوصِ الدِّینِ وَقَطَّاعِ الطَّرِیقِ وَقَوْلُهُ قَالِ مَثَلُ الَّذِینَ  
 حَبَلُوا الشُّرَکَاةَ ثُمَّ لَمْ یُخْلِیْوْا کَمَثَلِ الْجَمَارِ یُحْتَمَلُ اَبْعَادًا اُشَارَتْ

بدان دلدہ بیست

علم کان بہر کان باغ بود | ایچہ مر وز در اچرخ بود  
 بد آنکہ دود خدا تعالی بدیل تو ان رفت و بل یکے است قال اللہ تعالی  
 مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قُلُوبَیْنِ فِیْ جَوْفِهِ وَرَیْکَ وَدِیْنٍ وَجِزَہُ کَیْفَہُ  
 خوش گفت بیست

نہ جانے دود و دود نیاسے و کرا | اخیال تو دارم نہ کارے و کرا  
 وَقَدْ وَدَّ فِی الْاَجْبَارِ اَوْحٰی اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَا یَا وَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَدَاوُودَ  
 لَآ تَخْشٰی لِیْ فَلَاحِبِ الدِّیْنِ یَا قَانِ حَتّٰی وَحَبَّہَا لَیْسَ مَعَانِ فِی قَلْبِ وَلَیْسَ  
 وَابْغَضِ الدِّیْنِ یَا قَانِ حَبَابٌ مُبْعَدٌ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَارْکَبْہِمْ اَزْوَاجُ امْسُ  
 نہ از ملال از بیجا گفتمہ اندک و حقیقت ترک ملال فرض است چنانکہ در شریعت  
 غلب ملال فرض است و دین برست مد ترک ماسوفا مدست بیست  
 از دل بردن کنم غم دنیا و آخرت یا خانہ بجائے رفت بود یا خیال است  
 پس ہر دل کہ بغیر حق مشغول است غلظہ بود است و غرب غلظہ غرب مر ترا  
 نشاید خدا تعالی را دل خوب کنی شاید

وَمَآ مِنْ بَعْدِ الْأَوَّلَةِ لَطِيفٌ مِنْ أَمِينٍ مَرَاذِينَ عَلَيْهِ أَمْتُتَ نَدْمَهُ عَلَيْهِ دُنْيَا  
 کہ بل بعد اولیایان باہ و ناہلان روایات اند و ہمیشہ بہت شان بر شغل غیرست  
 نہ بر طلب حق خوش گفت کی کہ گفت  
 راہ زو مشغولی عالم ترا | انیت پروا و غیایک دم ترا  
 و آنکہ مخالفت با دنیا و دنیا دارند حکم ایشان است العکماء استاء اللہ  
 فی الارض ما لم یخالفوا الملکوث فَاذْأَخَالُوهُمْ فَاَحَدٌ رُوْفُوهُ مَسْمُومٌ  
 یُشْرَاؤُا لِحُلُقِ لَصُوصِ الدِّینِ وَقَطَّاعِ الطَّرِیقِ وَقَوْلُهُ قَالِ مَثَلُ الَّذِینَ  
 حَبَلُوا الشُّرَکَاةَ ثُمَّ لَمْ یُخْلِیْوْا کَمَثَلِ الْجَمَارِ یُحْتَمَلُ اَبْعَادًا اُشَارَتْ  
 بدان دلدہ بیست  
 علم کان بہر کان باغ بود | ایچہ مر وز در اچرخ بود  
 بد آنکہ دود خدا تعالی بدیل تو ان رفت و بل یکے است قال اللہ تعالی  
 مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قُلُوبَیْنِ فِیْ جَوْفِهِ وَرَیْکَ وَدِیْنٍ وَجِزَہُ کَیْفَہُ  
 خوش گفت بیست  
 نہ جانے دود و دود نیاسے و کرا | اخیال تو دارم نہ کارے و کرا  
 وَقَدْ وَدَّ فِی الْاَجْبَارِ اَوْحٰی اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَا یَا وَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَدَاوُودَ  
 لَآ تَخْشٰی لِیْ فَلَاحِبِ الدِّیْنِ یَا قَانِ حَتّٰی وَحَبَّہَا لَیْسَ مَعَانِ فِی قَلْبِ وَلَیْسَ  
 وَابْغَضِ الدِّیْنِ یَا قَانِ حَبَابٌ مُبْعَدٌ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَارْکَبْہِمْ اَزْوَاجُ امْسُ  
 نہ از ملال از بیجا گفتمہ اندک و حقیقت ترک ملال فرض است چنانکہ در شریعت  
 غلب ملال فرض است و دین برست مد ترک ماسوفا مدست بیست  
 از دل بردن کنم غم دنیا و آخرت یا خانہ بجائے رفت بود یا خیال است  
 پس ہر دل کہ بغیر حق مشغول است غلظہ بود است و غرب غلظہ غرب مر ترا  
 نشاید خدا تعالی را دل خوب کنی شاید

## فصل

بدانکه مرض دل سچیز است یکیکه حدیث نقل کرده بیهوش بقصد و خستیاورد دل  
عده مت میکند خواه در غلغله خواه در ملا خواه در نماز باشد خواه در غمسر نماز.

وتم خطر و آں بنیہ قصد و دل سے آید و سے رویت و م نظر دل کو بغیر است  
و آن علم اشیا است پس دل برین اراض نشانی خوشبخت و از یاد خدا استیغائے

دور افتاده و خود را به باد داده چون طالب صابق است توفیق می یابد که به دست  
شیر خد کمال شتابد تا آن کابل آن مرغ را بصورت بدل گرداند تا بدان محبت دل

انادینا و حق گردود مشاہد حق بود قبل این کار و عمره و این بس و غفلت باطن  
است و آن اسم اعظم اسم ذات است که در محل حدیث نقش بختانند آن بلند است

که از عالم علوی ترقی و به دنیا سوار و صفات ائمه را مقام حفظه میثاقان آتش است  
که غاشاک فریاد بوزن آتش محبت حق تعالی است که در دل افزود و ایجاب

لکنته انما العشق نازک حریق مایه ای الجنوب و نظر دل جمال رخسار در باطن  
جمال رخسار در عالم شهادت است جمال حق تعالی که در عالم غیب است

نمودید آنست که جمال تنه را آینه حق خوانند اینجا گفته اند که صدیق اکبر  
رضی الله تعالی عنه خداست و جمال محمد صلی الله علیه وسلم دید اگر طالب

صادق پهلوان، سرخه جهان طریق مشغول شود میداست آنچه اختیاره ارباب را  
در رسیدن بسیار حاصل شود این راه است که عامل بقوه تنهایی حاصل گردد.

الموفق والكبير هو الله تعالى  
فصل

فصل

در بیان مرشاد و ملحقین که زیر پرین رسیده است بدانکه مرشد طالب صاوق را فرماید

[illegible]



## فصل

میت و یک زبان عبارت است از زبان دولت روس یعنی سر اصلح دستیار  
که متها اعضا اند و بین بشارت است که ذکر قوت گچد تا اثر خضوع و خضوع

[illegible]

در قلب و اثر و ذکر در سر اعضا و در گها و پوست و گوشت و عروق و استخوان و مزه و بوی  
و ذکر تا مثل گرد و پود و شکر و کاشفات و انوار و دایره و دایره و دایره و دایره و دایره و دایره  
ثابت است اصحابها ثابت و قرعها فی السما و

## فصل

و بیان ذکر نفی و اثبات - بدانکه ذکر نفی و اثبات ذکر کلمه طیه است و وصل  
و مختار و معمول اکثر شایخ است لقوله تعالی و قولنا قولاً مسلماً یذکر  
یصلی لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم مردان و قول سلیم کلمه لا اله الا الله  
است و قال سهل بن عبد الله تستری وجهه الله علیه لیس یقول لا اله الا الله  
قواب الاعمال و ذکر لا اله الا الله را شایسته عظیم است اگر چه بجز زبان باشد که  
یحسن قال لا اله الا الله خالصاً مخلصاً دخل الجنة و ما دکان متعبین -  
و اگر در دل خیار می یافتنند باید کلمه لا اله الا الله بصدق و شوق میگفتند و بعد از آن  
و بر و بر سر داشتند و در شنایده می شدند ایند که لیکن علی علی و ان الله یغفر  
الله یعمل یقیم و لیکل سبعین من انشأت بدان دارد و بر استغفار میفتاد و بار حاجت  
آمد بر آن برین حجاب قلبی دین شدت است که یمن با استغفار و توبه بسیار  
مشغول شود التوبه اصل لیکل عباد و به کلمه توبه بار گفتن رفع حجاب  
قلبی می باشد که به یکبار گفتن آن ایمان حاصل می شود و

## فصل

بدانکه طریقی ذکر چهار ضریبی و نفی و اثبات است کلمه لا اله الا الله از جانب  
چهارگانه و جانب راست رسانده و در اولی و قدر کشد که ضربات ثلاثه و یکدم نماید  
و بجز لا اله الا الله ضرب چهارم بر دل زند و ضربات ثلاثه و کلمه لا اله الا الله اشارت است

و بدانکه طریقی ذکر چهار ضریبی و نفی و اثبات است کلمه لا اله الا الله از جانب  
چهارگانه و جانب راست رسانده و در اولی و قدر کشد که ضربات ثلاثه و یکدم نماید  
و بجز لا اله الا الله ضرب چهارم بر دل زند و ضربات ثلاثه و کلمه لا اله الا الله اشارت است

و بدانکه طریقی ذکر چهار ضریبی و نفی و اثبات است کلمه لا اله الا الله از جانب  
چهارگانه و جانب راست رسانده و در اولی و قدر کشد که ضربات ثلاثه و یکدم نماید  
و بجز لا اله الا الله ضرب چهارم بر دل زند و ضربات ثلاثه و کلمه لا اله الا الله اشارت است

بر بنی شیطانی و نفسانی و تنگی و ضرب چهارم در کلام الله اشارت  
است بر اثبات خطره رحمانی ضرب اول بر نالوست چپ اشاره بر بنی خطره شیطانی  
که منقر و نقاب شیطانی طرف چپ است و ضرب دوم بر نالوست راست اشارت  
بر بنی خطره نفسانی که مهاره میان نفس و شیطان مقابل است و ضرب سوم بر نالوست  
راست اشارت است بر بنی خطره لکلی که درش راست مجلس فرشته کاتب حیرت  
و ضرب چهارم بر نالوست دل بکلمه لا اله الا الله اشارت است بذات پاک حق سبحانه  
و تعالی بدانکه در بنی خطرات علویه و علیویه و تنفره باطن است و مقصود کلی حضور  
و جمعیت است پس بر خند نطق کلیتین میفرماید تا بنی هر خطرات بیکبارگی حاصل  
شود و در کلام لا اله الا الله لا معبود الا المقصود یا لا مطلوب یا لا موجود ملاحظه کند و ملاحظه  
اول وحدت همین لائو جزو است که مقصود کلی و مطلوب اصلی است و در کلام  
الا اله معبود جزو ملاحظه کند و جزو است پاک حق بیچ نداند و ملاحظه غیر ذات کند  
که مقصود کلی غیر در ملاحظه است و اگر ششده نمی باشد بزبان فارسی و مندی  
بر قدر فهم اولتین کند و فهماند روا باشد و ذکر در ضرب اول و دوم پیشتر گوید چنانکه  
ذکر شود که در چهار ضربی نیز تفرقه است و در ضرب اول است که یک ضرب لا اله الا الله  
و دوم ضرب لا اله الا الله و می باید که کلمه محمد رسول الله بعد یوم بار یا بچم بار یا بهتر بار یا بچم  
بار گوید یعنی در هر ضرب یکبار گوید تا ذکر کلمه طیب باشد و بار ذکر متن ترش شود و ذکر  
همین ذکر است و باقی جمله ششده است و اگر ذوق و اشتیاق زیاد شود تکلف بر خیزد  
چند که تواند همان کلمه لا اله الا الله گوید تا اول مصداق دو مصداق ر می نماید قال  
النبي صلى الله عليه وسلم لكل مشقة مصالة و مصالة كفارة و الله ميت  
تا بکلمه لا اله الا الله می رسد مقام لا اله الا الله

در شوق

و اینجا ششده است حجاب که چون تیره صفایا بدر قد صفایا اول و لا اله الا الله  
و در حد پس باید که جزو ذکر لا اله الا الله بلکه الله دیگر گوید تا بر آید بود و قلب لکن مؤمن

۲۰  
چهارمین ضرب  
بر بنی خطره  
نفسانی که  
مهاره میان  
نفس و شیطان  
مقابل است  
و ضرب سوم  
بر نالوست  
راست اشارت  
است بر بنی  
خطره لکلی  
که درش راست  
مجلس فرشته  
کاتب حیرت  
و ضرب چهارم  
بر نالوست  
دل بکلمه لا  
اله الا الله  
اشارت است  
بذات پاک  
حق سبحانه  
و تعالی  
بدانکه در  
بنی خطرات  
علویه و علیویه  
و تنفره باطن  
است و مقصود  
کلی حضور  
و جمعیت  
است پس  
بر خند نطق  
کلیتین  
میفرماید  
تا بنی هر  
خطرات  
بیکبارگی  
حاصل  
شود و در  
کلام لا اله  
الا الله  
لا معبود  
الا المقصود  
یا لا مطلوب  
یا لا موجود  
ملاحظه  
کند و ملاحظه  
اول وحدت  
همین لائو  
جزو است  
که مقصود  
کلی و  
تولوب  
اصلی است  
و در کلام  
الا اله  
معبود  
جزو  
ملاحظه  
کند و جزو  
است پاک  
حق بیچ  
نداند و  
ملاحظه  
غیر ذات  
کند که  
مقصود  
کلی غیر  
در ملاحظه  
است و اگر  
ششده  
نمی باشد  
بزبان  
فارسی و  
مندی  
بر قدر  
فهم  
اولتین  
کند و  
فهماند  
روا باشد  
و ذکر  
در ضرب  
اول و دوم  
پیشتر  
گوید  
چنانکه  
ذکر  
شود که  
در چهار  
ضربی  
نیز  
تفرقه  
است  
و در  
ضرب  
اول  
است  
که یک  
ضرب  
لا اله  
الا الله  
و دوم  
ضرب  
لا اله  
الا الله  
و می  
باید  
که  
کلمه  
محمد  
رسول  
الله  
بعد  
یوم  
بار  
یا  
بچم  
بار  
یا  
بهتر  
بار  
یا  
بچم  
بار  
گوید  
یعنی  
در  
هر  
ضرب  
یکبار  
گوید  
تا  
ذکر  
کلمه  
طیب  
باشد  
و بار  
ذکر  
متن  
ترش  
شود  
و ذکر  
همین  
ذکر  
است  
و باقی  
جمله  
ششده  
است  
و اگر  
ذوق  
و  
اشتیاق  
زیاد  
شود  
تکلف  
بر  
خیزد  
چند  
که  
تواند  
همان  
کلمه  
لا اله  
الا الله  
گوید  
تا  
اول  
مصداق  
دو  
مصداق  
ر می  
نماید  
قال  
النبي  
صلى  
الله  
عليه  
وسلم  
لكل  
مشقة  
مصالة  
و مصالة  
كفارة  
و الله  
ميت  
تا  
بکلمه  
لا اله  
الا الله  
می  
رسد  
مقام  
لا اله  
الا الله

[illegible]

تاکہ باشد یادگیرے و حساب  
چون مانند دول انداختار نام  
چون ہمہ یاد تو را رسول بود -

یاد مولا از تو باشد در حساب  
پروہ از محبوب بخیر و تمام  
آنچه جھنمت ہمہ یسے بود

[illegible]

فصل

گوید که نفی و اثبات بعد نماز فرد عصر که محل نوافل نیست معمول و مختار حضرت شیخ خاوانست  
است باید که نماز دست نماید که تاثیر برکات بسیار است و قرآن اینست بعد از این  
فرضه مستقبل قبله نشینند آیه انکس بنحو اند یا امان و اگر گوید که کلمه لا اله الا  
چپا آواز کنند و بجانب راست سرانند و به آواز بلند باشد باید طویل و قوت تمام  
و لا حظ بهفت صفات سلیمه منی نفی همه صفات سائر از حضرت متبوع قدوس و از  
حضرت لا مشرک یک ل و از حضرت لا اله الا الله کلمه شنی و از حضرت لم یلد و لم یولد  
لم یکن ل و کون ل و قد و کلمه لا اله الا الله بر نفس است و بل با قوت زند و بلند و از باید طویل  
گوید و لا حظ بهفت صفات ایجابیه کند یعنی اثبات همه صفات سائر حضرت  
آخده الله الصمد حق الله رب العالمین الله الرحمن الرحیم را بگوید به نیاز محمد رسول  
گوید همچنین شب بزرگ کند بعد بزرگ لا اله الا الله با لا حظ واسطه و امام مشغول

[illegible]

فصل

الصلوة

۱۴۴

بلا حظ و واسطه و آدم گوید چنانکه زوق دست و بعد و ساخته و دم و در کشد و سر و اندام  
بر طریق متواضعان بود و میباید آنکه در حضرت حق تعالی در دل چه دارد و نشود و باز بسیار گفته  
طیب چنانکه اولی با رگفته بود و گوید بعد کلمه الا ان الله چنانکه انشراح باطن و میباید گوید  
باز هم چنین ساخته و دم در کشد و متواضع بود و در قدر این تعالی را باز سه کلمه طیب چنانکه  
بالا گفته بود و گوید بعد بذر که اندیش خول نشود و چنانکه شوق در کار باشد و مستغرق  
در ذکر بود تا باید که با حروف تمام ذکر گوید و کلمه الا ان الله از کلمه لا اله الا الله بسیار گوید  
و کلمه لا اله الا الله بسیار گوید بعد دست بردارد و فدا شود بر صبح پیران و حضرت  
رسالت پناه علیه السلام بخواند و دعا کند بجهت تزیین ذوق و شوق بآنان و فرج  
باب انوار و نسر از سبانی تجسیر گوید و در میان و یاران سرور و در قدیم شیخ آرند و اگر نخواهد  
و گفته بزرگسازان الله ملاحظه پاکی و بی عیبی از خدا تراست گوید باز ذکر الله بکر بلا خلط  
که خداست بزرگ تر است گوید باز ذکر الله الله ملاحظه اسما و صفات مشغول شود و

## فصل

در بیان ذکر سه پایه بدو که این ذکر را سازگان اند و یکسایه اسم فات و مقام حدیث نفس  
دوم ملاحظه صفات استیلا و در محل حفظه به سیوم واسطه در مرکز تفرول و تمثیل این  
سه پایه از بر این کرده اند که بقوت یکی قائم نمایند و این معنی مکرر است و اسما و صفات  
که با اسم ذات یار می کند و اصطلاح مشایخ ملاحظه دارند و او را خوانند و این منظور را نقد  
و واسطه را بلند و مدح گویند و در مقام این ذکر مشهور نیست و آنکه بجهت این ذکر بود و یک خند  
دوم در سوم نعت و با این مشغول و ذکر شش رکنی گویند و اصل همین کلام را دارند  
چهارم کلام به پنج مرتبه از این دو دست و خطی اند و عمل محاسبه در خند دست و تعامل در این  
در ملاحظه است شش مرتبه محاسبه شش مرتبه غلط و غلط و شش مرتبه در دو ذکر و نام باشد و این  
بخت شش مرتبه ذکر و در رکنی گویند و شش مرتبه در این کار همین دانند و بر وایت حق شش مرتبه

بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد و آله الطيبين  
الطاهرين  
و بعد از این  
بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد و آله الطيبين  
الطاهرين

و بعد از این  
بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد و آله الطيبين  
الطاهرين

و بعد از این  
بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد و آله الطيبين  
الطاهرين

و بعد از این  
بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد و آله الطيبين  
الطاهرين

است چنانکه گفت جمیع

برزخ و ذات و صفات و شقوق و تحت و فوق و بنیاد طالعان را کل نفس و ذوق و شوق  
و در شرط دیگر اند که ملازمت آن نیز باید تا فائده تمام حاصل آید و این تنظیم و محقق  
و قایم حق تعالی حریص بر عایت انسب و دیگر مساوات و در بودن از بدعات  
پاک بودن از جمیع خرابات و شبهات باین دو شرط دیگر و از هر کس که گویند و کمال  
درین کار دارند باید که در یکدم ذکر چندان نفس دم کند که نگی نفس بود و خودی پیدا آید  
و چندان می کند که هر دم در روز و هر روز در شب بیشتر آید فیلا و نهلا مستغرق در ذکر و است  
اگر یک ذکر گوید مسیح تا شام رسد کارش بفضل حق بتمام

ذلك فضل الله تعالى چون بهرین طریق توفیق یابد ذکر بضرع جان رسد

و خبر سبحان و بده اکدام حیدر آید از این دولت حصه بود و جمیع

نعم و دولت خود هر چه باریسمان کشند هر چه

## فصل

بدانکه ذکر اسم ذات الهی است و ملاحظه اسماء صفات مسیح و بصیر و علیم است و این  
صفات را صفات انبیا گویند قاین ترتیب را نزول کند مسیح بصیر علیم باز عزیمت کند  
علیم بصیر مسیح باز نزول کند مسیح بصیر علیم باز شود باز بدان سر بهرین طریق ذکر گوید  
و معنی اسماء صفات در دعا گذرانند تا مفهوم ملاحظه حال شود و خیال ملاحظه گذارند و در  
ما و خاطر بسته شود و نظردل دائم بر حال شود و در واسطه نوبت نیست و در ملا  
نوبت است و قصد اصلی جنگ است چون مرید در شیخ خالی شود از برکت آن خدا  
فی الشیخ خالی الله حاصل آید از غیر حق تا از خودم شود و گاهی نماید ذکر و ذکر در ذکر  
محو و نظم - توحید حلول نیست تا بودن است و در نه گذارند و می حق نشود  
خدا یکی سخن نه جان آگاه بشنوی ۱ مانا سر از جدی شایسته شوی

در ملاحظه اسماء صفات مسیح و بصیر و علیم است و این  
صفات را صفات انبیا گویند قاین ترتیب را نزول کند مسیح بصیر علیم باز عزیمت کند  
علیم بصیر مسیح باز نزول کند مسیح بصیر علیم باز شود باز بدان سر بهرین طریق ذکر گوید  
و معنی اسماء صفات در دعا گذرانند تا مفهوم ملاحظه حال شود و خیال ملاحظه گذارند و در  
ما و خاطر بسته شود و نظردل دائم بر حال شود و در واسطه نوبت نیست و در ملا

نزول و خروج راسنی نخست که از سبع با بصیر و علیم سے آید باز از علیم و بصیر و سبع  
میرود و برآست که غالب و اول مرتبہ در عالم عقل و شہادت است و این مقام  
نزول است و دوم مرتبہ مقام عقل و شہادت در مقام غیبت ترقی کند و اوارت  
سجانی و یابد و در تون حال سے افتد و این معنی خروج است باز در مقام شہادت  
و عقل سے آید و این مقام تکلیف است و بدین منہ و اصلان و کمالان را از جا گویند و  
این مقام مقام انبیا و خواص اولیا است و از این مقام مغلوب بحال حق گردد و شہادت  
سے گویند و اصلاح و این کنند و ابجد از سبع جدا معنی است کہ احاطت با اسم سبع انکس  
از احاطت با اسم بصیر است و احاطت با اسم بصیر بزرگ تر از احاطت با اسم علیم است  
و نہایت با اسم علیم بدان معنی است کہ اسم علیم محیط عالم است و هو بکل شئی علیم

پایه یک طریق ذکر سه پاییز و حضرت شیخ ما است بر کاشانه این است که احدی بداند گوید و بداند  
در کام سخت کند تا استخراج نکند و در بنزله از تحت آفتاب نکند تا ذکر تمام دوم به نقصان شود  
و نکند تا ملا حظت با واسطه تمام رساید دوم بار احدی با سخت و نه گوید و ملا حظت و واسطه  
کند سوم بار احدی با سخت و نه گوید و ملا حظت و واسطه کند و این فعل است و هر چه برین طریق  
عود و نزول در یک اسم ذلت پاک یک اسم صفات ملا حظت کند و بعضی است از اسماء  
صفات در یک اسم ذلت ملا حظت کنند و قدما را زکشتند و بعضی هر اسماء صفات که فعل  
و عود و نزول است در یک اسم ذلت ملا حظت کنند و بعضی بدایم ذلت نام و بعضی گویند  
و اسماء صفات را ابتدا ملا حظت کنند و این سه طریق اخیر را متخلل آورد و خوانند و این  
طریق هر چند بگزیده و پسندیده است اما در سه نوعی از تصرف است و از احتمال است

[illegible]



ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

چه بگذرند دمه و قوت و نوق است که در گستره اند و ناف باشند یعنی با قوت آغاز  
 کنند و نه کشند یعنی دم را دراز کنند و ضعیفتر خشن یا بکشند تا ذکر عبارت باشند و عاوت نبود  
 که فاروق میان عاوت و جمادات قصد و مشقت است و ذکر القلب را دوسه باشد تا که  
 دم از بالای سینه بگیرد و فغش دم کند تا حدیک دم و در ذکر یا سه ذکر یا زیاده ازین باشند تا  
 حرارت در باطن پیدا یابد و حال متولد شود یا یک کشش دم دم نوق العباد باشد تا جبه  
 انتشار جگر و حرارت باطن پیدا یابد و سوآت باشند که گفته گردند و از یک سو اگر می کند و از دیگر سو  
 بپا اگر می بویات این پس رسد و در وقتیکه فصل در آن چربی بسیار دارند و بواسطه چربی تناس  
 م و منوس بدن عروق تنگ میکنند و خیالات فاسده و دوساوس باطله در دل میکنند و اند چنان  
 دم بنگرد و در حرارت دم آن چربی رسد و گدازد و صفاد دل پیدا یابد و تناس مقهور گردد  
 و تبرج چون کشش دم نوق العباد باشد قبض دم دگر می کشد و در وقت قبض دم و خطر بدست خنای  
 شود و قوت بزدی پیدا یابد و حرارت دم در تمام اندام سرایت کند و ذکر در تمام اعضا و  
 پوست جاری گردد و آتش محبت در دل افتد بفضل الله تعالی چنانچه غایت فی ال  
 شش دم و خطر بندگی از خلوصه از طعام و آب شراب است خصوصاً در ابتدای حال  
 خوش گشت که با ذکر بخند و زبان از دهان کشیده پادازد و هو لوق یا الحکیر  
 مَا وَفَّقَ إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

بنام که درخت فائد بسیار و حرج تمام را اعتبار بے تحت ذکر نقصان و درخت حرج

۱- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۲- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۳- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۴- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۵- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۶- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۷- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۸- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۹- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.   
 ۱۰- در صورتی که در این کتاب هیچ یک از این موارد را نیافته باشید، به این معنی است که شما هنوز در مرحله اول هستید و باید به مطالعه و تفکر بپردازید.

و زیان مباد خون بار و دلاک آورد بر خید تخت بلخ و کز تامل پس از تخت بها اکمن  
چهاره بنودا نماید که غوا از حرج دور کند و تخت در کار آورد **فصل** فیض ملک از خانمی و  
زیج زیان زرسد و کز مغربان رسد و خبر از سحان و در انشا الله تعالی **بیت**  
جان باد که وصل با و بدستان نهند سر از قدح شرع بستان نهند

## فصل

بدانکه پاسبان انفاست که بر اوقات انفاست را بدگر نشنود دارد تا خطر و غیره  
در دل بجال نیاید مشنوی

پاسبان دل شوند در کل حال      گمانیاید بیج در دایه بجال  
هر خیال غیر حق را در دوان      این عبادت سالک را از غفلت  
بر دم میار حق بگذارند و انفاست خود را ضائع نکند خوش گفت قطعه  
هر کس نفس کسیر و دزد عمر گوهر بیت      کار از خارج ملک در عالم بود بهیسا  
پسنداین خواند و بی را لگان بیاد      دانگدوی بجاک تهیدست وینا

## فصل

بدانکه قتل باطنی با انواع است یکی آنکه در نشد طالب را فرایند تا او ابتدا و صورت  
خود بسیار نگاه کند معن صحت گاه به مدخل نگاه دارد و نظر برین دارد و دوم آنکه صورت  
را نشد که تعین کرده است مدخل نگاه دارد و نظر دل بر آن گذارد و سوم آنکه اثر مدخل نگاه  
و نظر دل بر آن گذارد و چهارم و دهم نشنود باشد و

## فصل

بدانکه مرشد کابل باید تا بر حسب تعداد و صلاحیت باطن مرید را راه تعین فرماید و بجا

باید تعین کرد  
پسندید نشد طالب  
فصلهاست مشنوی  
صحت کسیر و دزد عمر  
نشد از غفلت و غفلت  
بکار نشد که تعین  
فصلهاست مشنوی  
باید تعین کرد

[illegible]

اللَّهُ بَاطِنُ اللَّهِ عَفُورُ اللَّهِ رُؤُفُ اللَّهِ نُورُ اللَّهِ هَادِي اللَّهِ بَالِغُ  
 اللَّهِ بَالِي هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْعِظَّةُ وَاللَّهُ أَرْحَمُ الْأَرْحَمِينَ  
 وَاللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَاللَّهُ أَجُودُ الْأَجُودِينَ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
 اللَّهُ رُؤُفُ الرَّحِيمِ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
 اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُ رُؤُفُ الرَّحِيمِ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اللَّهُ أَجُودُ  
 الْأَجُودِينَ اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُ أَرْحَمُ الْأَرْحَمِينَ اللَّهُ أَرْحَمُ الْأَرْحَمِينَ  
 اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُ أَجُودُ الْأَجُودِينَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ  
 اللَّهُ رُؤُفُ الرَّحِيمِ اللَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الصَّمَدِيَّةُ وَالْحَدِيثَةُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ  
 اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ الْقَرِيبُ الْأَقْرَبُ اللَّهُ اللَّطِيفُ الْخَفِيفُ اللَّهُ الْخَفِيفُ  
 الْأَلْفُفُ اللَّهُ الْقَرِيبُ الْأَقْرَبُ اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ اللَّهُ الْعَظِيمُ الْأَعْظَمُ  
 اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اللَّهُ الْكَبِيرُ الْأَكْبَرُ  
 اللَّهُ الْقَرِيبُ الْأَقْرَبُ اللَّهُ اللَّطِيفُ الْخَفِيفُ هُوَ اللَّطِيفُ الْخَفِيفُ  
 وَهُوَ كُلُّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَهُوَ بِالْإِحَابَةِ جَدِيرٌ وَهُوَ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

## فصل

در بیان اذکار اثبات ذکر اسم جبراهه با تذکاره با تضرع بلا حظ انت الهادی انت  
 الباقي با تضرع و تقوی و توبه و ذکر انت می انت عا فری انت نا ظری و این ذکر  
 شیخ بهل بن عبد الله نثری است و این ذکر نیز فتح بسیار و کلمات به شمار است  
 دیگر ذکر اسم بلا حظ نومی بینی و تو میدانی و تو میخوای و دیگر ذکر بوجوب بلا حظ هُوَ  
 الحق القیوم هُوَ الشَّامِخُ البَعِیدُ هُوَ الْعَلِیمُ شغول شود و ذکر انت انت انت

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

دیگر ذکر الله جزا بعضی اوقات میتاد شش فری بر جبهه ضرب و چهار فری  
و دو فری و یک فری بلا حظ مصلحت مذکور کند. دیگر ذکر الله چهار فری مستقل  
قبله بنشیند و نصف پیش دارد و یا قبر انبرست پیش رو و فری اول بر چپا و دوم بر  
راستاسیوم و نصف یار قبر و چهارم بر دل زند و مستغرق دیگر گردد و این ذکر شریف  
معانی قرآن و کشف تجر گفته اند **وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ لَا يُغْنِي عَنْهُ حِسَابُ** دیگر  
بعضی اوقات ذکر میتاد و بیکدم جبر کند خصوفا شب را و زمین نرم یا ریگستان  
میتاد و تا چون بر زمین افتد هیچ فرزند و چون بنشیند ساعت میتاد و باشد و نظر  
بر دل دارد تا چه جلال و چه نور زد آمد و چه سر بر کشاید **وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ**  
و این ذکر معمول شیخ عزرا امدست دیگر ذکر الله باشد جبر استغول شود و مستغرق  
گردد چنانچه بلا حظ هیچ مزب بود این با ذکر الله خوانند جزو بخودی دانستند +

فصل

در بیان ذکر خداوی باید که کلمه **الله** از طرف چپا بانه و ملا خطه شروع کند و بر هر دو  
زاویه استاده خود و کلمه **الله** با قوه تمام و ضرب شدید بر قضا، دل زند و نشیند  
چنانکه میانه و نیک **الله** زند از هر دو دست بر آید و هر بن طریقی هر بار کند تا ذوق

فصل

مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح  
مجلس مفتوح

فصل

وہ بیان مراقبہ صفا و مراقبہ فنا و مراقبہ توحید و مراقبہ ہوا۔ یہاں کہ حدیث ذکر کھن

هر دو چشم پوشیده دارد و در نظر بر دل گذارد و خدایتنا را را حاضر و باحوالنا را این را  
 مرا قبه مینماید اگر دین حال ملاحظه قنات و محبت بود مرا قبه قنات گویند و مرا قبه نور  
 نیز گویند آری آن حضرت قطب عالم شیخ احمد عبدالحق قدس سره و العزیز مشغول به شغل  
 مرا قبه قنات بودند و از عالم و از خود بی خبر می شدند حضرت شیخ با دوست برکات در آنجا  
 حال چندگاه درین مرا قبه بودند دیگر آنکه هر دو چشم کشاده دارد و در نظر سوسه بالا یا مقابل  
 خود در میان اندازد و در آن گوشه که یک نرنگ درین شکل التماس پیدا آیند و درین  
 شکل آتش از یک می افتد و تمام اندام میگردد و عشق پیدا میشود و این را مرا قبه هوا  
 گویند و درین مرا قبه بعضی اولیاء چشم در جهانها ده سالها سال در عالم خیره نموده اند  
 و دیگر در جبهه تنگ و تاریک و شب تاریک چشم کشاده در جهانها و در عالم خیره  
 عالم قدس تباد و بحق رسد و در جهان بر عظیم است که بود استیم و مستقیم است  
 مَا أَكُنْ فِي تَحْلِيلِ الْوَحْلِ مِنْ تَلْكَ وَبِ تَرْكِ مَنْ مَسْتَبَوَ الْعَالَمُ قَلْبُهُ وَ الْعَالَمُ مَسْتَبَا  
 است که بشود و نیز عالم جهان است تا جو هست کون و مکان تا کون است چون  
 از جهان بگذرد سبحان و لا مکان است الْوَحْلُ عَلَى الْوَحْلِ لَمْ يَسْتَوِ بَرِّ تَرْكِ مَنْ  
 است تو هر گاه که در زمان که چه بود است و دیگر آنکه هر دو چشم کشاده کند و در نظر بر دو  
 پره بینی انگشت و درین نظر حین محض کند که سیاهی بر دو چشم غائب شود و پدید  
 چشم ظاهر گردد و با جمعیت خاطر و خطره بندی پیدا آید باز چشم چپا بندد و چشم راست  
 بر بند یعنی اندازد و بالعکس این کند و یا نظر بر دو چشم بر سینه و بر دو دست اندازد  
 و در آن گوشه که نظر بجا بماند و خطا نکند جمعیت خاطر قابل شود و در آداب  
 نماز و حالت قیام نظر بر سجده گاه و اخلاص و در حالت رکوع نظر بر پشت  
 پا نکند و در حال سجده نظر بر زمین می گذارند و در حالت قنوت سوسه  
 کشا و خود بدین و بر تملک تزان و بهیات گوش نهان و نشات بهین بر تر است  
 تا حضور تلب حاصل شود و تفرقه نماند +

این چشم پوشیده  
 در نظر بر دل گذارد  
 و خدایتنا را را حاضر  
 و باحوالنا را این را  
 مرا قبه مینماید  
 اگر دین حال ملاحظه  
 قنات و محبت بود  
 مرا قبه قنات گویند  
 و مرا قبه نور  
 نیز گویند آری آن  
 حضرت قطب عالم  
 شیخ احمد عبدالحق  
 قدس سره و العزیز  
 مشغول به شغل  
 مرا قبه قنات  
 بودند و از عالم  
 و از خود بی خبر  
 می شدند حضرت  
 شیخ با دوست  
 برکات در آنجا  
 حال چندگاه  
 درین مرا قبه  
 بودند دیگر آنکه  
 هر دو چشم  
 کشاده دارد و  
 در نظر سوسه  
 بالا یا مقابل  
 خود در میان  
 اندازد و در آن  
 گوشه که یک  
 نرنگ درین  
 شکل التماس  
 پیدا آیند و  
 درین شکل  
 آتش از یک  
 می افتد و  
 تمام اندام  
 میگردد و  
 عشق پیدا  
 میشود و این  
 را مرا قبه  
 هوا گویند و  
 درین مرا قبه  
 بعضی اولیاء  
 چشم در  
 جهانها ده  
 سالها سال  
 در عالم  
 خیره  
 نموده اند  
 و دیگر در  
 جبهه تنگ  
 و تاریک و  
 شب تاریک  
 چشم  
 کشاده در  
 جهانها و  
 در عالم  
 خیره

## فصل

[illegible]

فصل

پاسانان دل شوند مد کل حال  
و بیست قمر در طربه بالون است  
یکم که بی بیست قمر و نوزده بنشیند



دور دست برد و زانو نهاد سر فرو داد و ملا و جان فدا ناست دویم آنکه هر روز در این نشیند  
 و هر روز از این یاد کند مانند تصویر و نگین در سر و زانو دهد و سیوم آنکه هر دست  
 سستی پس بگردد پس پشت بدو بر دست مازیب کردن بر مقلب جمع در این  
 مانند مصیبت زدگان بشیند حیاء و حق هلاک و سرور و انداخته و هر دو چشم بشیند  
 گرد آورده و فکر بر دل گماشته توبه بجزی کرده بداند که حق تعالی با حضرت بنی  
 است دین علم چنان خرم نماید و مستقر گردد که شورا از غیر یکی برود تا با خود  
 شعور نماید که غرض این علم برود و مرا تبه نباشد این است  
 تا بخودی ای شکست برست برگشتن بدو دست پرست  
 بخود و خوشی ز خود بر آن دست رعدت ز آتش نال

### فصل

در بیان نماز باید که بگویم نماز اول آن نماز است که با هر روز در وقت و فصل  
 و حرکت و سکون که در وجود آید حساب کند و هرگز باشد که در حال خواب و در  
 بداند که توفیق خدا تعالی است و سالک حق الاله و حق را بشنود و در  
 و نماز کند و آنکه عینک علیک شفاء و اگر شر باشد حق و کلمات کند و  
 بداند آن تذکر و بدو برداشت و استغفار شغول شود و مقلب شب بعد از شوق  
 کند و همانند در بعد فراغ و عینک منرب کند و اگر ساعت بدافت هر وقت که خلعت  
 پیش آید نماز کند و هر شب یا شود بهتر باشد بعد از آنکه در شب هر کس بر خیزد مرتبه  
 او است و شب مومنان عینان است و در شب سکینان خلعت و در شب کلامان  
 و موعده آن خودی و بدل حکمانه لا یبارک منیات اللعین ایما و نند و نما  
 شغلک عین الحق هو کما هو ملک ایما شغلک +

و در وقت نماز باید که بگویم نماز اول آن نماز است که با هر روز در وقت و فصل  
 و حرکت و سکون که در وجود آید حساب کند و هرگز باشد که در حال خواب و در  
 بداند که توفیق خدا تعالی است و سالک حق الاله و حق را بشنود و در  
 و نماز کند و آنکه عینک علیک شفاء و اگر شر باشد حق و کلمات کند و  
 بداند آن تذکر و بدو برداشت و استغفار شغول شود و مقلب شب بعد از شوق  
 کند و همانند در بعد فراغ و عینک منرب کند و اگر ساعت بدافت هر وقت که خلعت  
 پیش آید نماز کند و هر شب یا شود بهتر باشد بعد از آنکه در شب هر کس بر خیزد مرتبه  
 او است و شب مومنان عینان است و در شب سکینان خلعت و در شب کلامان  
 و موعده آن خودی و بدل حکمانه لا یبارک منیات اللعین ایما و نند و نما  
 شغلک عین الحق هو کما هو ملک ایما شغلک +

فصل

فصل

[illegible]

[illegible]

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

گروہ: سائنس و طبیعت

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

گفت کہ میں جو رہتا ہوں اسے بے نیکی و پاداشی، شے میں ہرگز نہایت مامور ہے کہ وہ اصول و ارکان ہے،

فرمان رسید **وَقَالَ تَقَالِبْ** نفس خود را بگنار و بیاپنے جاپ تو خودی است  
چون خود را بگناری بمن رسی

موی باید بود مدبر و دسراسر پائے از سر تا پد و سر ز پائے  
عزیزین چون عارفان بنوا بند و بسند و میرزا تو حید و چشم کشد کثرت و دولی خیز  
و جزو حقیقی ز دنیا پید و حق پیش آید جگر کج و ذیق الباطل ان الباطل  
کائنات هو قاع و حقیقت جزق سماء و کفالی سوز و نیست آنچه موجود است  
همیشه موجود است و آنچه معدوم است هرگز موجود نشود ع  
الاکمل متقی ما خلا الله باکلا

ع - ما خود ایم است حقیقت چه بگری ۴ عتقا بکر آمده بر صورت و باب  
اما منظورگاه این بارگاه عالی بزرگداشت که هر لاله الهی سے نظر تو اندک ریا بر  
بوی فصوصی چشم فصول تو اندک شون مشغولی

عارفان سب معرفت بقایت والیت ہوں بیچ فصولے دیدن بار رسید  
با یکبارگی ز سر پیش بر آرد و کلیم سنگ پیروی بود بدیدار آورد  
سر چرخ سوسلی کلیم بود چون پیش داشتند و پرده داشتند و اسرار عشق و پرده  
شنو ایندند و آن مقام سکانت است و مقام صفات و سنگ سلیم را که دین  
بنودی مستقیم و پرده برداشتند و پرده داشتند مسود یک سیوا یا قطعہ  
عاشق مستی مگر بخود و یک بار باش بیخبر از خویش شو با خبر از یار باش  
نیست شوم نیست شو باز سرشت از من جان هست شوم شمشاد شمشاد  
یار خودی را بگن بر بر شیطان ز سر بے سر و پائے شو بخود و یا یار باش  
چنانکہ ذکر سستی و منوی کہ این ذکر سر و ذکر دمع و ذکر فات و ذکر مشاہد و تجلی  
است شمر و کثرت ذکر لسانی و گہی است و ذکر قلبی کہ حرف و صوت و خطہ  
است ذکر نفس است و چون خطہ مانند ذکر ل بود تا حرف و صوت است

۲۹  
چشم فصول تو اندک شون مشغولی  
عارفان سب معرفت بقایت والیت ہوں بیچ فصولے دیدن بار رسید  
با یکبارگی ز سر پیش بر آرد و کلیم سنگ پیروی بود بدیدار آورد  
سر چرخ سوسلی کلیم بود چون پیش داشتند و پرده داشتند و اسرار عشق و پرده  
شنو ایندند و آن مقام سکانت است و مقام صفات و سنگ سلیم را که دین  
بنودی مستقیم و پرده برداشتند و پرده داشتند مسود یک سیوا یا قطعہ  
عاشق مستی مگر بخود و یک بار باش بیخبر از خویش شو با خبر از یار باش  
نیست شوم نیست شو باز سرشت از من جان هست شوم شمشاد شمشاد  
یار خودی را بگن بر بر شیطان ز سر بے سر و پائے شو بخود و یا یار باش  
چنانکہ ذکر سستی و منوی کہ این ذکر سر و ذکر دمع و ذکر فات و ذکر مشاہد و تجلی  
است شمر و کثرت ذکر لسانی و گہی است و ذکر قلبی کہ حرف و صوت و خطہ  
است ذکر نفس است و چون خطہ مانند ذکر ل بود تا حرف و صوت است

الحمد لله الذي جعلنا من  
العلماء من يفتون في كل  
شئ من شؤناهم

فصل في بيان  
الصفات والصفات

مجلس شورای اسلامی  
جمهوری اسلامی ایران

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۳۱

در ذکر آن بود که خود را ذکر را فراموش کند و چندین از آن سر را بقی مانده بجا بماند  
 تا که بیدار آید و در بشارت شهود آن نور و لذت جمال مذکور مستغرق گردد و تجلی  
 حق تعالی بر او در و چون در لذت جمال محو شود حق تعالی محو می ماند و حاصل شود از خود  
 و از کل کائنات بی شعور گردد و بقصد رسید و باشد مصرع  
 مرا و دیدن رویت نزدست گویان

## فصل

ذکر را در ذکر چهار منزل است ذکر زبان و ذکر دل و ذکر سر و ذکر روح و هنگام  
 بالا گذشت و ذکر را در ذکر سه منزل است یکی استیلا و ذکر دوم استیلا و ذکر سوم استیلا و ذکر  
 بقصد و اختیار ذکر می کند و ذکر بر دست میر و دیدن را کاش گویند یا بجا می آید  
 و در سال در کاش بود و ذکر را در ذکر دوم استیلا و ذکر سوم استیلا و ذکر چهارم استیلا  
 و نفس کافر و ملایق در بند افتد الا بدی که الله یظفر القلوب به و نماید سیم استیلا  
 مذکور بر ذکر و این مقام تجلی و ظهور حق است و مطلوب مطلق چنانکه سطوره افقادی کند  
 کلام جنید در حدیث کاش در سال پنج دید چون استیلا و ذکر بر ذکر آمد تا سیل  
 خطه و حق در دل گذشت و این غلوت امام جنید است بجان آمد و در شوق حق  
 شمع مانت علی و برید کاش طالبان صادق و ممکن وائق با نذک منت بین و دو  
 می رسند الحمد لله

## فصل

چنانکه چون طالب در استغراق جمال مطلوب خود را و کل کائنات را سعه می بیند  
 و جزئی که نداند اگر انقدر هنوز شعور بود که این سنی در کل کائنات ظاهر است  
 هنوز نفس مذکور باقیست غیر ای کاش بود دست عراقی که کثرت بر فساد باقی

در ذکر آن بود که خود را ذکر را فراموش کند و چندین از آن سر را بقی مانده بجا بماند تا که بیدار آید و در بشارت شهود آن نور و لذت جمال مذکور مستغرق گردد و تجلی حق تعالی بر او در و چون در لذت جمال محو شود حق تعالی محو می ماند و حاصل شود از خود و از کل کائنات بی شعور گردد و بقصد رسید و باشد مصرع مرا و دیدن رویت نزدست گویان

[illegible]

طالبان بر سر آمدن قال الله تعالى فَمَنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَفَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ  
وَفَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ طَائِفَةٌ عَالِمَةٌ خَلْقُهَا عَزَّادٌ مُّتَّبِعٌ وَفَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنْ  
عَدُوٍّ وَفَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنْ دُونِهَا كَذِبَةٌ وَفَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنْ تَقْوَمِ  
طَائِفَةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَالْمُقْتَصِدُ هُوَ الْوَعْدُ وَالْمُقْتَصِدُ هُوَ الْعَوْدُ  
وَمِنْ طَائِفَةٍ دُونَ تِلْكَ رِوَالٍ هُوَ الْمَقَامُ وَفَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ مِّنْ  
طَائِفَةٍ سَابِقٍ بِخَيْرَاتٍ هِيَ بَيْنَ طَائِفَةٍ مُّتَّبِعَةٍ وَفَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ  
وَفَمِنْهُمْ طَائِفَةٌ يَأْتِيهِ

و ساقی بحیرات اشارت بر آن دارد که اینجا مقصود بقدرت و غلبه شیخ  
و بر آن را عده فرابود      لیکن ما نقد همه اینجا بود  
اینجا گفته اند متنبه عالم نفس است و تصور مقصد است و صوفی سابق بالخیر است +



## فصل

آدمیان بر قسم اند قسمی شایه بهائیم که نسبت ایشان همیشه بر خورون و آشناییدن  
و شجرت دادن است آنکس که کمال انجام افشارت بدین دارد و در دین ایشان  
جز طلب دنیا و متاع آن دیگر نسبت عجب نیست اگر این طائفه وقت فوت  
از شاست خب دنیا به ایمان رومند آقا خدا الله من ذلک قسمی دیگر شایه  
بلا نکند که نسبت ایشان همیشه بر عبادت حق و تسبیح تلیل است و بعضی چون  
لقلیل و القلیل و لا یقدرون شب در روز طاعت بوند ایشان اولیای عباد روزگار  
اند و هم بر نیک ملک اند و گو از فرش پرش روزگار و خوش بزرگش آیند و هنوز  
در راه بوده اند که در مقام تسبیح و تلیل یافتی شده اند بهر چند این طائفه پاک اند  
که دل بر دنیا سے قانی و خطره آن نیست اند و رغبت بر آخرت که باقی و صافی است  
کرده اند و خود را صیقل جهان در سبج و عبادت داشته اند تا بدجات و شویاتان  
جهان رسد اما هنوز دین نیست اند که بغیر کفای کرده اند بهیت

اینها که بجز رسته تو بایست نگرانند کونه نظر اند چه کونه نظر اند  
مستقل است که بهتر حیس علیه السلام بقوس که عابد دنیا بدو بد گشت  
پرسید که مقصود شما ازین عبادت چیست گفتند که باز دوش میترسیم و امید  
بهشت داریم حیس علیه السلام گفت از مخلوق میترسید و به محکومت میترسید  
پس بقوس میگوید که عابدند امید بد گشت و پرسید که مقصود شما ازین عبادت  
 چیست گفتند که از بهر خدا تعالی و محبت او طاعت میکنیم بهتر حیس علیه السلام  
فرمود که شما دوستان خدا اید افران است که با شما باشم

و نقل است از وهب رضی الله عنه انه قال قال الله تعالى في الزبور من  
رغم عبيد في الجنة اوتاهم و لا اخلق الجنة و لا نار الا ان كان له اولاد

بعضی از این طائفه در دنیا  
چون بزرگوارانند  
سختی ندارند  
و عبادت میکنند

[illegible]

لِلْمُتَّقِينَ قَتَامَةٌ وَأَمْتَقَامَةٌ فِي الدِّينِ وَأَتَمُّكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
وَأَرَدَ قَتَامَتَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَأَلْيَاكَ وَأَجْعَلْهُ مِنْهُمْ وَمَعَهُ  
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِطُغْيَانٍ وَبِعِزِّكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تَمَكُّرُشُدُ

تفسیر روح البیان۔ جو فیاض خاں کی یہ ایک نادر تفسیر ہے جس پر قیمت کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ دو بارہ کار و درجہ نمائندہ عالم کیلئے لایا جا چکا ہے۔ ۵۰ فرانشیا آئے پر چھپنا شروع ہو گا سنیاں فصل بہتم کتبہ مصنفہ علوم اسلامیہ چوک فرید آباد

کتابت شریفه انا هدی حضرت محمد بن تان در تهر طبرستان کمال شمع تجلی خفته و ملک عالمی از سر ماست پس هر یک از ملکین از خاندان حضرت

ز محمد حقانیر شایسته که در تار شد پیر ما باین بسی و در صانع صابری که حرف از حضرت شنید	که است که بر محبت این خوشا قسمت ما بر این عالم طی گشت این شهر خرمین به سال این گفت انتم	سلو گشت این صاحب پاک دست که گفت آمدین گنج ازشاد و دین چو بیند که مصره ماده را چو کاین حرفانست را و یقین
--	--	--

کتابت شریفه انا هدی حضرت محمد بن تان در تهر طبرستان کمال شمع تجلی خفته و ملک عالمی از سر ماست پس هر یک از ملکین از خاندان حضرت

الحق المذنب  
وقد عسكو

خواجه حسن بن علی بن ابی طالب علیه السلام  
 در بیان فضیلت خود و اهل بیت خود  
 فرموده است  
 افرقه السیف بیننا و بینکم کما فرقه بیننا و بینکم  
 و این حدیث در کتب معتبره آمده است

## مباری دیگر کتب



نور الاصفیاء تصنیف و تدوین